فتور تیرے عشق کا

از قلم فروا خالد

"ارحا نوریز ولد نوریز خان آپ کا نکاح حاکان شاہ ولد افضال شاہ کے ساتھ بہ عوض ایک لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کے ہونا قرار پاتا ہے۔۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟"

مولوی صاحب نے سٹیج پر بلیک شیروانی میں ملبوس حاکان شاہ کے پہلو میں بیٹھی سجی سنوری اُس نازک دوشیزہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے نکاح کے کلمات ادا کیے تھے۔۔۔۔ لاریب بیگم سمیت خاندان کے ہر فرد کی نگاہیں ارحا نوریز پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔ اُن کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا کہ

ارحا کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کیا ہونے والے تھے۔۔۔ کس کس کے دل پر کیا کیا قیامت برپا کرنے والے تھے۔۔۔۔

ارحا کا پورا وجود دھیرے دھیرے لرز رہا تھا۔۔۔ آنے والے وقت کا سوچتے اُسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہورہی تھیں۔

"مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے۔۔۔۔"

دوپٹے کے اندر اپنی دونوں مٹھیوں کو سختی سے بھینچے اُس نے اپنے دل کا خون کرتے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔ گھونگھٹ کے اندر چھپا اُس کا چہرا پوری طرح آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ کوئی اِس وقت اُس کی اذیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔۔ اُس کا دل خون آلود ہوتا کئی ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے برابر میں بیٹھے اپنی زندگی کے سب سے خاص انسان کو

کھونے جارہی تھی۔۔۔ اُسے محسوس ہورہا تھا آہستہ آہستہ اُس کی زندگی اُس کے ہاتھوں سے سرک رہی ہو۔۔۔۔

حاکان شاہ نے جھٹکے سے گردن موڑ کر شاکی نظروں سے ارحا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ ارحا نوریز اُس سے نکاح سے بھلا کیسے انکار کرسکتی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں تو ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے پھر وہ بھلا اُس کے ساتھ ایسا کیسے کرسکتی تھی۔۔۔ یوں بھری محفل میں اُس کی محبت کو رسوا کیسے کرسکتی تھی۔۔۔۔ زندگی میں پہلی بات حاکان شاہ کو اتنی شدید چوٹ ملی تھی۔۔۔۔اُسے اپنے بائیں پہلو میں درد سا اُٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

جبکہ ارحا کے فیصلے پر وہاں کھڑی لاریب بیگم کے ہونٹوں پر ایک پرسکون سی مسکراہٹ جھلک دکھا کر غائب ہوچکی تھی ۔۔۔۔

()()()()()()()()()()

پوری شاہ حویلی کو آج برقی قمقموں اور خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔ ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔۔۔ قہقہوں اور کھکھلاہٹوں نے فضا کو مزید خوشگواریت بخشی ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر وہاں ایک لڑکی ایسی بھی تھی جس کی تڑپ میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اضافہ ہورہا تھا۔۔۔ پیلو کلر کے چوری دار پجامے اور پیروں تک آتے فراک میں اپنے لمبے بالوں کی چٹیا میں موتیے کے پھولوں کو گوندھے وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔ میک اپ کے نام پر ہونٹوں پر سجی پنک لپسٹک کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔ پچھلے کئ دنوں سے رونے کی وجہ سے اُس کے جھیل سی گہری آنکھوں کے پپوٹے سوج کر اُس کی دلکشی

میں مزید اضافہ کررہے تھے۔۔۔ باقی ساری کزنز پارلر سے تیار ہوئی تھیں۔۔۔۔

مگر اُس کے باوجود ارحا نوریز اُن سب میں نمایاں تھی۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ بنا کسی ریزن کے بھی وہ سب لڑکیاں اور اُن کی مائیں اُس سے خار کھاتی تھیں۔۔۔ کیونکہ حویلی میں آنے والے رشتے والے تمام لوگ ہمیشہ ارحا کو ہی پسند کرکے چلے جایا کرتے تھے۔۔۔ اُس کا معصوم حُسن نظر انداز کیے جانے کے قابل کبھی نہیں رہا تھا۔۔۔

مگر آج تو اُس کا سوگوار حُسن ہر شے کو مات دیتا سب میں نمایاں تھا۔۔۔

"دیکھو نا قسمت کی ستم ظریفی۔۔۔ تین سال پہلے اِسی تاریخ کو تم نے پوری دنیا کے سامنے میرے بھائی کو ٹھکرایا تھا۔۔۔ کس کی خاطر صرف اور صرف شہریار ملک جیسی موٹی آسامی کی خاطر۔۔۔ مگر دیکھو آج تمہارے

اُس شہریار سے کئی گنا بڑا نام کما چکے ہیں حاکان بھائی۔۔۔ صرف تمہاری وجہ سے پچھلے تین سال اُنہوں نے اپنے بزنس کو ٹاپ لیول پر پہنچانے کے لیے دن رات کا فرق بھلا کر محنت کی ہے۔۔۔ ہم سب سے خود کو دور رکھا ہے۔۔۔ ہم لوگ کتنا تڑپیں ہیں حاکان بھائی کے لیے۔۔۔ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔۔۔ آج پورے تین سال بعد وہ واپس آرہے ہیں۔۔۔ اُن کا شمار ملک کے ٹاپ کے بزنس مین میں ہونے لگا ہے۔۔۔ اب تو وہ کھڑے کھڑے تمہارے اُس شہریار ملک کو بھی خرید سکتے ہیں۔۔۔۔ دولت سب کچھ نہیں ہوتی ارحا۔۔۔ میرے بھائی کا دل دکھایا ہے نا تم نے۔۔۔ دیکھنا اب ساری زندگی تم بھی ایسے ہی تڑپو گی ۔۔۔ ابھی کچھ دیر میں بھائی پہنچنے والے ہیں۔۔۔ سب لوگ بہت خوش ہیں اور کوئی بھی نہیں چاہتا کہ تم اُن کے سامنے آکر اُن کا موڈ خراب کرو۔۔۔ اِس لیے بہتر یہی ہو گا کہ اُن کے آتے ہی اپنے کمرے میں چلی جانا۔۔۔۔ خیر اُن کے ساتھ اُن کی فیانسی

موجود ہے۔۔۔۔ میں تو کہتی ہوں تم نے میرے بھائی کو چھوڑ کر بہت اچھا ہی کیا ہے۔۔۔۔ کیونکہ حریم تم جیسی لالچی لڑکی بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اور نہ کبھی دولت کی خاطر میرے بھائی کو چھوڑے گی۔۔۔۔"

لائبہ اُس کے زخموں پر اچھے سے نمک پاشی کرتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ ارحا آنسو پیتی ایک کونے میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا اِس بھیڑ سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔۔ ایسی جگہ پر جاکر چھپ جائے جہاں اُسے کوئی نہ ڈھونڈ سکے۔۔۔۔۔

"یہاں کیوں کھڑا ہے میرا بچہ۔۔۔۔؟؟؟ وہاں آؤ سب کے بیچ۔۔۔۔"

نسرین بیگم اُسے یوں کونے میں چھپ کر کھڑا دیکھ اُس کے قریب آتے بولیں۔۔۔ اُن کی مہربان آواز پر ارحا کے کب سے رکے آنسو گالوں پر بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

"نہیں ممانی جان وہ وہاں بہت بھیڑ ہے۔۔۔۔ آپ جانتی ہیں اتنے لوگوں کے بیچ میرا دم گھٹتا ہے۔۔۔۔ میں وہاں نہیں آسکتی۔۔۔۔۔۔"

اپنی گالوں پر بکھرے آنسو صاف کرتے وہ اُن کی جانب پلٹتی دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔ جبکہ اُس کی یہ جبری مسکراہٹ نسرین بیگم کا دل چیر گئی تھی۔۔۔۔

اتنی کم عمری میں ہی یہ چھوٹی سی لڑکی نجانے کون کون سے دکھوں کو اپنے دل میں لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

"دم گھٹتا ہے یا حاکان کے سامنے آنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

نسرین بیگم گھر والوں کے رویوں سے واقف تھیں۔۔۔۔ وہ سمجھ چکی تھیں کہ اُسے پھر سے کسی نے کچھ کہا تھا۔۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کے آنسو رکنے کا نام بھی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ممانی جان۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔۔"

ارحا اپنی بار بار بھیگتی آنکھوں کو سختی سے رگڑتی اُن کی بات کا جواب دیئے بغیر وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

اُس کے آنسو رکنے کا نام بھی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔۔۔ اور وہ سامنے سے آتے حاکان شاہ کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔۔

زور دار تصادم کے نتیجے میں اُس سے ٹکراتی وہ زمین بوس ہونے کو تھی۔۔۔ جب نجانے کس احساس کے تحت۔۔۔ بنا مقابل کو دیکھے حاکان نے اُس نازک دوشیزہ کو گرنے سے بچانے کے لیے اپنا بازو اُس کے گرد حمائل کر دیا تھا۔۔۔۔

ارحا تو بنا دیکھے سانسوں میں اترتی مہک سے ہی پہچان گئی تھی۔۔۔ کہ مقابل وہی دشمنِ جاں تھا۔۔۔۔

جس کے سامنے آنے کا بہت بڑا جرم سرزد کر چکی تھی۔۔۔ اِس جرم کی سزا کس قدر درد ناک ہونے والی تھی۔۔۔ وہ بالکل بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

سیاہ پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس وہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔ اُس کے خوبرو نقوش تنے ہوئے تھے۔۔۔ اُسے

سنبھالنے کے لیے جھکنے کی وجہ سے سیاہ بال اُس کی کشادہ پیشانی پر بکھرے آئے تھے۔۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔"

ارحا پر نظر پڑتے ہی اُس کے رگ و پے میں شدید نفرت سرائیت کر گئی تھی۔۔۔ اُس نے بنا دیکھے ارحا کو اپنے بازوؤں سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

جس کے نتیجے میں ارحا بُری طرح زمین بوس ہوتی جب عین اُسی لمحے شہریار نے قریب آتے دونوں کندھوں سے تھام کر ارحا کو سنبھال لیا تھا۔۔۔ شہریار کو ارحا کے ساتھ کھڑا دیکھ حاکان اندر تک سلگ اُٹھا تھا۔۔۔۔

ارحا کو اپنے کندھوں پر رکھے شہریار کے ہاتھ بچھو کی طرح محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ مگر صرف حاکان کو دیکھانے کی خاطر وہ ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

"ارے حاکان آپ رُک کیوں گئے۔۔۔۔۔؟؟؟ چلیں نا دیکھیں وہاں سب ہمارا انتظار کررہے ہیں۔۔۔۔"

حریم آگ اُگلتی نگاہوں سے ارحا کو گھورتی حاکان کی بانہوں میں بانہیں ڈالتی آگے کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

حاکان کے ہٹتے ہی ارحا اپنے کندھوں سے شہریار کے ہاتھ ہٹاتی اپنے روم کی جانب بھاگ گئ تھی۔۔۔۔۔

شہریار مونچھوں کو تاؤ دیتا ارحا کو وہاں سے جاتا دیکھنے لگا تھا۔۔۔ اس لڑکی ہر بار کی یہ دھتکار اُس جیسے مرد کے دل پر سانپ بن کر لوٹ جاتی تھی۔۔۔ منگیتر یہ اُس کی تھی۔۔۔ مگر ارحا نوریز کی دھڑکنیں ہر پل حاکان شاہ کا نما جپتی تھیں۔۔ جو شہریار ملک کا سب سے بڑا حریف اور رقیب بن چکا تھا۔۔۔

"اِس سونے کی چڑیا کو پنجرے میں قید کرنا ہی پڑے گا۔۔۔ اِس سے پہلے کے یہ دوبارہ حاکان شاہ کے قدموں میں جاگرے۔۔۔۔۔۔"

شہریار کی نظریں دور جاتی ارحا کے دلکش وجود سے اُلجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔ جس نے اتنے عرصے منگنی رہنے کے باجود ابھی تک اُسے ہاتھ تھامنے تک کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔۔

شہریار کی نگاہیں حاکان شاہ کے مسکراتے چہرے پر جا ٹکی تھیں۔۔۔ جسے قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ ارحا نوریز کے ساتھ کچھ لمحے پہلے وہ کیا کرچکا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اکبر ہاؤس میں رونق میلا عروج پر تھا۔۔۔ نکاح کے فنکشن میں آئے بھانت بھانت کے لوگ دیکھ عشمال کا غصے سے بُرا حال ہورہا تھا۔۔۔ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ کہ سب کو ایسے ہی یہاں سے چلتا کردے۔۔۔۔۔

اور نکاح کے لیے آئے بیٹھے دلہا اور اُس کے گھر والوں کو تو جوتے مار کر یہاں دے دفع کرے۔۔۔۔ جو اپنے نکمے اور شرابی بیٹے کے لیے اُس کی زہین و فطین قابل بہن فاریہ کو مانگ چکے تھے۔۔۔ اور اُس کے بابا نے بھی ظلم کی انتہا کرتے اپنے سر سے ایک بیٹی کا بوجھ ختم کرنے کے لیے رشتہ قبول بھی کر لیا تھا۔۔۔۔

جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ فاریہ اپنے کلاس فیلو سے محبت میں گرفتار ہوگئی تھی۔۔۔ نعمان کافی اچھا لڑکا تھا۔۔۔۔ مگر اُس کے بابا اکبر الٰہی کو جیسے ہی اِس پسندیدگی کا علم ہوا اُنہوں نے فاریہ کی اِس پسندیدگی کو انا کا مسئلہ بناتے نہ صرف اُس کا کالج جانا بند کر دیا تھا بلکہ عدیل جیسے نکمے انسان سے

اُس کا رشتہ بھی طے کر دیا تھا۔۔۔۔۔ نعمان ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔۔ مگر بہت ہی قابل، محنتی اور سلجھا ہوا لڑکا تھا۔۔۔ عشمال کو وہ اپنی بہن کے لیے بہت پسند آیا تھا۔۔۔ عدیل سے لاکھ گنا بہتر تھا۔۔ لیکن اُس کے بابا کو نعمان سے زیادہ اپنا ان پڑھ جاہل بھتیجا اپنی بیٹی کے لیے زیادہ بہتر لگا تھا۔۔۔

فاریہ بہت روئی تھی۔۔۔ اُن کی بہت منتیں کی تھیں۔۔۔ مگر اُنہوں نے ایک نہ سنتے اُس کا نکاح ایک سال کے اندر کرنے کے بجائے۔۔۔ ایک ہفتے کے اندر رکھ دیا تھا۔۔۔

عشمال نے بھی اپنی بہن کے حق میں آواز اُٹھانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اُس کے بابا نے اُس کے منہ پر تھپڑ مارتے اُسے وہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔۔۔

فاریہ سب سے بڑی تھی جس کے ماسٹرز کو اُس کے بابا نے آدھے میں ہی رکوا دیا تھا۔۔۔۔۔۔ دوسرے نمبر پر عشمال تھی جس نے اپنے بابا سے لڑ جھگڑ کر ایل ایل بی میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔ اور سب سے چھوٹی حنا تھی۔۔۔ جو نویں جماعت میں پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اکبر الٰہی کے بھائی کے چار بیٹے تھے۔۔۔۔ بیٹا نہ ہونے کی احساسِ کمتری کا بدلہ اُنہوں نے ہمیشہ اپنی بیٹیوں پر بے جا پابندیاں لگا کر اور اُن پر اپنا حکم تھوپ کر لیا تھا۔۔ اُنہوں نے کبھی اپنی بیٹیوں سے اُن کی مرضی اور خواہش نہیں پوچھی تھی۔۔۔۔ عشمال کبھی کبھی اپنی مرضی کر جاتی تھی۔۔۔ مگر اُس کے بدلے میں اکبر صاحب سے ملنے والی سزا اُس کے لیے بہت تکلیف دہ ہوتی تھی۔۔۔۔

عشمال کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ اُس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔ کہ وہ کچھ تو ایسا کرے۔۔۔۔ کہ اپنی بہن کی زندگی یوں برباد ہونے سے بچا لے۔۔۔۔ مگر وہ بہت کوشش کے باوجود بھی کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

"عشمال جاؤ جاکر بہن کو لے کر آؤ۔۔۔۔ مولوی صاحب آگئے ہیں۔۔۔۔ نکاح کی رسم شروع کرنی ہے۔۔۔۔۔"

عشمال جو صحن میں کرسیوں پر براجمان مہمانوں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔ اکبر صاحب کی پکار پر پلٹ کر سٹیج کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جہاں اُس کے چچا کی پوری فیملی مولوی صاحب کے ساتھ بیٹھی ایسے خوش ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے نجانے کتنا بڑا تیر مار لیا ہو۔۔۔۔

"ارے کزن۔۔۔۔ تمہارا منہ کیوں اتنا لٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے آخر میری سالی اور آدھی گھر والی بننے والی ہو۔۔۔۔۔ ویسے تمہاری

بہن سے زیادہ مزے کی چیز تو تم ہو۔۔۔۔۔ کاش کے تم سے میری شادی ہو جاتی۔۔۔۔ مزا ہی آجاتا۔۔۔۔۔"

وہ اپنے بابا کی بات پر سر ہلاتی فاریہ کے روم کی جانب بڑھی ہی تھی۔۔۔۔ جب اچانک عدیل اپنی خباثت بھری نگاہوں سے اُسے گھورتا اُس کے مقابل آیا تھا۔۔۔۔۔

جسے دیکھ عشمال کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اِس وقت اِس گھٹیا شخص کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اِس لیے اُس پر ایک قہر برساتی نظر ڈالتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

"آپی اگر تیار ہوگئی ہیں۔۔۔ تو آجائیں۔۔۔ اپنی موت کے پروانے پر سائن کرنے کے لیے۔۔۔۔۔"

عشمال نے دروازہ کھولتے اندر جھانکا تھا۔۔۔ جہاں فاریہ کی دوستیں تو موجود تھیں۔۔۔ مگر فاریہ کہیں دیکھائی نہیں دی تھی۔۔۔۔

"آپی کہاں ہیں۔۔۔۔؟؟؟ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں کیا۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال نے صوفیہ اور حرا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو زرد پڑتے چہروں کے ساتھ وہاں ایسے کھڑی تھیں۔۔۔ جیسے اُنہیں سانپ سونگھ چکا ہو۔۔۔۔

"صوفیہ آپی، حرا آپی آپ لوگ جواب کیوں نہیں دے رہیں کسی بات کا۔۔۔۔ آپ ایسے کیوں کھڑی ہیں۔۔۔ اور فاریہ آپی کہاں ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

"آپی کہاں ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

خالی پڑا واش روم دیکھ عشمال چکرا چکی تھی۔۔۔۔

"وہ فاریہ۔۔۔۔"

حرا نے تھوک نگلتے بتانا چاہا تھا۔۔۔

"کیا؟؟؟؟ ..پلیز جلدی بولیں۔۔۔۔".

عشمال کا دل کسی انہونی کے خیال سے بُری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

"وہ فاریہ بھاگ گئی ہے۔۔۔۔ نعمان کے ساتھ۔۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے۔۔۔۔ ہم نے ہی اُس کی مدد کی ہے بھاگنے میں۔۔۔۔"

صوفیہ نے بمشکل یہ الفاظ ادا کرتے عشمال کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

عشمال کتنے ہی لمحے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

"کک کیا واقعی۔۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا کہ واقعی اُس کی ڈرپوک سی بہن اتنا بڑا قدم اُٹھا چکی ہے۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

حرا نے خوفزدہ سے انداز میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"واؤ یار۔۔۔۔ یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے۔۔۔۔ اتنا ڈر ڈر کر کیوں بتا رہی ہو تم لوگ۔۔۔۔۔"

عشمال کچھ دیر بعد فاریہ کے بھاگ جانے کا پوری طرح یقین کرتی۔۔۔۔ خوشی سے پاگل ہو اُٹھی تھی۔۔۔۔

اُسے یوں خوشی سے ناچتا دیکھ اُن دونوں کو اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔۔

"ارے ایسے بت بن کر کیوں کھڑی ہو آپ لوگ۔۔۔۔ آؤ اِسی خوشی میں تھوڑا سا بھنگڑا ہی ڈال لیں۔۔۔ کچھ دیر بعد تو ویسے ہی میری پھینٹی لگنے والی ہے۔۔۔۔"

عشمال اُن دونوں کا ہاتھ پکڑے اپنا فیورٹ بھنگڑا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

"عشمال تم پاگل ہوگئی ہو کیا۔۔۔۔؟؟؟ پہلے یہ سوچو کہ اکبر انکل کو کیا جواب دینا ہے۔۔۔۔۔"

حرا اُس کی ایکسائٹمنٹ دیکھ اپنا سر پیٹتے بولی۔۔۔۔

"کیا کہنا ہے۔؟؟؟؟ جو ہوا ہے وہی بتائیں گے نا۔۔۔ کہ آپ کی صاجزادی فاریہ اکبر آپ کے ظلم کے آگے بغاوت کرتی اِس گھر کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی گئی ہے۔۔۔۔"

عشمال اپنا حلیہ درست کرتی دراذ سے گلیسرین نکال کر آنکھوں میں ڈالتی۔۔۔۔ کچھ لمحوں بعد اپنی کی جانے والی پرفارمنس کے لیے تیار ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اُسے وکیل بننے کے ساتھ ساتھ ایکٹنگ کا بھی بہت شوق تھا۔۔۔ جسے وہ ہمیشہ ایسی سچویشن میں ضرور پورا کرتی تھی۔۔۔۔

"اگر انکل نے فاریہ کی جگہ تمہارا نکاح اُس کمینے انسان سے کر دیا تو۔۔۔۔۔؟؟؟"

صوفیہ کی بات پر دروازے کی جانب بڑھتی عشمال کے قدم وہیں پتھر ہوئے تھے۔۔۔۔ اُس نے اِس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان کو گھر میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا۔۔۔ سب اُس کے تین سال بعد واپس لوٹ آنے پر بے پناہ خوش تھے۔۔۔۔ خوش گپیوں کے بیچ اُن کی محفل رات گئے تک چلتی رہی تھی۔۔۔ ارحا نہ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ اور نہ ہی کسی

نے اُس کی کوئی خیر خبر لی تھی۔۔۔۔ نسرین بیگم کے علاوہ باقی سب تو جیسے بھول ہی چکے تھے۔۔۔۔ کہ اِس حویلی میں ارحا نامی فرد موجود ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

"ارے نسرین تم یہ لے کر کہاں جارہی ہو۔۔۔۔ ساجد بھائی تو سب کے ساتھ ڈائینگ ٹیبل پر کھانا کھا چکے ہیں۔۔۔۔"

لاریب بیگم باقی سب کے ساتھ ڈرائینگ روم میں بیٹھی تھیں۔۔۔ جب نسرین بیگم کو کھانے کی ٹرے لیے سیڑھیوں کی جانب جاتا دیکھ اچھنبے سے بولیں۔۔۔۔

"ارحا کے لیے لے کر جا رہی ہوں۔۔۔۔ بچی سے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔ اِس وقت بھی بخار میں پھنک رہی ہے۔۔۔۔ آج لگ بھی تو اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔۔ لگتا ہے نظر لگ گئی ہے میری بچی کو۔۔۔۔۔"

نسرین بیگم کی بات پر ڈرائینگ روم میں خاموشی سی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔ حاکان نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے تھے۔۔۔۔۔

لاریب بیگم نے غصیلی نگاہوں سے نسرین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔ کہ نسرین بیگم یہ سب کچھ جان بوجھ کر بول کر گئی تھیں۔۔۔

ارحا کی نانو کے بعد اُس کی دوسرے نمبر والی ممانی نسرین بیگم ہی اُس کا واحد سہارا تھیں۔۔۔ اُن کی وجہ سے ہی وہ اِس گھر میں سانس لے پارہی تھی۔۔۔ ورنہ شاید اب تک اُس کے سانس لینے پر بھی پابندی لگ چکی ہوتی۔۔۔

نسرین بیگم شادی کے پچیس سال گزر جانے کے بعد بھی بے اولاد تھیں۔۔۔۔ اِس لیے اُنہوں نے ہمیشہ ارحا پر ہی اپنی ممتا نچھاور کی تھی۔۔۔۔

ارحا بھی اُن سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔ مگر کبھی اپنے اندر کا دکھ اُن پر آشکار نہیں کیا تھا۔۔۔

حاکان شاہ کے لیے پچھلے تین سالوں میں وہ کتنا تڑپی تھی۔۔۔ یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔ سب یہی سمجھتے تھے کہ اُسے حاکان سے کوئی محبت نہیں ہے۔۔۔ مگر اصل حقیقت سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔۔۔ تین سال پہلے اُس کے دل پر کتنی بڑی قیامت گزری تھی۔۔۔ اُس نے اپنی محبت کو کیوں چھوڑا تھا۔۔۔ ارحا یہ حقیقت کبھی کسی کو بتانے کے حق میں نہیں تھی۔۔۔

وہ روم میں آتے بُری طرح رو دی تھی۔۔۔ پہلے ہی اِس گھر میں اُس کی زندگی بہت مشکل تھی۔۔۔ اور اب تو اُسے لگتا تھا حاکان کے واپس آجانے سے اُس کا جینا مزید مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

"نانو کہاں چلی گئی ہیں آپ ۔۔۔۔؟؟؟ اپنے ساتھ لے کر کیوں نہیں گئیں مجھے .۔۔۔ کیوں چھوڑ گئیں مجھے یوں بے آسرا۔۔۔۔ پلیز واپس آجائیں نانو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

ارحا گھٹنوں کے گرد بازو پھیلاتی کارپٹ پر ہی سکڑ سمٹ کر بیٹھی اپنی بد قسمتی کا رونا رو رہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کک کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟ بابا ایسا کیوں کریں گے۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال جھٹکا کھا کر پلٹی تھی۔۔۔۔

"تم پوچھ تو ایسے رہی ہو۔۔۔ جیسے اپنے بابا کو جانتی ہی نہ ہو۔۔۔۔۔ چاہے فاریہ کے بھاگنے میں تمہارا زرا سا قصور بھی نہ ہو۔۔۔۔ مگر وہ تو یہی کہیں گے نا کہ یہ سب تم نے ہی کیا ہے۔۔۔۔"

حرا کی بات پر عشمال کا دماغ بالکل گھوم چکا تھا۔۔۔۔

"نن۔۔۔۔ نہیں میں اُس کمینے سے تو مر کر بھی شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

عشمال نے اِس سوچ پر جھڑ جھڑی سی لی تھی۔۔۔۔

"اتنی دیر کیوں لگا رہی ہو۔۔۔۔ مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔ جاؤ جاکر جلدی سے لے کر آؤ فاریہ کو۔۔۔۔۔"

عشمال کو اکیلے نیچے آتے دیکھ اکبر صاحب نے اُسے جھڑکا تھا۔۔۔۔

"بابا وہ۔۔۔ فاریہ۔۔۔۔۔"

عشمال ہکلائی تھی۔۔۔۔۔

اُس کا پھیکا پڑتا چہرا دیکھ وہاں موجود تمام افراد کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"یہاں کھڑی کیا بول رہی ہو۔۔۔ میں نے کہا ہے جاکر فاریہ کو لے کر آؤ۔۔۔۔۔"

اکبر صاحب سٹیج سے اُٹھ کر اُس کے پاس آئے تھے۔۔۔

"بابا فاریہ گھر پر نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ گھر۔۔۔ سے۔۔ بھاگ گئی ہے۔۔۔۔۔۔"

عشمال کے منہ سے نکلتے الفاظ پر اکبر صاحب نے پتھرائی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"بے شرم۔۔۔۔ یہ کرتوت کرتے ہوئے باپ کی عزت کا زرا بھی خیال نہیں آیا تمہیں۔۔۔۔۔"

اکبر صاحب کا ہاتھ اُٹھا تھا اور عشمال کے منہ پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔ لیکن اُنہوں نے ایک پر اکتفا نہیں کیا تھا۔۔۔۔ پے در پے پڑنے والے تھپڑوں پر عشمال کے ہونٹوں سے خون بہہ نکلا تھا۔۔۔ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتی منہ کے بل سٹیج سے نیچے اُترتے عدیل کے قدموں میں جا گری تھی۔۔۔۔

وہاں کھڑے تمام لوگوں کو تو جیسے ایک نیا تماشا دیکھنے کو مل گیا تھا۔۔ رشتہ داروں میں بھی کسی نے آگے بڑھ کر عشمال کو بچانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ جس کے ماتھے اور ہونٹ سے خون شروع ہوچکا تھا۔۔۔۔ یہ مار اُس کے لیے نئ نہیں تھی۔۔۔ وہ اِس سے پہلے بھی کئ بار ایسے ہی اپنے باپ کے تشدد کا نشانہ بن چکی تھی۔۔۔ مگر آج پہلی بار ایسا تھا کہ وہ یہ مار خوشی خوشی کھا رہی تھی۔۔۔ اُس کا دل فاریہ کے بربادی سے بچ جانے پر

خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔۔ عدیل اور اُس کے گھر والوں کے چہرے اُسے مزید خوشی دے گئے تھے۔۔۔۔

جو سب کے سامنے ہونے والی اِس بے عزتی پر اُسے خون آشام نگاہوں سے گھور رہے تھے۔۔۔

"انکل پلیز عشمال کا اِس میں کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔ اُسے تو کچھ پتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔"

حرا نے جلدی سے آگے آتے دوبارہ عشمال کی جانب بڑھتے اکبر صاحب کو روکنا چاہا تھا۔۔۔۔ جنہیں سب کے سامنے اپنی بیٹی کو اِس بُری طرح مارنے کے بعد بھی سکون نہیں ملا تھا۔۔۔۔

"اچھا تم لوگ کہو گی۔۔۔ اور ہم مان جائیں گے۔۔۔۔ یہ سب کیا دھرا اِسی لڑکی کا ہے۔۔۔ جس باپ کی عزت کا زرا سا بھی خیال نہیں ہے۔۔۔۔۔"

عدیل اتنے لوگوں کے سامنے ہونے والی اپنی بے عزتی برداشت نہیں کرپایا تھا۔۔۔ اُس نے بالوں سے پکڑ کر نیچے گری عشمال کو اُٹھاتے زہر خند لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

مگر شاید وہ یہ بھول چکا تھا کہ وہ عشمال تھی۔۔۔ فاریہ نہیں جسے وہ کیسے بھی کرکے ڈرا سکتا تھا۔۔۔

عشمال صرف اپنے باپ سے ہی بنا کسی قصور کے مار کھا سکتی تھی۔۔۔ ہر ایرے غیرے کو اُس نے اِس بات کی اجازت بالکل بھی نہیں دی تھی۔۔۔

عشمال نے ایک زور دار کہنی عدیل کے پیٹ پر رسید کرتے اُس کی چیخیں نکال دی تھیں۔۔۔ اُس کے خاندان میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ اپنے باپ کے آگے جس لڑکی کی آواز بھی نہیں نکلتی تھی وہ لڑکی فائٹنگ چیمپئن ہے۔۔۔ ہڈیاں توڑنا اُسے بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

سب مہمان یہ تماشا دیکھتے رخصت ہوچکے تھے۔۔۔ صوفیہ اور حرا کو بھی گھر سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔۔ وہ عشمال کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر اُنہیں عدیل کی ماں اور خالہ نے دھکے مار کر نکال دیا تھا۔۔۔

کچھ سالوں پہلے عشمال کی امی اپنے شوہر کے بیٹا نہ دینے کے طعنے برداشت کرتے ایک دن اُسی خاموشی کے ساتھ اللہ کو پیاری ہوگئ تھیں۔۔۔۔ جس کے بعد عشمال کی چچی نے عدیل کی طلاق یافتہ خالہ سے اُن کی شادی کروا دی تھی۔۔۔

جس کے بعد عشمال اور اُس کی دونوں بہنوں پر زندگی مزید تنگ کر دی گئ تھی۔۔۔۔ اُس کے بابا کو ورغلانے میں بڑا ہاتھ اُس کی سوتیلی ماں، عدیل اور اُس کی فیملی کا تھا۔۔۔۔

اکبر الٰہی دو فیکٹریوں کے مالک تھے۔۔۔ جس کے لالچ میں آکر عشمال کے چچا کی فیملی یہی چاہتی تھی کہ اکبر صاحب کی تینوں بیٹیاں اُنہیں کے گھر کی بہو بنیں۔۔۔ تاکہ دونوں فیکٹریاں اُن کے نکمے بیٹوں کو ملیں۔۔۔

اکبر صاحب کی آنکھوں پر تو بھائی اور بھتیجوں کی محبت کی ایسی پٹی بندھی تھی کہ وہ تو یہ سب دیکھ ہی نہیں پائے تھے۔۔۔

اُن کا شمار دقیانوسی سوچ رکھنے والے اور کان کے زرا کچے مردوں میں ہوتا تھا۔۔۔ جو نہ تو بیٹیوں کو بیٹوں کے برابر سمجھتے تھے۔۔۔ نہ ہی اُنہیں بیٹوں جتنی آزادی اور آسائشیں دینے کے حق میں تھے۔۔۔ اور رہی سہی کسر اُن کے بھائی اور اُن کی بیوی بچوں نے پوری کر دی تھی۔۔

جو عشمال اور اُن کی بہنوں کو ذلیل کروانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے۔۔۔

اِس وقت بھی فاریہ کے ہاتھ سے نکل جانے پر وہ لوگ ہاتھ ملتے اب عشمال پر اپنی مکروہ نگاہیں ٹکائے ہوئے تھے۔۔۔

جب فاریہ جیسی دبو سی ڈرپوک لڑکی اپنے باپ کے آگے بغاوت کرکے ایسا قدم اُٹھا سکتی تھی تو پھر عشمال نے تو یقیناً بہت جلد کو چاند ضرور چڑھانا تھا۔۔۔

اِسی لیے وہ آج ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کردینا چاہتے تھے۔۔۔۔

عدیل اپنے باپ ناظم الٰہی کو اشارے سے چچا کے پاس بات کرنے کے لیے بھیج چکا تھا۔۔۔ جو ابھی تک عشمال پر ہی برستے اُس سے فاریہ کے بارے میں اُگلوانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔ عشمال کو فاریہ کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔ اگر پتا ہوتا تب بھی وہ اپنی جان دے دیتی مگر فاریہ کے بارے میں کسی کو کچھ پتا نہ لگنے دیتی۔۔۔

"اکبر اِس لڑکی سے کچھ بھی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔ یہ کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔ مگر تمہیں یہ چاہیے کہ اب سمجھداری سے کام لیتے ہوئے۔۔۔ اپنی اِس بیٹی کو نکیل باندھ دو۔۔۔ اِس سے پہلے کہ یہ بھی کوئی ایسا ہی چاند چڑھا دے۔۔۔۔ اتنی بے عزتی کے بعد بھی میرا بیٹا اِس بے شرم لڑکی سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے۔۔۔ مولوی صاحب ابھی یہیں ہیں۔۔۔ ہم دونوں خاندانوں کی بہتری اِسی میں ہے کہ ابھی اور اِسی وقت عشمال اور عدیل کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔ ابھی عدیل کو بہت مشکل سے منایا ہے میں نے اکبر۔۔۔ بعد کا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔"

ناظم الٰہی نے نہایت ہی چالاکی اور ہوشیاری سے اپنی بات رکھتے اکبر صاحب کو پھر سے اپنی باتوں میں پھنسا لیا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال کا دل چاہا تھا۔۔ اِن خبیث لوگوں کو جان سے مار دے۔۔۔ جو اپنی لالچ کی آگ میں اُن سب بہنوں کی زندگیاں برباد کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔۔۔

اور سب سے زیادہ افسوس تو اُسے اپنے بابا پر ہوا تھا۔۔ جو اب بھی سمجھ نہیں پارہے تھے۔۔ کہ اِسی زور زبردستی کی وجہ سے وہ اپنی ایک بیٹی کو کھو چکے تھے۔۔۔

اور اب دوسری کے ساتھ بھی وہی کرنے والے تھے۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہیں ہیں بھائی صاحب آپ۔۔۔ میری بیٹیوں نے میری عزت کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے۔۔ اِس سے پہلے کہ یہ لڑکی کچھ غلط کرے میں اِس کی شادی آج ہی عدیل سے کروا دوں گا۔۔۔ اور زندگی بھر کے لیے آپ کا

مشکور رہوں گا بھائی صاحب۔۔۔ میری بیٹی کی اتنی بڑی غلطی کے بعد بھی آپ کا بیٹا میری دوسری بیٹی کو اپنانے کو تیار ہے۔۔۔"

اکبر صاحب اِس وقت اپنے بڑے بھائی کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔ جو دیکھ عشمال کے تن بدن میں آگ جل اُٹھی تھی۔۔۔

اُس کے بابا آخر کیوں نہیں سمجھ رہے تھے کہ۔۔۔ اُن کا شرابی جواہری بھتیجا۔۔۔ اُن کی پڑھی لکھی اور سلجھی ہوئی بیٹیوں کے لیے بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

"بابا آپ میرے ساتھ یہ زبردستی نہیں کرسکتے۔۔۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔ مگر اِس گھٹیا انسان سے شادی کبھی نہیں کروں گی۔۔۔"

اپنے بابا کا فیصلہ سننے کے بعد عشمال کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تم نے اگر میرے اس فیصلے کو نہ مانا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں گا۔۔۔ اور پھر تم دونوں بہنوں کی سزا بھگتے گی یہ۔۔۔۔ عدیل سے شادی ہو گی حنا کی۔۔۔۔"

اکبر صاحب جانتے تھے عشمال اپنی بہنوں پر جان دیتی تھی۔۔۔ وہ کبھی بھی حنا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ اِس لیے اُنہوں نے جان بوجھ کر عشمال کو بلیک میل کیا تھا۔۔۔

اُن کی بات سن کر جہاں عشمال نے بے یقینی بھری نگاہوں سے اپنے بابا کو دیکھا تھا۔۔۔ وہیں اپنی فیملی کے بیچ کھڑا عدیل مزید چوڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اُسے تو پہلے دن سے عشمال ہی چاہیئے تھی۔۔۔ فاریہ سے شادی پر تو وہ مجبوراً ہی مانا تھا۔۔۔ اب اُس کی دلی خواہش پوری ہونے والی تھی۔۔۔ اور بہت جلد وہ اِس لڑکی کی ساری اکڑ نکالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

"آپ ایسا ظلم نہیں کرسکتے بابا۔۔۔۔۔"

عشمال ہاتھ جوڑتی اُن کے قدموں میں جا گری تھی۔۔۔ اُس کے ہونٹ اور پیشانی سے خون بہہ رہا تھا۔۔ گالوں پر اُنگلیوں کے نشان تھے۔۔۔۔

بکھرے بال اور بھیگے چہرے کے ساتھ وہ اِس وقت قابلے رحم حالت میں تھی۔۔۔ مگر وہاں موجود کسی کو بھی اُس کی حالت پر رحم نہیں آیا تھا۔۔۔

حنا ایک جانب سہمی سی کھڑی تھی۔۔۔

"لے جاؤ اِس کو۔۔۔ ہاتھ منہ صاف کرو اِس کا۔۔۔ اگلے پانچ منٹ کے اندر یہ یہاں ہونی چاہیے۔۔۔"

اکبر صاحب نے اپنی دوسری بیوی زینت بیگم کو حکم دیا تھا۔۔۔ جو خود نخوت سے عشمال کو گھور رہی تھیں۔۔۔ وہ شروع دن سے اُن تینوں بہنوں سے جان چھڑوانا چاہتی تھیں۔۔۔

ایک سے تو جان چھوٹ چکی تھی۔۔۔ اب عشمال کی صورت سب سے بڑی بلا بھی اُن کے گھر سے ٹلنے والی تھی۔۔۔۔

زینت بیگم نے عشمال کا بازو تھام کر اُسے اُوپر اُٹھایا تھا۔۔حنا چھوٹی تھی۔۔ مگر اتنی نہیں کہ وہ یہ سب نہ سمجھ پاتی۔۔۔ اُس نے نفرت آمیز نگاہوں سے وہاں موجود سب لوگوں کو دیکھا تھا۔۔۔ اور زینت بیگم سے بھی پہلے عشمال کا بازو تھام لیا تھا۔۔۔

اکبر صاحب نے نگرانی کے طور پر زینت بیگم کو بھی ساتھ ہی بھیجا تھا۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ عشمال پر زور زبردستی کرنا آسان بالکل بھی نہیں ہونے والا تھا۔

جو لڑکی آج تک اپنی بہنوں کی خاطر مار کھاتی آئی تھی۔۔۔ وہ بھلا اپنے ساتھ نا انصافی کیسے ہونے دیتی۔۔۔

عشمال نے زینت بیگم سے نظر بچا کر بیڈ سائیڈ دراز سے زہر کی ڈبی نکالی تھی۔۔۔

گلاس میں پانی ڈالتے اُس نے گلاس ہونٹوں سے لگا کیا تھا۔۔۔۔

زہر کی کھلی ڈبی اُس کے ہاتھ میں ہی تھی۔۔۔ سب سے پہلے حنا کی نظر عشمال کی اِس حرکت پر پڑی تھی۔۔۔

"آپی یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔۔"

حنا چیختی عشمال کے قریب آتی اُس سے زہر کی ڈبی چھین گئی تھی۔۔۔

وہ یہی سمجھی تھی کہ عشمال زہر کھا چکی ہے۔۔ اُس کی ساتھ ساتھ پیچھے کھڑی زینت بیگم بھی لمحے بھر کو ہل چکی تھیں۔۔۔۔

کیونکہ حنا کے پکڑتے ہی عشمال صوفے پر بے سدہ سی گر چکی تھی۔۔۔

زینت بیگم بھاگ کر عشمال کے قریب آتیں اُس کے ہاتھ سے گرتی زہر کی ڈبی اُٹھائی تھی۔۔۔ جو خالی ہوچکی تھی۔۔۔۔

زینت بیگم کا دماغ لمحے بھر کو چکرا گیا تھا۔۔۔

اُنہیں قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ عشمال اتنا بڑا قدم اُٹھا لے گی۔۔۔۔

وہ فوراً باہر کی جانب بھاگی تھیں۔۔۔

"آپی پلیز آنکھیں کھولیں آپی۔۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتیں۔۔۔ آپی۔۔۔۔"

حنا عشمال کو جھنجھوڑتی بلک بلک کر رو دی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں گڑیا۔۔۔ اور اتنی جلدی دنیا چھوڑنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔ زہر نہیں لی۔۔۔ بس بے ہوشی کی گولیاں لی ہیں۔۔۔ یہ لوگ مجھے قریبی ہاسپٹل میں ہی لے کے جائیں گے۔۔۔ سعدیہ وہاں موجود

ہے۔۔۔ تم جلدی سے فون پر سعدیہ کو ساری صورتحال سمجھا دو۔۔۔ آگے وہ سنبھال لے گی۔۔۔ حرا اور صوفیہ بھی وہاں پہنچ جائیں گی۔۔۔ ابھی اپنا رونا جاری رکھو سب آرہے ہیں۔۔۔۔"

عشمال اتنا سب کچھ ہوجانے کے باوجود بھی بے خوف لہجے میں بولتی حنا کو سب سمجھاتے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

جبکہ حنا اپنی بہن کی اِس ایکٹنگ پر عش عش کر اُٹھی تھی۔۔۔ جس نے کچھ دیر پہلے اُس کی جان نکال کر رکھ دی تھی۔۔۔۔

اکبر صاحب بھاگتے ہوئے اندر آئے تھے۔۔۔ اُن کا لال پڑتا چہرا اِس وقت دیکھنے لائق تھا۔۔۔

اِس وقت وہاں موجود تمام افراد کی حالت غیر ہوچکی تھی۔۔۔ عدیل بھی مُٹھیاں بھینچے عشمال کو گھور رہا تھا۔۔۔ جو ایک بار پھر اُسے اپنے ہاتھوں سے نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اکبر صاحب عشمال کو بانہوں میں اُٹھاتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔ باقی سب بھی اُن کے ساتھ ہی ہاسپٹل کے لیے نکلے تھے۔۔۔ اُن کو جیسے ابھی بھی محسوس ہورہا تھا کہ عشمال اکبر اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔۔

زہر کھا کر اپنی جان دینے والا بزدلوں والا کام وہ بھلا کیسے کر سکتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نانو کہاں چلی گئی ہیں آپ ۔۔۔۔؟؟؟ اپنے ساتھ لے کر کیوں نہیں گئیں مجھے ۔۔۔ کیوں چھوڑ گئیں مجھے یوں بے آسرا۔۔۔ پلیز واپس آجائیں نانو۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

ارحا گھٹنوں کے گرد بازو پھیلاتی کارپٹ پر ہی سکڑ سمٹ کر بیٹھی اپنی بد قسمتی کا رونا رو رہی تھی۔۔۔

اُس کا نازک وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔ اُس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ خالی پیٹ ہونے اور مسلسل رونے کی وجہ سے اُس کی ساری انرجی صرف ہوچکی تھی۔۔

اُسے محسوس ہورہا تھا کسی بھی وقت وہ اپنے حواس کھو بیٹھے گی۔۔۔

جب اُسی لمحے اُس کی زندگی کی اکلوتی مہربان ہستی نسرین بیگم کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ اُنہیں دیکھ کر ارحا کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔۔

"آپ کیوں اتنا خیال رکھتی ہیں میرا۔۔۔۔۔ آپ کو باقی سب کی طرح نفرت نہیں محسوس نہیں ہوتی مجھ سے۔۔۔"

حاکان کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ ارحا اِس وقت بہت زیادہ دالبرداشتہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اِس لیے نسرین بیگم کو وہاں آتا دیکھ وہ بھیگی آواز میں بولتی اُن کا دل چیر گئی تھی۔۔۔۔

"کیوں خود کو اتنا ہلکان کررہی ہو۔۔۔ حاکان کو جب تمہاری پرواہ ہی نہیں ہے تو تم اُس کی نفرت کا سوگ کیوں منا رہی ہو۔۔۔؟؟"

نسرین بیگم اُس کے پاس کارپٹ پر بیٹھے اُس کے آنسو پونچھتے بولی تھیں۔۔۔

"مجھے اُن کی نفرت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی میں اُن کی وجہ سے رو رہی ہوں۔۔۔ مجھے بس نانو کی یاد آرہی تھی۔۔۔"

حاکان کے ذکر پر ارحا فوراً سے سنجیدہ ہوئی تھی۔۔۔

یہ بات تو وہ کبھی کسی کے سامنے عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی کہ حاکان شاہ کے لیے وہ ہر پل ہر لمحہ کتنا تڑپتی تھی۔۔ جو شخص صرف اُس کا تھا۔۔۔ وہ اب اُسی کے لیے پرایا ہوچکا تھا۔۔۔

اُس جیسی حساس لڑکی لے لیے یہ دکھ چھوٹا نہیں تھا۔۔۔۔

اُس کے جھوٹ پر نسرین بیگم ہمیشہ کی طرح مسکرا دی تھیں۔۔۔

ارحا کے تکیے کے نیچے پڑی ڈائری میں ہمیشہ ایک ہی انسان کی فوٹو رہی تھی۔۔۔ جسے دیکھے بغیر ارحا کو نیند نہیں آتی تھی۔۔۔

ایک دن اُنہوں نے جان بوجھ کر ارحا کی ڈائری چھپا دی تھی۔۔۔ وہ پوری رات ارحا ایک پل کے لیے بھی نہیں سو پائی تھی۔۔۔ وہ پوری رات اُس کی بے چینی سے کروٹیں بدلتے گزری تھی۔۔۔

اور اب بھی وہ یہی کہتی تھی کہ اُسے حاکان سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔

ارحا کی حاکان کے لیے اتنی محبت دیکھ نسرین بیگم صبح شام بس اُن دونوں کے لیے ہی دعا کرتی تھیں۔۔۔ اُنہیں جیسے ارحا سے پیار تھا اُتنی ہی اہمیت حاکان اُن کے لیے رکھتا تھا۔۔

اور حاکان کی ارحا کے لیے محبت تو پورا خاندان ہی جانتا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ محبت ارحا کی حرکت کے بعد پوری طرح نفرت میں بدل چکی تھی۔۔۔ یا ابھی بھی کوئی جذبات باقی تھے۔۔۔

حاکان نے پچھلے سال اپنے ماموں کی بیٹی حریم سے منگنی کر لی تھی۔۔۔ جو امریکہ ہی رہتی تھی اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔ اور اب حاکان کے ساتھ پاکستان بھی آگئی تھی۔۔۔ کیونکہ جلد ہی دونوں کا شادی کا ارادہ تھا۔۔۔

جو سن کر اب لاریب بیگم سمیت باقی سب بھی یقین کر چکے تھے کہ حاکان اب پوری طرح سے ارحا کو بھول چکا ہے۔۔۔۔

"اچھا تو آپ کی نانو مجھے جو چھوڑ کر گئی ہیں آپ کے پاس۔۔۔ اب میری بات مان کر اچھے بچوں کی طرح یہ کھانا کھائیں ورنہ میں نے ناراض ہو جانا ہے۔۔۔"

نسرین بیگم نے پیار بھرے انداز میں اُسے دھمکی دی تھی۔۔۔ جس پر ارحا بھیگے چہرے کے ساتھ زبردستی مسکراتے اُن کا دل رکھنے کے لیے نا چاہتے ہوئے کھانا کھانے لگی تھی۔۔۔

آج حاکان کی پسند کا کھانا بنوایا گیا تھا حویلی میں۔۔۔ جس میں سرِ فہرست بریانی ہی تھی۔۔۔ جو حاکان کی پسند کے مطابق اتنی زیادہ سپائسی تھی کہ اُسے کھاتے ہوئے ارحا کی آنکھوں سے پانی آنے لگ گیا تھا۔۔۔

مگر اُس نے بریانی کھانے سے ہاتھ نہیں روکے تھے۔۔

جبکہ نسرین بیگم پاس بیٹھیں مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ جسے بریانی بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔ اور اِس وقت نجانے کس بات کے غصے میں وہ پوری بریانی کی پلیٹ ختم کر گئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔"

اُس کی نظر جیسے ہی نسرین بیگم کے مسکراتے چہرے پر پڑی وہ شرمندہ ہوتی پلیٹ دور کھسکا گئی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ پہلی بار کسی کو اتنے غصے میں بریانی کھاتے دیکھا ہے۔۔۔۔"

نسرین بیگم اُس کا شرمندہ شرمندہ سا گلابی چہرا دیکھ اب کی بار کھل کر مسکرا دی تھیں۔۔۔۔

"مجھے بھوک لگی تھی اِس لیے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔"

ارحا نے وضاحت دینا چاہی تھی۔۔۔ جو وہ کبھی نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ حاکان نہیں تو اُس کی پسند کی بریانی ہی سہی۔۔۔"

نسرین بیگم اُس کے پاس سے اُٹھتے اُٹھتے بھی باز نہیں آئی تھی۔۔۔۔

جس کے جواب میں ارحا اُنہیں گھورنے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اُس کے کافی قریب رہتے نسرین بیگم حاکان کے لیے اُس کی محبت کو تو سمجھ چکی تھیں۔۔۔ مگر ارحا نے بھی خود سے عہد کررکھا تھا کہ وہ کبھی بھی اپنے منہ سے اقرار نہیں کرے گی کہ وہ حاکان سے محبت کرتی ہے۔۔۔

حاکان کی حریم سے شادی کے بعد ہی اُس کا بھی شہریار سے شادی کرنے کا ارادہ تھا۔۔۔ جو وہ صرف خود کو سزا دینے کے لیے ہی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال کو سیدھا ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔ جہاں اُس کی دوست سعدیہ پہلے ہی سارے انتظامات کر چکی تھی۔۔۔

سعدیہ کے گھریلو حالات ٹھیک نہیں تھے۔۔۔ اِس لیے پڑھائی کے ساتھ ساتھ وہ پارٹ ٹائم ہاسپٹل میں نرسنگ کی جاب بھی کرتی تھی۔۔۔

عشمال جانتی تھی اُسے فوری طور پر اُس کے بابا اِسی ہاسپٹل میں لائیں گے۔۔۔

سعدیہ کو اُس نے اپنے بابا کے سامنے آنے سے منع کر دیا تھا۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی بھی بات سعدیہ پر آئے۔۔۔ اور اُس کی جاب جائے۔۔۔

"تم کیا کرنے والی ہو۔۔۔؟؟؟"

عشمال کے گھر والوں کو یہی پتا تھا کہ عشمال اِس وقت آئی سی یو میں ہے۔۔ مگر سعدیہ نہایت ہی چالاکی کے ساتھ اُسے ایک پرائیویٹ روم میں لے آئی تھی۔۔۔

عشمال کو جیسے ہی ہوش آیا وہ جلدی سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

سعدیہ نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جس کو دیکھ کر وہ پہلی نظر میں پہچان بھی نہیں پائی تھی۔۔ کہ یہ لڑکی اُس کی وہی حسین دوست عشمال ہے۔۔۔ جسے دیکھ کر اُس کے چہرے سے نگاہیں نہیں ہٹتی

تھیں۔۔۔ مگر اب اکبر صاحب سے اُس غلطی کی مار کھا کر جو اُس نے سرزد ہی نہیں کی تھی۔۔۔ عشمال کا چہرا سوج چکا تھا۔۔۔۔

دو بار سخت فرش پر گرنے کی وجہ سے اُس کے جسم میں بھی درد سے ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔۔۔ بہن کی شادی پر کیا ہار سنگھار اور فینسی ڈریس اِبھی بھی اُس کے وجود کا حصہ تھے۔۔۔ بالوں میں لگے گجرے تو نجانے کب کے گر چکے تھے۔۔۔

"وہی جو مجھے اِس وقت سب سے زیادہ مناسب لگ رہا ہے۔۔۔۔ بابا اِس وقت اپنی دوسری بیوی اور اپنے فراڈیے بھائی بھتیجوں کے بہکاوے میں آکر بھول چکے ہیں کہ وہ اپنی سگی بیٹیوں کے ساتھ کتنا غلط کررہے ہیں۔۔۔ مجھے اُنہیں احساس دلانے کے لیے اب مجبوراً وہ قدم اُٹھانا پڑے گا جو میں کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ میں اپنے بابا کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ چاہے اُن کا رویہ ہمارے ساتھ کتنا ہی بُرا کیوں نہ رہا ہو۔۔۔ ہیں تو ہمارے

بابا نا۔۔۔ میں اُن کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر رکھتی سعدیہ اگر اُنہوں نے یہ سب ہماری محبت یا فکر میں کیا ہوتا۔۔۔ یہ فیصلے اُن کے نہیں اُن کے لالچی رشتہ داروں کے ہیں۔۔۔ جو میں کبھی نہیں مانوں گی۔۔۔ میں ابھی یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں۔۔۔ اور ایک دن کچھ بن کر اپنے بابا کے سامنے لوٹنا چاہتی ہوں۔۔۔ تاکہ اُنہیں پتا چلے کے بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں۔۔۔ نہ ہی بیٹوں سے کم ہوتی ہیں۔۔۔۔"

عشمال کا لہجہ ہمیشہ کی طرح بہت مضبوط تھا۔۔۔

جو دیکھ سعدیہ اور وہاں آتیں حرا اور صوفیہ مسکرا دی تھیں۔۔۔ اُسے صحیح سلامت اپنے سامنے دیکھ وہ بھی سکون میں آچکی تھیں۔۔۔

مگر عشمال کو سعدیہ کی شال اوڑھتے دیکھ وہ تینوں حیران ہوئی تھیں۔۔۔۔

"تم اکیلی کہاں جاؤ گی۔۔۔ ؟ حالات ٹھیک نہیں ہے عشمال۔۔۔ تم میرے ساتھ میرے گھر آؤ گی۔۔۔۔"

حرا نے اُسے اکیلے نکلتا دیکھ فوراً روکا تھا۔۔۔ جس پر عشمال دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں اپنی وجہ سے تم لوگوں کے لیے مشکلات پیدا نہیں کر سکتی۔۔۔ اتنی بڑی دنیا ہے۔۔۔ کہیں نہ کہیں تو ٹھکانا مل ہی جائے گا مجھے بھی۔۔۔ تم لوگ بس میری گڑیا کا خیال رکھنا۔۔۔ اور مجھے اُس کے حوالے سے پل پل کی خبر دیتی رہنا۔۔۔"

عشمال اُنہیں حنا کے حوالے سے ہدایت کرتی خود کو اچھی طرح سے سفید رنگ کی شال میں لپیٹتی روم سے ہی نہیں ہاسپٹل سے بھی نکل آئی تھی۔۔۔

اُن لوگوں کو تو وہ کہہ آئی تھی۔۔۔ مگر وہ خود بھی جانتی تھی کہ اُس کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔۔

مگر وہ اپنی دوستوں کے گھر میں پناہ لے کر اُن لوگوں کے لیے مصیبت نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ عدیل جیسا گھٹیا شخص اُس کی دوستوں اور اُن کے گھر والوں کا بھی جینا حرام کر دیتا۔۔۔

رات کافی گہری ہو چکی تھی۔۔۔ عشمال روڈ پر لگی لائٹس کی روشنیاں میں تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی ارد گرد موجود لوگوں کی مشکوک نگاہیں بھی خود پر اُٹھتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

عشمال کو لمحے بھر کو لگا تھا جیسے اُس نے یوں اکیلے نکل کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔ چاہے کتنی ہی سٹرانگ سہی مگر وہ تھی تو لڑکی نا۔۔۔

وہ چلتے چلتے تھک ہار کر وہاں رکھے ایک بینچ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔ اور سر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر گرا لیا تھا۔۔۔۔

"کیا کروں میں۔۔۔؟؟ کس کے پاس جاؤں۔۔۔ کون دے گا مجھے ٹھکانا۔۔۔۔ "

عشمال کو دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

"اسفند سے مدد مانگوں۔۔۔ ؟؟"

عشمال کو اپنے کلاس فیلو کا خیال آیا تھا۔۔۔ جو اُسے لائک کرتا تھا۔۔ اور کئی بار اُس کی فرینڈز کے تھرو اُسے رشتہ بھجوانے کا بھی کہہ چکا تھا۔۔۔

مگر عشمال کو نہ تو پیار محبت میں انٹرسٹ تھا اور نہ ہی شادی بیاہ میں۔۔۔ اُسے بس اپنے خواب پورے کرنے تھے۔۔۔۔

"مگر اسفند سے کیا کہوں گی میں۔۔۔؟؟ اور وہ بھلا میرا لگتا ہی کیا ہے۔۔۔ اُس سے کیوں مدد لوں میں۔۔۔ نہیں اب یہ نئی بے وقوفی مت کر دینا عشمال۔۔۔"

اپنے اِس سوچ پر خود کو ہی لعنت ملامت کرتے وہ اب کوئی نئی ترکیب سوچنے لگی تھی۔۔۔ جب اُسے اپنے قریب کچھ لڑکے آتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔

عشمال نے نگاہیں اُٹھا کر اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو خباثت بھری نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"آج قسمت ہم پر اِس طرح مہربان ہو گی۔۔۔ میں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔شراب تو پاس تھی ہی شباب بھی خود چل کر سامنے آجائے گی۔۔۔ کیا کہتی ہے بلبل۔۔۔ چلے گی ہمارے پاس۔۔۔۔"

عشمال کو بینچ پر ہی بیٹھا دیکھ اُن میں سے ایک چل کر اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔

جبکہ باقی بھی آس پاس ہی کھڑے اُسے کمینگی بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ عشمال جو پہلے ہی اچھی خاصی ٹینشن کا شکار تھی۔۔۔ اُس شخص کی باتیں عشمال کا دماغ پوری طرح سے گھما گئی تھیں۔۔۔

اُس نے ویسے ہی بیٹھے بیٹھے اپنے پیر سے ایک زور دار کک اُس شخص کے پیٹ پر وصول کرتے اُسے لڑکھڑا کر درد سے بلبلاتے پیچھے گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

باقی سب کی آنکھیں بھی عشمال کی اِس دلیری پر پھٹ گئی تھیں۔۔۔

"ایک بہت ہے یا اِس بلبل کے ہاتھوں تین چار اور بھی کھانا پسند کرو گے۔۔۔۔"

عشمال غصے سے اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔

"اے لڑکی تو جانتی بھی ہے تو نے ہمارے آدمی پر حملہ کرکے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ اب تیری خیر نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ سب ایک لڑکی کے ہاتھوں اپنے ساتھی کا پٹ جانا برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔۔ اور عشمال کو ایک ساتھ چاروں جانب سے گھیرے لیا تھا۔۔۔

عشمال کو لڑنا بھڑنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔ مگر اُس نے ایک ساتھ اتنے لوگوں کا مقابلہ نہیں کیا تھا۔۔۔ جو دکھنے میں بھی اُس سے دو گنا تھے۔۔۔۔

عشمال اپنی بے وقوفی پر خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔ بھلا ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔ اِن لوگوں سے اُلجھنے کی۔۔۔

اِس سے پہلے کے وہ لوگ اُسے اپنی گرفت میں لیتے۔۔ عشمال اپنے سامنے کھڑے شخص کو زور دار دھکا دیتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

"اوئے پکڑو اِسے۔۔۔۔"

عشمال کو بھگتا دیکھ وہ سب بھی اُس کے پیچھے بھاگے تھے۔۔۔ عشمال پاگلوں کی طرح بس اندھا دھند روڈ پر بھاگی جارہی تھی۔۔۔

اُس کی شال سر سے پھسل کر کندھوں پر آن گری تھی۔۔۔ راستے میں موجود کیچڑ سے اُس کے سارے پیر بھی خراب ہوچکے تھے۔۔۔ مگر اُسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

کیونکہ وہ لڑکے ابھی بھی اُس کے پیچھے ہی تھے۔۔۔ عشمال کا سانس بہت بُری طرح سے پھول چکا تھا۔۔۔ اِس سے پہلے کے وہ لڑکھڑا کر گر پڑتی۔۔۔ جب سامنے روڈ پر دور سے اُسے گاڑی کی لائٹس دکھائی دی تھیں۔۔

جو لمحہ بالمحہ اُس کے قریب آرہی تھیں۔۔۔

رات کے اِس پہر گاڑی کا وہاں آنا عشمال کے کیے غنیمت تھا۔۔۔

عشمال عین روڈ کے درمیان کھڑی ہوتی ہاتھ ہلانے لگی تھی۔۔۔ جس پر تیز رفتاری سے آتی گاڑیوں کو بمشکل بریک لگی تھی۔۔۔ تب عشمال کو اندازہ ہوا تھا کہ وہ ایک نہیں بلکہ تین گاڑیاں تھیں۔۔۔۔

وہ لڑکے عشمال کے سر پر پہنچ چکے تھے۔۔۔ عشمال نے ڈبڈبائی نگاہوں سے گاڑی کے کالے شیشوں کو دیکھا تھا۔۔اُس کی مدد کرنے کو گاڑی سے کوئی نہیں نکلا تھا۔۔۔ وہ اُن لڑکوں کے چنگل میں واپس سے پہنچ چکی تھی۔۔۔

"چل ہمارے ساتھ۔۔۔ آج تیری خیر نہیں۔۔۔۔"

وہ لڑکے عشمال کو زبردستی ساتھ گھسیٹ کر لے جانے لگے تھے۔۔۔

"پلیز مدد کرو میری۔۔۔ پلیز ۔۔۔ فار گاڈ سیک۔۔۔۔"

عشمال چلائی تھی۔۔۔

جب اُسی لمحے گاڑی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔ اور بلیک تھری پیس میں ملبوس شخص برآمد ہوا تھا۔۔۔۔

عشمال کی آنکھوں میں اُمید جاگی تھی۔۔۔

اُس شخص کے پیچھے بندوقیں اُٹھائے گارڈز بھی موجود تھے۔۔۔ جنہیں دیکھ وہ لڑکے گھبرا گئے تھے۔۔۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے عشمال اُس شخص کا چہرا ٹھیک سے نہیں دیکھ پارہی تھی۔۔۔

"اوئے جلدی سے بھاگو یہاں سے۔۔۔۔"

وہ لوگ عشمال کو وہیں چھوڑتے وہاں سے بھاگ نکلے تھے۔۔۔۔

وہ شخص چلتا ہوا عشمال کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مگر ہاتھ بڑھا کر اُسے اُٹھانے کی زحمت تک نہیں کی تھی۔۔۔۔

عشمال اپنے ہاتھ جھاڑتی خود ہی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اُن لوگوں کے گھسیٹنے کی وجہ سے عشمال کی ہتھیلیاں اور کہنیاں بھی چھل چکی تھیں۔۔۔۔

اُس کے پورے وجود میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔۔۔ مگر اُسے پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔ وہ تو فلحال اپنی عزت بچ جانے پر ہی اپنے رب کا شکر بجا لائی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ آپ کا۔۔۔ آپ نے میری مدد کی۔۔۔"

عشمال نے آنکھیں پھاڑے اُس لمبے چوڑے سوٹڈ بوٹڈ شخص کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس کی شکل وہ ابھی تک نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ وہاں صرف گاڑی کی ہیڈ لائٹس آن تھیں۔۔۔ جن کی جانب اُس شخص کی پیٹھ ہونے کی وجہ سے اُس کا چہرا تاریکی میں تھا۔۔۔

"میں نے کوئی مدد نہیں کی تمہاری اور نہ ہی ایسا کوئی ارادہ تھا۔۔۔ رات کے اِس پہر جب یوں سڑکوں پر گھوموں پھرو گی تو یہی ہو گا نا۔۔۔"

وہ شخص انتہائی روڈلی بات کرتا واپس پلٹا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال کو نہ تو اُس کی بات ہضم ہوئی تھی۔۔۔ نہ ہی اُس کا ایٹی ٹیوڈ۔۔۔۔

"ایکسکیوزمی مسٹر۔۔۔ آپ کچھ زیادہ ہی بول رہے ہیں۔۔۔ میں کوئی شوقیہ طور پر نہیں گھوم رہی یہاں پر۔۔۔۔"

عشمال پیچھے سے چلائی تھی۔۔۔

"تو پھر گھر سے بھاگ کر آئی ہو گی۔۔۔؟"

اُس شخص کا لہجہ اب بھی کافی سخت تھا۔۔۔

جو کہ عشمال کو کافی توہین آمیز لگا تھا۔۔۔

"ہاں گھر سے بھاگ کر ہی آئی ہوں۔۔۔"

عشمال بات کرتے کرتے اُس کے مقابل آئی تھی۔۔۔ مگر سامنے کھڑے شخص کی صورت دیکھ وہ پل بھر کے لیے ساکت ہوگئی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔"

عشمال اپنے سامنے کھڑے ملک کے نامور اداکار کو دیکھ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ یہ کوئی اور نہیں سپر سٹار ماہ بیر کیانی تھا۔۔۔ جس کے آج کل ہر جگہ چرچے تھے۔۔۔۔ جہاں وہ دیکھنے والوں میں دن بدن اپنی بہترین ایکٹنگ کی وجہ سے مشہور اور مقبول ہورہا تھا۔۔۔ ویسے ہی آئے روز اُس کا کسی نہ کسی اسکینڈل میں بھی نام اُچھالا جاتا تھا۔۔۔۔

عشمال کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ آج کی اِس ٹریجڈی بھری رات کے اختتام پر ماہ بیر کیانی سے ٹکرا جائے گی۔۔۔۔۔۔

" محترمہ کیا آپ آگے سے ہٹیں گی۔۔۔ ؟؟"

جیسے اُس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ ایک مغرور اور گھمنڈی انسان ہے۔۔۔ آج عشمال اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی چکی تھی۔۔۔۔ مگر ایک بات جس نے اُسے کافی مرعوب بھی کیا تھا۔ وہ تھی ماہ بیر کیانی کی خوبصورت آنکھیں اور عین ٹھوڑی پر چمکتا سیاہ تل۔۔۔ یہ تل اتنا خوبصورت تھا کہ اُس پر بے اختیار ہر انسان کی نگاہ ٹھہر جاتی تھی۔۔ جیسا اِس وقت عشمال کے ساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔

مگر دوسری جانب ماہ بیر کیانی نے اُس کی جانب ایک کے بعد دوسری نظر ڈالنے کی زحمت تک نہیں کی تھی۔۔۔

جو بات عشمال کو کافی پسند آئی تھی۔۔۔

اُسے ایسا ہی تو کوئی شخص چاہیے تھا۔۔۔ جسے لڑکیوں میں زرا برابر انٹرسٹ نہ ہو۔۔۔ وہ اکثر اُس کے انٹرویو سن چکی تھی۔۔۔ جس میں شادی یا محبت کے نام پر ماہ بیر کے بھی ویسے ہی ری ایکشنز ہوتے تھے۔۔۔ جیسے عشمال کے اپنے ہوتے تھے۔۔۔

عشمال کے دماغ نے جلدی سے کام کیا تھا۔۔۔

ماہ بیر اُس کے آگے سے ہٹنے ہی والا تھا جب چہرے پر دنیا جہاں کی مسکینیت سجائے۔۔۔ اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"پلیز سر مجھے آپ کی مدد کی اِس وقت اشد ضرورت ہے۔۔۔ کسی بہت بڑی مجبوری کے تحت مجھے اپنا گھر چھوڑ کر یوں نکلنا پڑا۔۔۔ میں اِس وقت بالکل اکیلی ہوں۔۔۔ میرے پاس کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔۔۔ پلیز میری ایک ہفتے

کے لیے مدد کردیں۔۔۔ میرے رہنے کا انتظام کروا دیں۔۔۔ میں زندگی بھر آپ کی مشکور رہوں گی۔۔۔ پلیز مدد کردیں۔۔۔"

عشمال اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی۔۔۔ نجانے کتنی دیر نان سٹاپ بولتی رہی تھی۔۔۔

اُس نے آج تک کبھی کسی انسان کے آگے سر تک نہیں جھکایا تھا۔۔۔ مگر آج مجبوراً اُسے یہ سب کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ دوبارہ سے اُسی سچویشن کا سامنا نہیں کرسکتی تھی۔۔۔۔۔

ماہ بیر نے ایک نظر اُس کے زخمی سوجے چہرے کی جانب ڈالی تھی۔۔۔ اور نجانے کس احساس کے تحت عشمال کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ عشمال اُس کے اتنی جلدی مان جانے پر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے رب کا شکر بھی ادا کر گئی تھی۔۔۔

جس نے اُسے بے آسرا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

یہاں بھی اُس کی مدد کر دی تھی۔۔۔

عشمال کا دماغ پوری طرح سے تھک چکا تھا۔۔۔ بنا کوئی سوال دماغ میں لائے بغیر وہ خاموشی سے اُس کی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ اب بس دل ہی دل میں ایک ہی دعا کر رہی تھی کہ اب آگے جو بھی ہو اُس کے حق میں بہتر ہو۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا دوسرا پہر شروع ہوچکا تھا۔۔۔ ہر طرف خاموشی کا راج چھایا ہوا تھا۔۔۔

چاروں جانب پھیلی تاریکی بتا رہی تھی کہ شاہ حویلی کے تمام لوگ بھی سو چکے تھے۔۔۔ مگر وہاں ایک وجود ایسا بھی تھا جو ہڈیوں میں گھستی ٹھنڈ کی پرواہ کیے بغیر اپنے گرم بستر سے اُٹھتا اپنے کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

وہ دیوانہ وجود اور کون ہوسکتا تھا۔۔۔ سوائے ارحا نوریز کے۔۔۔۔ جس نے اپنے محبوب سے سچی محبت کی تھی۔۔۔ مگر شاید اُس کا محبوب اُس کی قسمت میں ہی نہیں لکھا گیا تھا۔۔۔

حاکان شاہ جسے اُس نے بے پناہ محبت کی تھی۔۔۔جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہ پورے تین سال تڑپی تھی۔۔۔۔ وہ آج اُس کے ساتھ ایک ہی

گھر میں موجود تھا۔۔۔ وہ بھلا اپنے بے قرار دل کو کیسے خاموش کروا دیتی آج۔۔۔

ارحا جانتی تھی دن کے اُجالے میں وہ اُس کے سامنے آنا بھی پسند نہیں کرے گا۔۔۔

اِس لیے وہ ابھی بس چند پل کے لیے اُس کے کمرے میں جاکر اُسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ کیا پتا محبوب کے دیدار سے اُس کے بے قرار دل کو زرا سا سکون مل جاتا۔۔۔۔

ارحا نے دھیرے سے حاکان کے روم کا دروازہ دھکیلتے اندر جھانکا تھا۔۔۔ نائٹ بلب کی روشنی میں حاکان اُسے بیڈ پر سویا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔

آج پورے تین سال بعد وہ اس کمرے میں قدم رکھ رہی تھی۔۔۔ جس کمرے پر تین سال پہلے صرف اُس کا راج ہوتا تھا۔۔۔ پچھلے تین سالوں میں

اُس سے یہاں آنے کا حق بھی نہایت ہی بے دردی سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔

ارحا اتنی شدید ٹھنڈ میں ننگے پیر آئی تھی وہاں۔۔۔ تاکہ حاکان کی آنکھ زرا سی بھی آہٹ سے کھل نہ جائے۔۔۔

ارحا دبے پیر چلتی اُس کے بیڈ کے قریب آئی تھی۔۔۔ جہاں وہ سینے تک کمبل اوڑھے چت لیٹا تھا۔۔۔

ارحا اُس سے فاصلہ برقرار رکھتی بیڈ کے قریب نیچے کارپٹ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

جہاں بیٹھ کر وہ آرام سے حاکان کو دیکھ سکتی تھی۔۔

کتنے ہی لمحے وہ ویسے ہی بیٹھی حاکان کے خوبرو چہرے کو یک ٹک تکے گئی تھی۔۔۔

اُسے ایسے ہی بیٹھے نجانے کتنی دیر ہوچکی تھی۔۔۔ مگر آنکھوں کی پیاس بجھائے نہیں بجھ رہی تھی۔۔ اُسے احساس ہوا تھا کہ اِس سے پہلے کی حاکان کی آنکھ کھلے اُسے وہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔۔۔

اپنے دل کو بہت مشکل سے مناتی وہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ وہاں سے دور جا پاتی اُسے اپنی شال پر کسی کی مضبوط گرفت کا احساس ہوا تھا۔۔۔

ارحا کا دل کسی انہونی کے احساس سے بہت شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔

"نہیں حاکان کی آنکھ اِس وقت نہیں کھل سکتی۔۔۔۔"

ارحا دل ہی دل میں دعاؤں کا ورد کرتے پلٹی تھی۔۔۔ مگر ہر دعا قبول ہونے کے لیے تھوڑی نا ہوتی ہے۔۔۔ جو اُس کی ہوتی۔۔۔۔

حاکان نہ صرف جاگ چکا تھا بلکہ بیڈ سے اُٹھتا کڑے تیوروں کے ساتھ اُس کے مقابل آن کھڑا تھا۔۔۔

ارحا کا دل چاہا تھا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔۔ اُس نے ایسے پکڑے جانے کے بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔ اُس کا دل بہت زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔

اُس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔۔ جن میں سے آنسو ٹوٹ کر اُس کے گالوں پر بہہ نکلا تھا۔۔

وہ حاکان کے سامنے ایسے کھڑی تھی۔۔ جیسے مجرم کٹہرے میں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

حاکان خاموشی سے کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔ یہ ڈری سہمی سی لڑکی اُس کی تین سال پہلے والی ارحا تو نہیں تھی۔۔ اُس کے سامنے جس کے ہونٹوں

سے مسکراہٹ غائب تک نہیں ہوتی تھی۔۔۔ جسے ہنسنا اپنی زندگی کو انجوائے کرنا پسند تھا۔۔۔

ہاں بس اتنا ہوا تھا کہ پچھلے تین سالوں میں وہ پہلے سے کئی گنا دلکش ہوگئی تھی۔۔۔ نہ شام کے وقت ہوئے ٹکراؤ میں حاکان اُس پر سے نگاہیں ہٹا پایا تھا اور نہ ہی اِس وقت ایسا کر پارہا تھا۔۔۔

اپنے سردی کی شدت سے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتی اِس وقت جیسے خود کو اذیت دینے کی ہی خواہشمند تھی۔۔۔

اُسے لگا تھا حاکان اُس پر چلائے گا۔۔۔ اُسے ذلیل کرکے روم سے نکال دے گا۔۔۔ مگر حاکان کی جانب سے خاموشی پاکر ارحا نے جلدی سے وہاں سے ہٹنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔

وہ جیسے ہی اُس کے آگے سے ہٹی حاکان نے ہونٹ سختی سے بھینچتے اُس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ ارحا اِس حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ وہ نازک کلی سے وجود کے ساتھ اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

ارحا نے اِس جان لیوا خاموشی سے گھبرا کر حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اُس کے چہرے پر ہی نگاہیں گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔ ارحا اُس کے تیور دیکھ اپنی جگہ کانپ اُٹھی تھی۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

ارحا نے بنا کوئی مزاحمت کیے کمزور سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"چھوڑ تو تم چکی ہو مجھے۔۔۔ آج سے تین سال پہلے آج ہی کے دن۔۔۔ پوری دنیا کے سامنے ذلیل کیا تھا تم نے مجھے۔۔۔ مجھے اچھے سے باور کروا دیا تھا۔۔۔ کہ محبت سے بڑا دھوکا اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"

حاکان نے اُس کی کلائی نہایت ہی بے رحمی سے اُس کی کمر کے پیچھے موڑ رکھی تھی۔۔۔۔

ارحا کی آنکھوں سے تکلیف کے مارے نم ہوئی تھیں۔۔۔ اُسے اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ تمہارے اُس شہریار نے مجھ سے بات کرنے پر بھی پابندی لگا رکھی ہے۔۔۔ ویسے اب تک شادی کیوں نہیں کی تم نے اُس سے۔۔۔۔۔ کہیں اُس سے بھی زیادہ امیر انسان کا لالچ تو نہیں پیدا ہوگیا تمہارے دل میں۔۔۔۔"

حاکان شاہ نے اب کی بار بے رحمی کی انتہا کرتے اُس معصوم کی روح کو چھلنی کرکے رکھ دیا تھا۔۔۔ ارحا اِس کاری وار پر بلبلا اُٹھی تھی۔۔۔

"مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔"

وہ اُس کی بے رحمی کے جواب میں بس یہی کہہ پائی تھی۔۔۔ جس پر حاکان نے اُس کی کلائی چھوڑتے اُسے آزاد کردیا تھا۔۔۔۔ جس کی وجہ اُس کا بھیگا لہجہ تھی یا کوئی اور ارحا سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔

اُس نے اپنی بھیگی پلکیں اُٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔ وہ اِس بے حس شخص کے سامنے آنسو بہا کر اپنا مزید تماشا نہیں بنانے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

جو اِس وقت اُس کے سامنے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔۔

"کیوں آئی ہو میرے کمرے میں۔۔۔۔؟؟"

حاکان شاہ نے اپنی سُرخ آنکھیں اُس کے ہولے ہولے کانپتے وجود پر گاڑھ رکھی تھیں۔۔۔ جو اپنی مخروطی اُنگلیوں کو سختی سے مروڑتی لمحے کے ہزارویں حصے میں اِس سنگدل کے آگے سے غائب ہوجانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

مگر اُس کی لائف میں آج تک اُس کی خواہش کے مطابق کبھی کچھ ہوا تھا جو اب ہوتا۔۔۔۔

ارحا نے ایک طرف سے نکلنا چاہا تھا جب حاکان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے خود سے بے انتہا قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔ وہ اِس وقت اُسے بخشنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔ جو یوں اُس کے روم میں آکر اُس کے زخموں کو اُدھیڑ کر رکھ گئی تھی۔۔۔

حاکان کا دل چاہا تھا اِسی لمحے اُس ایک ایک اذیت کا بدلہ لے ڈالے جن کا باعث یہ لڑکی بنی تھی۔۔۔۔

"کیوں بے وفائی کی تھی مجھ سے۔۔۔؟؟؟؟ کیوں رسوا کیا تھا میری سچی محبت کو۔۔۔ بولو؟؟؟؟"

وہ دبی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ ارحا کی سانسیں حلق میں اٹکی تھیں۔۔۔۔ اُس نے خوف زدہ ہوتے حاکان کے تنے خوبرو نقوش سے سجے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ حاکان کی گرم سانسوں کی تپش سے اُسے اپنا چہرا جھلستا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ آج اتنے ٹائم بعد وہ اِس زخمی شیر کی کچھار میں آئی تھی وہ بھلا اُسے کیسے جانے دیتا۔۔۔۔

جو تین سالوں سے اپنا غصہ اپنے اندر دفن کیے بیٹھا تھا۔۔۔

"چچ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

ہر ایک کو دو بدو جواب دینے والی ارحا نوریز کی زبان اِس وقت حاکان شاہ کے سامنے آتے ہی تالو سے چپک چکی تھی۔۔۔ وہ اِس شخص کی مجرم تھی۔۔ حاکان کے سوالوں کے جواب میں ارحا کے الفاظ ہی گم ہوچکے تھے۔۔۔

"اُس وقت دولت کی لالچ میں چھوڑا تھا نا مجھے تم نے۔۔۔۔ اب تو میں تمہارے اُس شہریار ملک سے کئی گنا زیادہ دولت مند ہوچکا ہوں۔۔۔۔ بتاؤ کتنی قیمت ہے تمہاری اب۔۔۔ اُس سے دوگنی قیمت میں خریدوں گا تمہیں۔۔۔۔"

حاکان کے الفاظ ارحا کا دل چھلنی کر گئے تھے۔۔۔ اُس کا دل ایک بار پر سے چکنا چور ہوا تھا۔۔۔ اپنی زندگی کے سب سے محبوب ترین انسان سے اپنے لیے ایسے نفرت آمیز الفاظ سننا کتنا دردناک تھا اِس وقت کوئی ارحا کے دل سے پوچھتا۔۔۔

اُس نے تڑپ کر حاکان شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ روشن کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بنے، وجیہہ چہرے پر نفرت اور غصے کے تاثرات سجائے وہ انتہائی قریب کھڑا ارحا نوریز کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں شہریار سے۔۔۔ اگلے منتھ شادی ہے ہماری۔۔۔ آپ کو خود ہی یقین آجائے گا۔۔۔۔ آپ سے کبھی محبت کی ہی نہیں تھی میں نے۔۔۔۔ وہ صرف ایک ناٹک تھا جو تین سال پہلے ہی ختم ہوچکا ہے۔۔۔۔"

اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیوں کا دباؤ ڈالتے۔۔۔ ارحا نے اُسے خود سے دور دھکیلا تھا۔۔۔۔ مگر اتنے سنگین الفاظ کا استعمال کرکے وہ اپنے ساتھ ساتھ سامنے کھڑے شخص کے بھی زخموں کو بھی بُری طرح اُدھیڑ گئی تھی۔۔۔۔ جس پر زخمی شیر کی طرح مزید بپھرتے، حاکان نے اُسے زور دار دھکے کے ساتھ دیوار سے لگاتے اُس پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

"تو تمہیں کس نے کہا کہ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔ تم جیسی لالچی اور خودغرض لڑکی پر اب تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔ جو پیسے کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔ جس کے نزدیک محبت مذاق اور سودے بازی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔"

حاکان کا چہرا اُس کے چہرے کے نہایت قریب تھا۔۔۔ اُس کی گرم جھلساتی سانسیں اور آنکھوں سے نکلتی شعلوں کی سی لپک ارحا کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ چپکی کھڑی حاکان کی جانب دیکھنے سے بھی گریز برت رہی تھی۔۔۔

"پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔۔"

ارحا کے لیے ہر گزرتا لمحہ عذاب سے کم نہیں تھا۔۔ اُس سے اب حاکان کی تپش زدہ نگاہوں کے آگے کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا۔۔۔

اپنی مُٹھیاں بھینچے وہ تکلیف زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جب حاکان نے اُس کی کلائی دبوچی تھی اور اُسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

دروازے تک آتے اُس نے ارحا کو باہر دھکیل دیا تھا۔۔ اُس کی پوری طاقت کے آگے ارحا اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ اور سیدھی سامنے پڑے ٹیبل پر جا گری تھی۔۔۔ اُس کے ماتھے پر ٹیبل کی نوک کھبتی اُسے لہولہان کر گئی تھی۔۔۔۔۔ حاکان اُس کے چوٹ لگنے سے لاعلم تھا۔۔۔

ارحا نے جان بوجھ کر چہرا نہیں موڑا تھا۔۔ وہ اِس ستمگر کو اس کا دیا کوئی بھی ستم نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔

"آئندہ میری نگاہوں کے سامنے آنے کی غلطی مت کرنا اور میرے کمرے کی دہلیز پار کرنے سے پہلے تو سوچنا بھی مت۔۔۔"

حاکان اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارن کرتا روم کا دروازہ زور دار انداز میں بند کر گیا تھا۔۔۔

ارحا نے پلٹ کر اُس بند دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ارحا کی پیشانی پر اچھی خاصی چوٹ آئی تھی۔۔۔ جس سے خون بہہ کر۔۔۔ اُس کے چہرے کی ایک سائیڈ کو پوری طرح خون آلود کر چکا تھا۔۔

مگر ارحا کو اِس درد سے زیادہ اُس درد کی پرواہ تھی۔ جس میں اِس وقت وہ اندر موجود شخص تھا۔۔۔

ارحا نم آنکھوں سے اپنی قسمت کے بند ہوئے دروازے کی طرح اُسے کے روم کے بند دروازے کو دیکھتی وہاں سے ہٹ آئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ماہ بیر کیانی نے نہ تو راستے میں اُس سے کوئی بات کی تھی۔۔۔ اور نہ ہی اُس کی جانب ایک نگاہ ڈالی تھی۔۔۔ وہ پورا ٹائم اپنے لیپ ٹاپ پر ایسے ہی مصروف رہا تھا جیسے اِس وقت اُس کے ساتھ کوئی اور زی روح موجود بھی نہ ہو۔۔۔۔

عشمال کے لیے یہی بات غنیمت تھی۔۔۔ کہ یہ شخص اِس معاملے میں تو شریف تھا۔۔۔ ایک ہفتہ تو آرام سے وہ اِس شخص کے گھر رہ سکتی تھی۔۔۔ اتنے ٹائم میں اُس نے اپنا کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لینا تھا۔۔۔

کچھ لمحوں بعد ایک نہایت ہی شاندار عمارت کے آگے ماہ بیر کی گاڑی جا کر رکھی تھی۔۔۔۔ ہارن کی آواز آتے ہی اندر سے دو گارڈز بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔

اور بڑا سا سلور رنگ کا سٹائلش سا گیٹ اوپن کر گئے تھے۔۔۔ جہاں سے ماہ بیر کی گاڑی گزرتی اندر بنی سفید پتھروں کی روش سے گزرتی جو گول شیپ میں بنا ہوا تھا۔۔۔ اور اُس کے بیچ میں فاؤنٹین بھی بنایا گیا تھا۔۔ جس میں ڈفرنٹ کلر کی بطخیں بھی موجود تھیں۔۔۔

رات کی وجہ سے فاؤنٹین کے اِردگرد کی گئی لائٹنگ نے منظر کو مزید دلکش بنا دیا تھا۔۔۔

عشمال کے لیے یہ خوبصورتی بہت ہی نئ اور دلچسپ تھی۔۔۔ وہ گاڑی کی ونڈو اوپن کرتی اب پورے زور و شور سے باہر جھانک رہی تھی۔۔۔

ماہ بیر نے ایک نظر اُس کی بچوں جیسی ایکسائٹمنٹ کو دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر خاموشی سے لیپ ٹاپ بند کرتا گاڑی کے رکتے ہی باہر نکل آیا تھا۔۔۔

گاڑی فاؤنٹین کے گرد اپنا پورا راؤنڈ کمپلیٹ کرتی عمارت کے مین دروازے کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔

ماہ بیر کے ساتھ گاڑی سے نکل کر اندر آتے عشمال کی آنکھیں چندھیا گئ تھیں۔۔

رات کے اِس پہر بھی روشنیوں میں جگمگاتی ہر شے ہی نہایت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ فرش پر لگی ٹائلز اتنی خوبصورت اور صاف ستھری تھیں کہ آرام اپنے عکس کو دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔

"آپ کے گھر والے سب تو سو رہے ہونگے نا اِس وقت۔۔۔"

عشمال نے اِس شخص کی خاموشی دیکھ ناچار خود ہی مخاطب کیا تھا۔۔۔

"میں اِس گھر میں اکیلا رہتا ہوں۔۔۔ میری باقی فیملی اپنے الگ گھر میں رہتی ہے۔۔۔۔"

ماہ بیر کی بات پر عشمال نے ہونقوں کی طرح آنکھیں پھاڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اتنے بڑے گھر میں وہ اکیلا رہتا تھا۔۔۔

اب روشنیوں کے بیچ وہ ماہ بیر کو ٹھیک سے دیکھ پارہی تھی۔۔۔ جس کی پاورفل شخصیت سے تو وہ ویسے ہی مرعوب تھی۔۔۔ مگر اُسے پہلے یہی لگتا تھا

کہ شاید اِس ایکٹر کی اتنی خوبصورتی کا ریزن میک اپ اور کیمرہ ہے۔۔۔ مگر آج اُسے اپنے قریب سے دیکھ عشمال اُس کی سحر انگیز پرسنیلٹی سے کافی متاثر نظر آ رہی تھی۔۔۔

اُس کا بڑا دل چاہا تھا اُس سے الگ گھر میں رہنے کا ریزن پوچھنے کا۔۔۔ مگر اِس وقت وہ ایسا کوئی بھی سوال کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔۔

ماہ بیر نے ایک نظر اُس کے سوجے ہوئے چہرے کی جانب ڈالی تھی۔۔۔ اِس لڑکی کو اتنی بے دردی سی کس نے مارا تھا۔۔۔ وہ بس سوچ کر ہی رہ گیا تھا۔۔

وہ یوں ہر ایرے غیرے کی نہ مدد کرتا تھا اور نہ اُن سے بات۔۔۔ مگر اِس لڑکی نے جس حالت میں اُس سے مدد مانگی تھی وہ انکار تو بالکل نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"گل خان۔۔۔۔"

ماہ بیر کے آواز دیتے ہی ایک درمیانی عمر کا آدمی فوراً حاضر ہوا تھا۔۔ جس نے ایک حیران نظر عشمال پر ڈالی تھی۔۔۔

"ہاجرہ کو بلاؤ۔۔۔ اور اُسے کہو کہ اِنہیں گیسٹ روم میں لے جائے۔۔۔ اور اِنہیں جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ مہیا کی جائے۔۔۔ یہ ہماری مہمان ہیں۔۔۔ اِنہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔ "

ماہ بیر اپنے ملازمین کو ہدایت دیتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔

"آئیں بی بی جی میں آپ کو آپ کا کمرہ دکھا دوں۔۔۔"

ہاجرہ اُسے مخاطب کرتی اپنے ساتھ لیے دوسری جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہاجرہ نے اُسے رات کے لیے اپنے کپڑے لاکر دیئے تھے۔۔۔ عشمال شاور لے کر باہر نکلی تھی۔۔۔ اُس کا پورا وجود درد کررہا تھا۔۔۔

اور ہلکا ہلکا بخار بھی فیل ہورہا تھا۔۔۔

مگر اِس وقت وہ کمزور تو بالکل بھی نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

ہاجرہ نے اُس کی بینڈیج کرنے کے ساتھ ساتھ اُسے پین کلر بھی لاکر دے دی تھی۔۔

"بی بی جی اگر آپ بُرا نہ مانیں تو کیا میں آپ کے بارے میں جان سکتی ہوں۔۔۔ آپ اِس حالت میں رات میں اِس وقت صاحب کو کہاں ملیں۔۔۔ ہمارے صاحب تو اپنی عام زندگی میں لڑکیوں سے دور ہی رہتے ہیں۔۔۔"

ہاجرہ کی حیرانی سوا نیزے پر تھی۔۔۔۔ عشمال کے چہرے کی سوجن جیسے جیسے ٹھیک ہورہی تھی۔۔۔ ہاجرہ اُس کے چہرے کی دلکشی دیکھ اُتنی ہی حیران بھی ہورہی تھی۔۔۔ اُسے یہ ماجرا بالکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیا میں تم پر ٹرسٹ کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

عشمال نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔ آپ کا بھروسہ کبھی نہیں ٹوٹے گا۔۔۔"

ہاجرہ اور اُس کا شوہر گل خان ماہ بیر کے پکے وفاداروں میں سے تھے۔۔۔

جن سے ماہ بیر کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔ اور اُن سے ماہ بیر کے بارے میں کچھ اُگلوانا آسان بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

عشمال کو ہاجرہ اچھی خاتون لگی تھی۔۔۔ اُس نے مختصر سے الفاظ میں ہاجرہ کو اپنی ساری کہانی کہہ سنائی تھی۔۔۔۔

جو سن کر ہاجرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"پریشان نہ ہوں بی بی جی۔۔۔ اللہ کرے گا بہت جلد آپ کے والد کو احساس ہوجائے گا کہ وہ آپ کے ساتھ کتنا غلط کرتے آئے ہیں۔۔۔"

ہاجرہ اُس کی آنکھوں سے گرتے آنسو دیکھ اُس کے دونوں ہاتھ تھامتے تسلی دیتے بولی تھی۔۔۔

"نہیں ہاجرہ میں پریشان نہیں ہوں اور نہ ہی کمزور۔۔۔ میں نے آج تک اپنی جنگیں اکیلے ہی لڑی ہیں۔۔۔ اور آگے بھی لڑنا بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔ ہاں بس اپنے ساتھ بُرا کرنے والوں کو معاف نہیں کرتی میں۔۔۔"

عشمال کے نڈر اور مضبوط لہجے پر ہاجرہ مسکرا دی تھی۔۔۔

"کیا آپ ماہ بیر سر کو پسند کرتی ہیں۔۔۔؟؟"

ہاجرہ کا اچانک بیٹھے بیٹھے نجانے کیا خیال آیا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

عشمال نے اُس کی بات پر فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تو کیا وہ آپ کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔؟؟"

ہاجرہ ابھی بھی کنفیوز تھی۔۔۔

"نہیں ہم آج چند گھنٹے پہلے بالکل فرسٹ ٹائم ہی ملے ہیں۔۔۔۔ مگر آپ ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔"

عشمال اُس کے سوالوں پر اب اچھی خاصی حیران ہوچکی تھی۔۔۔

"ماہ بیر سر نے آج تک کبھی کسی لڑکی کو یوں اپنے ساتھ گھر نہیں لایا۔۔۔ چاہے وہ کتنی اچھی دوست سگی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ اُنہیں لڑکیوں سے شدید چڑھ ہے۔۔۔ وہ عورتوں کے ساتھ کام بھی کرتے ہیں۔۔ اُٹھتے بیٹھتے بھی ہیں۔۔۔ مگر اپنی زندگی اور اپنے اِس محل میں لڑکی دیکھنے کے سخت خلاف ہیں۔۔۔ سیدھے الفاظ میں کہیں تو الرجی ہے اُنہیں لڑکیوں سے۔۔۔۔"

ہاجرہ نے اُس کے سامنے اپنی حیرت کا اظہار کرتے اُسے مزید حیران کر دیا تھا۔۔

"مگر ایسا کیوں ہے۔۔۔۔ اُن کی اپنی فیملی کہا ہے۔۔۔۔؟"

عشمال کو اب ماہ بیر کے حوالے سے مزید تجسس ہوا تھا۔۔۔ اُسے یہ بندہ کافی پراسرار سا لگا تھا۔۔۔

"وہ پانچ سال پہلے اپنی فیملی کو چھوڑ چکے ہیں۔۔۔ اُن کا اپنی فیملی کے ساتھ ایک بہت بڑا ایشو ہوا تھا۔۔۔ جس کے بعد اُنہیں گھر سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔ "

ہاجرہ یہ بات بتاتے افسردہ ہوئی تھی۔۔۔۔

"ایسا بھی کیا ہوا کہ اُنہیں گھر سے ہی نکال دیا گیا۔۔۔ اور اُنہیں لڑکیوں سے الرجی ہے۔۔۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔۔"

عشمال اُلجھی تھی۔۔۔۔

"اُن کی چچا کی بیٹی نے اُن پر عزت لوٹنے کا الزام لگایا تھا۔۔۔ ماہ بیر سر نے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی پوری کوشش کی۔۔۔ مگر کسی نے اُن کی بات کا یقین نہیں کیا۔۔۔ اور اُنہیں گھر سے نکال دیا۔۔۔۔"

ہاجرہ کی اگلی بات عشمال کو حیرت میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔ اُن کی کزن ایسا کیوں کرے گی۔۔۔ اور اگر ماہ بیر سر بے گناہ تھے تو اُن پر کسی نے یقین کیوں نہیں کیا۔۔۔؟؟"

عشمال اپنی ٹینشن بھلائے اِس وقت ماہ بیر کی پیچیدہ سی زندگی میں کھو چکی تھی۔۔۔

"وہ اُن کے تایا کی بیٹی تھی۔۔۔ جو اُن کے خاندان کے بڑے ہیں۔۔۔ اور اُس پورے گھر پر اُنہیں کا راج چلتا تھا۔۔۔۔ ماہ بیر سر کی وہ کزن کاشفہ ماہ

بیر سر کو بہت زیادہ پسند کرتی تھی۔۔۔ اُس کے مطابق وہ محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔ مگر ماہ بیر سر کو وہ بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔۔ وہ کئی بار اُسے واضح الفاظ میں سمجھا چکے تھے کہ وہ کاشفہ سے نہ تو محبت کرتے ہیں اور نہ ہی کبھی شادی کریں گے۔۔۔ اُن کی یہی ریجیکشن کاشفہ برداشت نہیں کر پائی۔۔۔ اور اُن پر اتنا بڑا الزام لگا دیا۔۔۔۔ کاشفہ نے اُن کے کمرے میں جاکر اپنا نازیبا حلیہ بنا کر ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ سب کو کاشفہ بالکل سچی لگی۔۔۔ ماہ بیر سر نے اپنی صفائی دینے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کسی نے اُن کی ایک نہ سنی۔۔۔ اُن کے پیرنٹس جانتے تھے کہ اُن کا بیٹا ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ مگر ماہ بیر سر کی بڑی بہن شاہانہ کی شادی کاشفہ کے بھائی ذیشان سے ہو رکھی تھی۔۔۔۔ جن کا بس ایک ہی کہنا تھا کہ اگر ماہ بیر کو دھکے مار کر اِس گھر سے نہ نکالا گیا تو وہ شاہانہ کو طلاق دے دیں گے۔۔۔ جس کہ بعد ناچار اُن سب نے ماہ بیر کو گھر سے ہی نکال دیا۔۔۔ کاشفہ نے یہ

سب صرف اس لیے کیا کہ سب بڑے غصے میں آکر ماہ بیر سے اُس کا نکاح کروا دیں گے۔۔۔ مگر اُس کا بنایا سارا کھیل اُسی پر ہی اُلٹ گیا۔۔۔ ماہ بیر سر کے پیرنٹس نے اُن کو اپنے گھر اور جائیداد سے بھی بے دخل کر دیا۔۔۔۔ ماہ بیر سر خالی ہاتھ اپنے گھر سے نکلے تھے۔۔۔ وہ بالکل ٹوٹ چکے تھے۔۔۔ جب اُس وقت اُنہیں اُن کے نانا نے اپنے پاس پناہ دی۔۔۔ مگر ماہ بیر سر نے زیادہ دیر اُن کا سہارا نہیں لیا۔۔۔ اپنے ایک دوست کے کہنے پر ماڈلنگ سٹارٹ کی۔۔۔ اور وہاں سے دیکھتے ہی دیکھتے کامیابی کی بلندیاں طے کرتے چلے گئے۔۔۔ یہ اتنا خوبصورت گھر اور یہ شان و شوکت ماہ بیر سر کی اپنی محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔ اُنہوں نے اپنے خاندان والوں کی ضد میں شوبز میں زیادہ سے زیادہ کام کرنا شروع کر دیا۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ اتنے فینس ہیں۔۔۔ ہر دوسرے فرد کے ہونٹوں پر اُنہیں کا نام ہے۔۔۔ اُنہوں نے اپنے نانا کو بھی اُن کے چھوٹے سے گھر سے یہاں اپنے پاس بلوا لیا۔۔۔ اِن دنوں وہ عمرہ

کرنے گئے ہوئے ہیں۔۔۔ ورنہ اُن سے آپ کی ملاقات ضرور ہوتی۔۔۔ بہت ہی شفیق انسان ہیں۔۔۔۔"

ہاجرہ کی بات سن کر عشمال کتنے ہی لمحے بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ اُسے بے اختیار ماہ بیر کے لیے بہت بُرا فیل ہوا تھا۔۔۔ جس نے وہ الزام جھیلا تھا۔۔ جس میں اُس کی کوئی غلطی تھی ہی نہیں۔۔۔

عشمال کو اپنے سے بھی زیادہ اِس وقت ماہ بیر مظلوم لگا تھا۔۔۔۔ جس سے بنا کسی قصور کے اُس کی پوری دنیا چھین لی گئی تھی۔۔۔ اور اتنے سارے سگے رشتے ہوتے ہوئے بھی وہ تنہا تھا۔۔۔

"تو کیا اب تک ماہ بیر اپنی فیملی سے نہیں ملتے۔۔۔ ابھی تک ناراض ہیں سب۔۔۔؟"

عشمال کو ماہ بیر کی کہانی کہیں نہ کہیں اپنی جیسی ہی لگی تھی۔۔۔ وہ دونوں ہی تنہا تھے۔۔۔

"نہیں بی بی جی۔۔۔ ماں باپ کا دل تو بہت نرم ہوتا ہے جی۔۔ وہ زیادہ دیر دور نہیں رہ پائے۔۔۔ اِس سب واقع کے چند مہینوں بعد ہی کاشفہ کی شادی کر دی گئی تھی۔۔۔ کیونکہ کہیں نہ کہیں اُن کے پیرنٹس اپنی بیٹی کے کرتوتوں سے واقف تھے۔۔۔ مگر کہتے ہیں نا۔۔۔ مکافاتِ عمل بھی دنیا میں ہی ہوجاتا ہے۔۔۔ کاشفہ کی شادی اپنی سگی خالہ کے بیٹے سے ہوئی تھی۔۔۔ جو نہ تو ماہ بیر سر کی طرح بہت گڈ لکنگ تھا۔۔۔ اور نہ ہی اُن جیسے سٹیٹس کا مالک۔۔۔ کاشفہ کی پہلے دن سے اُس کے ساتھ نہیں بن پائی۔۔۔ مگر اصل ظلم تو تب ہوا جب شادی کہ ایک مہینے بعد وہ دوسری شادی کرکے کاشفہ کے سر پر سوتن لے آیا۔۔۔ کاشفہ جس نے ماہ بیر سر کی زندگی برباد کرنی چاہی تھی۔۔۔ قسمت نے اُسی کے ساتھ بھی وہی کیا۔۔۔ کاشفہ پر اُس کے شوہر

اور سوتن کی جانب سے زندگی تنگ کردی گئی تھی۔۔۔ جو برداشت نہ کر پاتے۔۔۔ کاشفہ شادی کہ چھ مہینے بعد ہی طلاق کا دھبہ لگوا کر میکے واپس لوٹ آئی۔۔۔ اُس دن اپنی بربادی پر روتے ہوئے اُس نے سب گھر والوں کے سامنے ماہ بیر سر کی بے گناہی کی گواہی دیتے ساری سچائی اُن سب کو بتا دی تھی۔۔۔ جو سن کر وہاں بیٹھا ہر فرد پچھتاؤں میں پوری طرح گھر گیا تھا۔۔۔ جہاں اُن سب کی نگاہوں میں ماہ بیر کا مقام اونچا ہوا تھا۔۔۔ وہیں کاشفہ سب کی نگاہوں میں پوری طرح سے گر گئی تھی۔۔۔ وہ سب لوگ ماہ بیر سر سے بہت شرمسار تھے۔۔۔ وہ لوگ ایک سال پہلے سب ہی آئے تھے ماہ بیر سر سے ملنے۔۔ مگر ماہ بیر سر نے اُن سے بات نہیں کی۔۔۔ ماہ بیر سر نے اُنہیں یہی کہا کہ جب اُن کے اپنے پیرنٹس نے اُن کے اُوپر اپنی بھتیجی کو ترجیح دی تو اب بھی وہ اپنی بھتیجی کے ساتھ ہی رہیں۔۔۔ اُنہیں اب کسی رشتے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ وہ سب لوگ اُس کے بعد بھی کئی بار

آچکے ہیں۔۔۔ مگر ماہ بیر سر نے اُن کی کوئی بات سننا تو دور اُن میں سے کسی سے ملنا بھی پسند نہیں کیا۔۔۔"

ہاجرہ اب کی بار افسردہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"اور اُن کی وہ کزن۔۔۔ وہ کہاں ہے اب۔۔۔۔؟؟"

عشمال کو اُس لڑکی پر حیرت ہوئی تھی جس نے ماہ بیر کو اُس کی پوری فیملی سے الگ کروا دیا تھا۔۔۔ جبکہ کہ وہ اُس سے محبت بھی کرتی تھی۔۔۔۔

"وہ کم بخت کہاں جائے گی بی بی جی۔۔۔ وہیں سب کے بیچ ہی رہتی ہے۔۔۔ اور شاید اب آہستہ آہستہ سب نے اُسے معاف بھی کر دیا ہے۔۔۔۔ کیونکہ اُسے اُس کے کیے کی بہت بڑی سزا ملی ہے۔۔۔۔"

ہاجرہ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"ہمہ یہ تو بہت غلط ہوا۔۔۔ کاش انسان دوسروں کے ساتھ بُرا کرنے سے پہلے ایک بار سوچ لو کہ اُوپر بیٹھا پروردگار کتنا بڑا منصف ہے۔۔۔ وہ کسی کا بدلہ نہیں رکھتا۔۔ تو کوئی انسان دوسرے انسان کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچے بھی نہیں۔۔۔۔"

عشمال کا دل مزید بوجھل ہوچکا تھا۔۔۔

اُسے اپنے بابا اور بہنوں کی شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔ اور دل سے بس یہی دعا نکلی تھی کہ بس جلد از جلد اُس کے بابا کے سامنے بھی اپنے بھائی اور بھتیجوں کی اصلیت آجائے۔۔۔ اور وہ اُن کی طرف واپس لوٹ آئیں۔۔۔۔

"تو کیا ایسا کوئی نہیں ہے جو ماہ بیر سر کا دل اپنے گھر والوں کی جانب سے نرم کردے۔۔۔۔"

عشمال کو اپنی طبیعت زیادہ خراب ہوتے محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"نہیں بی بی جی سر کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے۔۔۔ نہ اِس معاملے میں اپنے دوستوں کی سنتے ہیں نہ ہی اپنے جان سے پیارے نانا کی۔۔۔ وہ تو لڑکیوں کا اپنے گھر میں آنا بھی پسند نہیں کرتے۔۔۔ آپ کو یہاں دیکھ اُسی لیے تو ہم سب ملازمین بہت زیادہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہوئے ہیں۔۔۔"

ہاجرہ اب کے پرجوش لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"حیرانی تو سمجھ آرہی ہے۔۔۔ مگر یہ خوشی کس لیے ہوئی ہے۔۔۔ ؟؟"

عشمال نے حیرت بھری نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"وہ سر نے آج تک کسی لڑکی سے بات تک نہیں کی اُسے گھر لانا تو دور۔۔۔ تو ہمیں لگا کہ آپ اُن کے لیے سپیشل ہیں شاید اِس وجہ سے وہ آپ کو گھر لے کر آئے ہیں۔۔۔"

ہاجرہ نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی بات کے جواب میں عشمال اُسے بس گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ صرف مجھ پر ترس کھا کر لائیں ہیں۔۔۔ ہماری یہ پہلی ملاقات تھی۔۔۔ اِس سے پہلے میں نے اُنہیں صرف ٹی وی پر دیکھا ہے۔۔۔ اور اُنہوں نے تو مجھے دیکھا ہی آج ہے۔۔۔ اور ویسے بھی ہم دونوں کا کبھی کچھ ہو بھی نہیں سکتا۔۔ کیونکہ مجھے بھی آپ کے سر کی طرح پیار محبت اور شادی وغیرہ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ سو زیادہ ایکسائٹڈ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

عشمال نے فوراً اُس کی خوش فہمی کا غبارہ پھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

جس پر ہاجرہ اپنا سا منہ لیے بے چارگی سے اُسے تکے گئی تھی۔۔۔ جو واقعی اُس کی پرنس چارمنگ جیسے سر میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

آج جو زہنی اور جسمانی اذیت اُس نے برداشت کی تھی وہ اُس کے لیے بہت زیادہ تھی۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔۔ اگر آپ کہیں تو میں ڈاکٹر کو کال کروں۔۔۔۔ "

ہاجرہ اُس کی خراب حالت دیکھ تشویش کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ میڈیسن لے لی ہے۔۔۔۔ ریسٹ کروں گی تو آرام آجائے گا۔۔۔۔"

عشمال اُسے انکار کرتی کمبل خود پر اوڑھتی لیٹ گئی تھی۔۔۔ مگر غنودگی میں جاتے تک اُس کے دل میں ہاجرہ کی ماہ بیر کے حوالے سے کہیں سادی باتیں گھومتی رہی تھیں۔۔۔۔

اُس کا پورا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ نجانے کب اُس کی آنکھ لگی تھی اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحا اپنے معمول کے مطابق صبح یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہوکر نیچے آئی تھی۔۔۔ جہاں ڈائننگ ٹیبل پر سب گھر والوں کے لیے ناشتہ لگایا جارہا تھا۔۔۔

ناشتے میں بھی تمام ڈشز حاکان کی پسند کی ہی تھیں۔۔۔ حاکان صبح جلدی اُٹھنے کا عادی تھا۔۔۔ اِس لیے آج سب گھر والوں اُسی کے رول کو فالو کرتے جلدی اُٹھے تھے۔۔۔ حاکان کا شروع سے ہی اپنے گھر والوں پر بہت زیادہ رعب تھا۔۔۔ سب لوگ اُس کی بارعب اور سنجیدہ پرسنیلٹی کی وجہ سے اُس کی ہر بات مانتے آئے تھے۔۔۔

اور اب تو وہ اپنی محنت اور زہانت کے بل بوتے پر اپنا بہت بڑا اور کامیاب بزنس ایمپائر کھڑا کرکے پورے خاندان کو سپورٹ کررہا تھا۔۔۔

حاکان نے یہاں آنے سے پہلے سے ہی ایک بہت ہی قیمتی اور شاندار گھر بھی تیار کروانا شروع کردیا تھا۔۔۔ جو عنقریب مکمل ہونے والا تھا۔۔۔ اور اُس کے مکمل ہوتے ہی وہ سب فیملی والوں کو اپنے ساتھ رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

اِس لیے اب سب لوگ پوری طرح سے حاکان کے گرویدہ ہوچکے تھے۔۔۔ جو اُنہیں بہت ہی اچھی پر آسائش لائف مہیا کررہا تھا۔۔۔

اِس وقت بھی سب ڈائینگ ٹیبل پر آچکے تھے۔۔۔ آج سب نے ہی اپنے آفس اور کالج یونیورسٹی سے آف کرلیا تھا۔۔۔ ارحا جو اِس ارادے سے جلدی سے تیار ہوکر یونی کے لیے نکلنے والی تھی کہ سب کے اُٹھنے سے پہلے

کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر وہاں سے نکل جائے گی۔۔۔ سب کو صبح ہی صبح ایکٹو دیکھ وہ کوفت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

اور بس دل میں یہی دعا کی تھی کہ اُس کے یہاں سے نکلنے تک حاکان نیچے نہ آئے۔۔۔ وہ بنا ناشتہ کیے ہی یہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

مگر اُس کی ستم ظریفی ہی یہی تھی کہ اُس کا ٹاکرا اپنی چھوٹی ممانی سے ہوگیا تھا۔۔۔

"ارے ارحا تمہیں حاکان کے آنے کی خوشی نہیں ہوئی کیا۔۔؟ رات کو بھی روم میں گھس کر سوگ مناتی رہی اور ابھی بھی یونیورسٹی کے لیے نکل پڑی۔۔۔"

ممانی جانتی تھیں تھا۔۔۔۔ اُسے حاکان کے سامنے آنے سے منع کر رکھا ہے۔۔۔ پھر بھی جان بوجھ کر اُسے روک کر کھڑی ہوگئ تھیں۔۔۔

ارحا نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔ کہ اِن کا ارادہ کیا ہے۔۔۔

"مجھے امپورٹنٹ اسائنمنٹ سبمٹ کروانی ہے۔۔ میرا آج یونی جانا ضروری ہے۔۔۔"

ارحا اُن کی جانب دیکھتی اعتماد سے بولی تھی۔۔۔

اِن سب لوگوں نے اُسے بہت زیادہ دبانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ مگر ارحا نوریز نے حاکان شاہ کے سوا کسی کے آگے دبنا نہیں سکھا تھا۔۔۔

"ارے یہ تمہارے ماتھے پر کیا ہوا ہے ارحو۔۔۔۔"

وہاں سے گزرتی نسرین بیگم کی نظر جیسے ہی ارحا کی پیشانی پر بنے گہرے زخم پر پڑی وہ تشویش زدہ سی اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔

جب اُسی لمحے حاکان نے بھی وہاں قدم رکھا تھا۔۔ نسرین بیگم کی کہی بات اُس کی سماعتوں تک با آسانی پہنچ چکی تھی۔۔۔

اُن کے سوال پر ارحا نے نگاہیں اُٹھا کر حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو خاموشی نگاہوں سے اُس کی پیشانی پر بنے زخم کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ زخم اُس کا دیا گیا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں مامی جان۔۔۔ وہ واش روم میں جاتے اچانک پیر سلپ ہو گیا تھا تو معمولی سی چوٹ آگئی۔۔"

ارحا اُنہیں تسلی دیتی وہاں سے ہٹی تھی۔۔۔ اِس وقت وہ وہاں موجود تمام لوگوں کی نگاہوں کا مرکز تھی۔۔۔۔ جو اُسے کبھی بھی نہیں پسند تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

وہ ملتجی نگاہوں سے نسرین بیگم کو مزید کوئی بھی سوال نہ کرنے کی درخواست کرتی وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

جب چھوٹی ممانی عالیہ بیگم کی کہی بات نے اُس کے قدموں کو پل بھر کے لیے ساکت کر دیا تھا۔۔۔

"شہریار پانچ منٹ تک پہنچنے والا ہے۔۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا تم اُس سے ناراض ہو۔۔۔ اُس کی کال پک نہیں کر رہی۔۔۔ بہت پریشان تھا بچارا۔۔۔ اُس کے لیے پانچ منٹ رک جانا تمہیں یونی ڈراپ کرنے کے لیے ہی آرہا ہے۔۔۔۔"

عالیہ بیگم نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ اپنے پری پلان کے مطابق حاکان کے وہاں آتے ہی یہ سب بولا تھا۔۔۔ وہ سب حاکان کو ہر لمحے بس ارحا سے بدگمان کرنے کا ارادہ ہی رکھتے تھے۔۔۔ جبکہ سچ تو یہ تھا کہ ارحا آج تک کبھی بھی شہریار کے ساتھ یونی گئی ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ آج تک ٹیکسی اور بس میں ہی دھکے کھاتی آئی تھی۔۔۔ گھر کی گاڑیاں اور تمام آسائشیں باقی سب بچوں کے لیے تھیں۔۔۔ شہریار نے اُسے کئی بار آفر کی تھی۔۔۔ مگر ارحا نے اُسے تو صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

شہریار بھی جانتا تھا کہ ارحا کا اُس سے کوئی دلی لگاؤ نہیں ہے۔۔۔ وہ صرف حاکان سے دور ہونے کے لیے یہ سب کر رہی تھی۔۔۔ مگر شہریار یہ موقع جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ ارحا کو حاصل کر کے رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔

جس کے لیے وہ اب تک پوری کوشش جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

عالیہ بیگم کی بات پر ارحا سمیت سب کی نگاہیں بے اختیار حاکان کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔ سب یہی دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا اب بھی حاکان کو ارحا کے ہونے نہ ہونے سے فرق پڑے گا یا نہیں۔۔۔

لیکن سب لوگوں کے دلوں کو ٹھنڈک اُس وقت پہنچی تھی۔۔۔ جب حاکان نے اِس بات پر غور کیے بغیر پلٹ کر سیڑھیوں سے آتی حریم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جیسے حریم سے زیادہ امپورٹنٹ اِس وقت اُس کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔۔

ارحا کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئی تھیں۔۔۔ مگر سب کو اپنی جانب متوجہ دیکھ وہ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

حاکان کے ہاتھ میں دبا حریم کا ہاتھ دیکھ ارحا کو اِس وقت کتنی تکلیف ہوئی تھی وہ بیان سے باہر تھی۔۔۔

وہ شہریار کا انتظار کیے بغیر ہی بنا کوئی ٹیکسی یا رکشے کو روکے پیدل ہی روڈ پر چلنے لگی تھی۔۔ اُسے احساس ہی نہیں ہوا تھا وہ بے سمت کہیں بھی چلتی جارہی ہے۔۔۔

ارحا جیسے کی آنکھیں دھندلا سی گئ تھیں۔۔۔ اُسے سامنے کا منظر بالکل دھندلا لگنے لگا تھا۔۔۔۔

جب اچانک وہ سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ گاڑی والے نے بریک لگانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔

مگر ارحا کو نہیں بچا سکا تھا۔۔۔ زور دار تصادم کے نتیجے میں ارحا سڑک پر جا گری تھی۔۔۔ اور اپنے سر سے بہتے خون کو دیکھتے اگلے ہی لمحے وہ حواس کھو گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں موندتے بھی اُس کے سامنے آخری منظر وہی آیا تھا جس میں حاکان حریم کا ہاتھ تھام رہا تھا۔۔۔۔ بند ہوتی اُس کی آنکھوں سے چند آنسو پھسل کر زمین پر جاگرے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر وہ عشمال بی بی جی کی طبیعت بہت سخت خراب ہے۔۔۔ وہ آنکھیں بھی نہیں کھول رہیں۔۔۔ میں کئی بار بلا چکی ہوں۔۔۔۔"

ماہ بیر نک سک سے تیار اپنے مخصوص فریش حلیے میں ڈائننگ ٹیبل پر آن بیٹھا ہی تھا۔۔۔ جب ہاجرہ بوکھلائی سی بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"کون عشمال۔۔۔۔؟؟؟"

ماہ بیر نے اچھنبے سے ہاجرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اُس کے اِس لاعلمی بھرے انداز پر ہاجرہ افسوس کر کے رہ گئی تھی۔۔۔ اُسے عشمال کی کہی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔۔ وہ کم از کم اِس شخص کے لیے تو سپیشل بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

جو اُسے رات کو اپنے ساتھ لاکر بھول چکا تھا۔۔

"سر وہ لڑکی۔۔۔ جو رات کو آپ کے ساتھ آئی تھی۔۔۔"

ہاجرہ نے اب کی بار بار زرا ڈرتے ڈرتے استفسار کیا تھا۔۔ کیونکہ ماہ بیر بار بار ڈسٹرب کرنے پر بھڑک بھی سکتا تھا۔۔۔

اُس کا غصہ کتنا خطرناک تھا سب ملازمین بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔۔

ہاجرہ کی بات پر ماہ بیر کا جوس کی جانب بڑھتا ہاتھ ہوا میں معلق ہوا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ گلاس اُٹھاتا ہونٹوں سے لگا چکا تھا۔۔۔

"تو ڈاکٹر کو کال کرو۔۔۔ رات کو بھی کہا تھا تم لوگوں سے میں۔۔۔ مجھے کیوں بتا رہے ہو۔۔۔ میں کونسا ڈاکٹر ہوں۔۔۔"

ماہ بیر لاپروائی سے بولتا جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے نیوز پیپر اپنے سامنے کھول چکا تھا۔۔۔ جہاں آج بھی شہ سرخیوں میں وہی چھایاں ہوا تھا۔۔۔

"سر ڈاکٹر کو بھی کال کر دی ہے۔۔۔ مگر اُن کی حالت بہت تشویش ناک ہے۔۔۔ وہ بالکل بے سدھ پڑی ہیں۔۔۔ آپ پلیز اگر ایک بار ساتھ چل کر اُنہیں دیکھ لیں۔۔۔۔۔"

ہاجرہ اب کی بار مزید کمزور لہجے میں بولی تھی۔۔۔

مگر اب کی بار ماہ بیر اُسے انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اور ناچاہتے ہوئے بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اُس نے بھلائی کی تھی۔۔ اب اُسے بھگتنا بھی تھا۔۔۔

وہ سیدھا گیسٹ روم میں آیا تھا۔۔۔۔

اُسے لگا تھا ہاجرہ اُس کے ساتھ ہی ہے۔۔۔ جبکہ ہاجرہ تو وہیں پیچھے ہی رک گئی تھی۔۔۔

ماہ بیر بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔۔ جہاں سامنے براؤن کلر کے کمبل میں لپٹی لڑکی کو دیکھ وہ پل بھر کے لیے حیران بھی ہوا تھا۔۔۔

کیا یہ حسین دوشیزہ وہی تھی جسے کل انتہائی خستہ حالت میں وہ یہاں لایا تھا۔۔۔

عشمال کے ہونٹوں کے کنارے اور ماتھے پر اب بھی زخم تھے۔۔۔ گلابی رخساروں پر اب بھی اُنگلیوں کے نشان نمایاں تھے۔۔۔

مگر چہرے کی سوجن ختم ہوجانے کی وجہ سے اب عشمال کے پرکشش نقوش پوری دلکشی کے ساتھ واضح ہوچکے تھے۔۔۔

اِس لڑکی کو اتنی بے دردی سے کس نے مارا تھا۔۔۔ ماہ بیر نے مُٹھیاں بھینچے نہایت ہی اشتعال کے عالم میں یہ بات سوچی تھی۔۔۔ اُسے لڑکیوں سے نفرت تو تھی۔۔۔ مگر اُسے یہ شے بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔

ماہ بیر نے فوراً سے اُس کی موہنی صورت سے اپنی نگاہیں ہٹائی تھیں۔۔۔

عشمال کے براؤن بال اُس کے چہرے کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اور اُس کے چہرے کو ایسے چھپا رکھا تھا جیسے گھنگھور گھٹاؤں نے چودھویں کے چاند کو۔۔۔

ماہ بیر نے وہاں سے ہٹنا چاہا تھا جب اُس کی زیرک سماعتوں سے عشمال کی نہایت باریک آواز ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"پانی۔۔۔۔"

اُسے پانی چاہیے تھا۔۔۔۔

ماہ بیر نے فوراً ہاجرہ کو آواز دی تھی۔۔۔ مگر ہاجرہ نجانے کس کونے میں جاکر گھسی تھی۔۔۔ اُس کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔۔

جس پر ناچار ماہ بیر کو ہی آگے بڑھنا پڑا تھا۔۔۔

"اُٹھ کر پانی پی لیں۔۔۔"

گلاس میں پانی اُنڈیلتے اُس نے عشمال کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

مگر عشمال سے ٹھیک سے آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔۔۔ وہ اُٹھ کر کیسے بیٹھتی۔۔۔

"مجھ سے نہیں اُٹھا جارہا۔۔۔"

عشمال کی آنکھوں سے بے بسی کے مارے آنسو نکلے تھے۔۔۔۔۔

عورت کے آنسوؤں کو دنیا کا سب سے بڑا فریب سمجھنے والا اِس وقت سامنے لیٹی لڑکی کی بے بسی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ اُسے پانی کی شدید طلب ہورہی تھی۔۔۔

ماہ بیر آگے بڑھا تھا اور اُس کے بخار میں تپتے نازک وجود کو کمبل سمیت کندھوں سے تھامتے اُسے تکیے کے سہارے سیدھا بیٹھایا تھا۔۔۔

عشمال پوری طرح اُس کی سہارے پر تھی۔۔۔ اُس کا جسم اِس بُری طرح سے ٹوٹ رہا تھا کہ زرا سے ہلنے پر بھی ہونٹوں سے کراہ نکلتی تھی۔۔۔

ماہ بیر کا بازو عشمال کے کندھے کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔ جبکہ وہ پوری طرح اُس کے سہارے پر بیٹھی تھی۔۔۔ ماہ بیر نے اُس کے ہونٹوں سے گلاس لگایا تھا۔۔۔

عشمال نے بمشکل چند گھونٹ پانی اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔ اُس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔۔۔ وہ اتنی کمزور اور بیمار کبھی نہیں رہی تھی۔۔۔ وہ خود سمجھ نہیں پارہی تھی اُسے اچانک ہوا کیا تھا۔۔۔۔

عشمال کے چہرا پیچھے کرنے پر ماہ بیر نے گلاس واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

"ماہ بیر۔۔۔۔"

اُسی لمحے باہر سے کسی نے ماہبیر کو پکارا تھا۔۔۔ اور چند ساتھ ہی قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔

ماہ بیر اِس وقت اِن سب لوگوں کے نازل ہوجانے پر شدید کوفت کا شکار ہوا تھا۔۔۔

چند سیکنڈ بعد ہی ماہبیر کی سوچ کے عین مطابق اُس کی بڑی بہن شاہانہ ، کزن اور چچی وہاں داخل ہوئی تھیں۔۔۔ مگر اندر کا منظر دیکھ کر وہ اپنی جگہ جم سی گئی تھیں۔۔۔

ماہبیر کی بانہوں میں قید لڑکی کو دیکھ وہ لوگ ایسے ہونق بنی کھڑی تھیں جیسے دوسری دنیا کی مخلوق دیکھ لی ہو۔۔۔

ماہبیر نے نامحسوس طریقے سے عشمال کا چہرا اپنے سینے سے لگا لیا تھا تاکہ وہ عشمال کا فیس نہ دیکھ پائیں۔۔۔

"میرے خیال میں بنا اجازت کسی کے کمرے میں جانا اخلاقیات کے سخت خلاف ہے۔۔۔۔"

ماہبیر سرد نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھتے عشمال کو اب بھی ایسے ہی ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ عشمال کا چہرا دیکھیں۔۔۔

"سس سوری۔۔۔"

وہ تینوں شرمندہ سی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔ بہت کوشش کے باوجود اُن میں سے کوئی بھی عشمال کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

اُن کے نکلتے ہی ماہبیر نہایت ہی احتیاط سے اُس کو واپس بیڈ پر لٹاتا اُس کے قریب سے اُٹھ آیا تھا۔۔۔ ماہبیر کو اپنا داہناں پہلو سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

عشمال کے چہرے کی جانب سے نگاہیں چراتے وہ باہر نکلا تھا جب اُسے سامنے سے ہاجرہ آتی دکھائی دی تھی۔۔۔

"کہاں تھی تم۔۔۔؟؟"

ماہبیر شدید غصے کے عالم میں تھا اِس وقت۔۔۔ وہ جانتا تھا اِب تک یہ بات پورے خاندان میں پھیل چکی ہوگی۔۔۔۔ ماہبیر کو کسی کے بھی کچھ بھی سوچنے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ سوائے اپنے نانا جان کے۔۔۔

جن کے سوال کو وہ بالکل بھی ٹال نہیں سکتا تھا۔۔۔

"معاف کیجیے گا سر وہ۔۔۔۔"

ماہبیر کو شدید غصے میں دیکھ ہاجرہ کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں۔۔۔

"جاؤ اندر۔۔۔۔"

ماہبیر اُسے عشمال کے پاس جانے کا کہتا خود باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں سب متجسس سے اُس کے منتظر تھے۔۔۔ آج تو اُس کے تایا بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔۔۔ اور اُس کے بہنوئی بھی۔۔۔ جنہوں نے اُس پر سب سے زیادہ الزام لگائے تھے۔۔۔۔۔

"کیوں آئیں ہیں آپ سب لوگ یہاں۔۔۔؟؟ جب میں ایک بار کہہ چکا ہوں کہ مجھے آپ لوگوں سے کوئی بات نہیں کرنے تو پھر آپ بار بار یہاں کیوں پہنچ جاتے ہیں۔۔۔۔؟"

ماہبیر پہلے ہی اچھے خاصے غصے میں تھا۔۔ اُن سب کو وہاں دیکھ مزید مشتعل ہوچکا تھا۔۔۔

"ماہبیر تم نے شادی کرلی۔۔۔ ہمیں بلانا تو دور ایک بار بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔؟"

ماہبیر کی ماں بھیگی آنکھوں کے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھی تھیں۔۔۔

"ہاں کرلی ہے شادی میں نے۔۔۔ اور کیوں بلاتا میں آپ کو۔۔ میرا رشتہ پانچ سال پہلے ہی ختم ہوچکا تھا آپ سب سے۔۔۔ اِس لیے آپ کے لیے بھی بہتر ہوگا کہ اپنے کہے پر عمل کرتے مجھے ہمیشہ کے لیے بھول جائیں۔۔۔ میں آپ سب کے لیے مر چکا ہوں۔۔۔ اور آپ سب میرے لیے۔۔"

ماہبیر سرد و بے لچک لہجے میں بولتا وہاں بیٹھے ہر شخص کو تڑپا گیا تھا۔۔۔۔

جو اُس سے معافی مانگ کر اُسے منا لینا چاہتے تھے۔۔۔ وہ نجانے کتنی بار آچکے تھے۔۔۔ مگر ماہبیر اُن کی سننے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

"میری بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ ڈسٹرب ہوسکتی ہے۔۔۔ آپ سب جاسکتے ہیں اب۔۔۔۔"

ماہبیر اُن کی جانب سے نگاہیں پھیر چکا تھا۔۔۔ وہ اِس وقت اتنے شدید غصے میں تھا کہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ کیا بول رہا ہے۔۔۔

اور اُس کے الفاظ کیا نتائج لانے والے تھے۔۔۔

وہ سب مایوسی بھری نگاہوں سے ماہبیر کی چوڑی پشت کو گھورتے وہاں سے نکل آئے تھے۔۔۔

وہاں آتی ہاجرہ ماہبیر کا آخری جملہ سن چکی تھی۔۔ اور اب اُس کے چہرے پر سے مسکراہٹ ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ماہبیر نہیں جانتا تھا کہ اپنے خاندان والوں کے سامنے غصے میں کیا گیا اُس کا شادی کا اقرار سوشل میڈیا کی زینت بن جائے گا۔۔۔

ایک ہی گھنٹے کے اندر یہ خبر ہر طرف پھیل چکی تھی کہ ماہبیر کیانی نے راتوں رات شادی کرلی ہے۔۔۔

ماہبیر کو اُس کے منیجر اور باقی سب کولیگز کی کالز آنا شروع ہوچکی تھیں۔۔۔

جس سے تنگ آکر وہ فون ہی بند کرگیا تھا۔۔۔

"مجھے اِس لڑکی کو یہاں لانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔ ڈیم اٹ۔۔۔۔"

ماہبیر کا غصہ اِس وقت بھی ہمیشہ کی طرح اپنے کمرے کے بے جان ڈیکوریشن پیسز پر نکل رہا تھا۔۔۔

وہ فیصلہ ہی نہیں کر پارہا تھا کہ اُسے اب آگے کیا کرنا ہے۔۔۔ یہ سب تو اُس کے پلانز میں تھا ہی نہیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پورا دن گزر چکا تھا۔۔۔ ارحا نے نسرین بیگم کو دن بارہ بجے یونی سے واپس آنے کو بتایا تھا۔۔ اب شام ڈھلنے والی تھی مگر ارحا کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔۔۔

گھر میں اور تو کسی کو ارحا کی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔ ایک نسرین بیگم ہی تھیں۔۔۔ جو اُسے کئی بار کال ملا چکی تھیں۔۔۔ اُس کا فون بند مل رہا تھا۔۔۔

جس کے بعد سے تو نسرین بیگم کی تشویش مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

آج سب لوگ گھر پر ہی تھے جس کی وجہ سے صبح سے گھر میں رونق میلا لگا ہوا تھا۔۔۔۔

کسی کو ارحا کا خیال تک نہیں تھا۔۔۔

"کیا ہوا چچی جان آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟"

نسرین بیگم زرد چہرے کے ساتھ ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔

جب اُنہیں دیکھ سب سے پہلے حاکان ہی اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔

لیکن نسرین بیگم کچھ بھی بولے بغیر حاکان کے کندھے پر سر ٹکاتے بُری طرح رو دی تھیں۔۔۔

پچھلے تین سال سے اپنی ارحا کی تکلیف اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔۔۔ آج صبح ارحا کے نکلنے سے پہلے جو کچھ بھی جان بوجھ کر گیا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھیں کہ یہ اُن کی ارحا کے نازک اور حساس دل پر کتنا بھاری پڑا ہو گا۔۔۔۔

پتا نہیں اُن کی بچی وہ تکلیف برداشت کر بھی پائی ہو گی یا نہیں۔۔۔۔

"نسرین کیا ہوا سب خیریت ہے نا۔۔۔۔؟؟"

لاریب بیگم بھی اُٹھ کر اُن کے پاس آئی تھیں۔۔۔

"ارحا کا صبح سے کچھ اتا پتا نہیں ہے۔۔۔۔ اُس نے بارہ بجے گھر واپس آنا تھا اب شام کے چھ بج چکے ہیں۔۔۔ اُس کا ابھی تک کچھ پتا نہیں چل پا رہا۔۔۔ اُس کی ساری دوستوں سے پتا کر چکی ہوں۔۔۔ اُن کا یہی کہنا ہے کہ ارحا تو

آج یونی آئی ہی نہیں ہے۔۔۔ موبائل بھی آف ہے اُس کا۔۔۔ پتا نہیں میری بچی کہاں ہے۔۔۔۔؟ کس حال میں ہے۔۔۔؟؟"

نسرین بیگم روتے ہوئے بولتیں وہاں کھڑے حاکان شاہ کی سانسیں چھین گئی تھیں۔۔۔۔

"ہو گی اپنے اُس شہریار کے ساتھ۔۔۔ آپ بلا وجہ پریشان ہورہی ہیں بھابھی۔۔۔ اور ہمیں بھی کررہی ہیں۔۔۔"

عالیہ بیگم نخوت سے بولی تھیں۔۔۔

"میں نے پتا کیا ہے شہریار سے۔۔۔ اُسے بھی ارحا کے بارے میں کچھ نہیں پتا۔۔۔ وہ صبح آیا تھا ارحا کو لینے۔۔۔ مگر چوکیدار کے مطابق ارحا پہلے ہی وہاں سے پیدل نکل چکی تھی۔۔۔۔"

نسرین بیگم کی بات پر اب کے ڈرائینگ روم میں خاموشی سے چھا گئی تھی۔۔۔

"فکر مت کریں چچی جان۔۔۔ اُسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

حاکان نے اِس وقت نسرین بیگم سے بھی زیادہ یہ تسلی اپنے دل کو دی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کے اِن الفاظ پر سب کی بے یقینی بھری نگاہیں حاکان پر اُٹھی تھیں۔۔۔ نسرین بیگم نے نم آنکھوں سے حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر ارحا کے لیے فکر صاف ظاہر تھی۔۔۔

جو وہاں موجود تمام افرد کو جلا بھنا گئی تھی۔۔۔

"بھائی آپ فکر مت کریں۔۔۔۔ ہم سب پولیس سٹیشنز اور ہاسپٹلز وغیرہ میں پتا کرتے ہیں۔۔۔ اگر ارحا کے ساتھ کوئی حادثہ۔۔۔۔۔"

جاسم اپنی ماں عالیہ بیگم کے اشارہ کرنے پر اپنی جگہ سے اُٹھتے بولا تھا۔۔۔ مگر حاکان کی سُرخ نگاہیں اُس کی زبان کو وہیں بریک لگا گئی تھیں۔۔۔

"میں ڈھونڈ لوں گا۔۔۔ تم سب یہیں رکو۔۔۔۔۔"

حاکان کو وہاں موجود تمام افراد کا ارحا کے لیے نفرت آمیز رویہ دیکھ بہت بُرا فیل ہوا تھا۔۔۔ ارحا اُس کی مجرم تھی۔۔۔ ارحا کو سزا دینے کا حق صرف اُس کا تھا۔۔ پھر یہ سب لوگ کس لیے اُس کے ساتھ اتنا ناروا سلوک رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

حاکان کو وہاں سے نکلتا دیکھ حریم غصے سے تن فن کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بھابھی جس کا ڈر تھا وہیں ہوا۔۔۔ یہ لڑکی تو ابھی تک ہمارے حاکان کے دل سے نہیں نکلی۔۔۔ کہیں ایسے ہی آہستہ آہستہ وہ واپس اُس کی زندگی میں بھی شامل نہ ہوجائے۔۔۔۔۔۔"

نسرین بیگم کے وہاں سے نکلتے ہی عالیہ بیگم خاموش نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

"پہلے تو دعا کرو وہ منحوس ملے ہی نہیں۔۔۔ ایسے ہی دفع ہوجائے ہماری زندگیوں سے۔۔۔ اگر پھر بھی کہیں مل گئی تو بہت جلد شہریار کے حوالے کردوں گی میں اُسے۔۔۔ جان چھوڑ دے میرے بیٹے کی یہ منحوس۔۔۔۔"

لاریب بیگم کے لہجے میں ارحا کے لیے بے انتہا نفرت تھی۔۔۔۔

"حاکان کے دل میں اُس کے لیے نفرت بھرنی ہوگی ہمیں جتنی ہوسکے اُتنی۔۔۔۔ جتنا حاکان اُس سے بدگمان رہے گا۔۔۔ ہمارے لیے اُتنا بہتر

ہو گا۔۔۔۔ کیونکہ اگر ایک بار کے لیے بھی حاکان کا دل اُس کی جانب سے نرم ہو گیا تو ہم پھِر کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔۔۔"

عالیہ بیگم کو حاکان کا ارحا کے لیے یہ فکر بھرا انداز نئ پریشانی لاحق کر گیا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اب بھائی اُس سے نفرت ہی کرتے ہیں۔۔۔ اور نہ ہی اُس کے دیئے دھوکے کو بھلا پائے ہیں۔۔۔ آپ لوگوں کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ہما نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا تھا۔۔۔

جبکہ لائبہ ایک جانب کھڑی خاموشی سے سب دیکھ سن رہی تھی۔۔۔ وہ پہلے دن سے اِن سب کی کسی بھی سازش کا حصہ نہیں رہی تھی۔۔۔

اُس کے لیے پہلے بھی اپنے بھائی کی خوشی عزیز تھی اور اب بھی۔۔۔ اگر حاکان کی خوشی واقعی ارحا کے ساتھ تھی۔۔۔ اور وہ اب بھی ارحا سے محبت کرتا تھا اگر۔۔۔ تو لائبہ کا ووٹ ارحا کو ہی جانے والا تھا۔۔۔

اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر وہ ارحا کو سر آنکھوں پر بیٹھانے کو تیار تھی۔۔۔ اور یہ بھی چاہتی تھی کہ جلد ہی اُس کی ماما بھی یہ بات سمجھ جائیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شام کو جاکر عشمال کے بخار کا زور ٹوٹا تھا اور وہ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔

"یہ مجھے کیا ہوگیا تھا۔۔۔۔ اتنا سخت بخار تو مجھے زندگی میں کبھی نہیں ہوا۔۔۔"

عشمال بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔ اب وہ کافی حد تک بہتر تھی۔۔۔

"کیا پتا یہ شدید بخار آپ کی زندگی میں نیا موڑ لانے کا باعث بنا ہو۔۔۔"

ہاجرہ پر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟؟"

عشمال نے مشکوک نگاہوں سے ہاجرہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جس سے ایک دن میں ہی اُس کی اچھی خاصی دوستی ہوچکی تھی۔۔۔ عشمال تھی ہی ایسی۔۔۔۔ جو اُس سے ملتا تھا اُس کا دوست بن جاتا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں بی بی جی۔۔۔ میں تو بس مذاق کررہی تھی آپ کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے۔۔۔۔"

ہاجرہ نے فوراً بات گھمائی تھی۔۔۔

"بلا وجہ تو تم کوئی بات نہیں کرتی۔۔۔ شرافت سے اِدھر آؤ اور بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟"

عشمال کی گھوری پر ہاجرہ کو اُس کے پاس آکر بیٹھتے ہی بنی تھی۔۔۔

ہاجرہ اُسے جیسے جیسے ساری بات بتاتی گئی تھی۔۔ عشمال کو اپنے چہرے کا رنگ اُڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اُس کی وجہ سے ماہبیر کیانی مشکل میں پھنس گیا تھا۔۔۔

عشمال کو شدید شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔ جس شخص نے اُس کے مشکل وقت میں اُس کی مدد کی تھی۔۔۔ وہی اِس نیکی کے بدلے مشکل میں پھنس چکا تھا۔۔۔

عشمال شاور لے کر ہاجرہ کے دیئے کپڑے بدلتی ہاجرہ کے ساتھ روم سے نکل آئی تھی۔۔۔ ہلکا ہلکا بخار اُسے ابھی بھی تھا مگر عشمال کو اِس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

ماہیبر اپنی سٹڈی میں تھا جب اُس کے کہنے پر ہاجرہ نے اُس کے وہاں آنے کی اجازت طلب کی تھی۔۔۔

ماہیبر کی جانب سے اجازت ملنے پر عشمال اندر داخل ہوئی تھی .جہاں سامنے ہی وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا تھا۔۔۔

عشمال نے نگاہیں اُٹھا کر بہت غور سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔ سیاہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس سر پیچھے ٹکائے آنکھیں موندے رف سے حلیے میں بھی وہ بہت ہی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔

"آئم سوری میری وجہ سے آپ کو اتنی پرابلم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔ میری طبیعت اچانک اتنی بگڑ گئی کہ مجھے کچھ ہوش ہی نہیں رہا۔۔۔ آئم رئیلی سوری۔۔۔ میری وجہ سے آپ کو اپنی فیملی سے بھی جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔۔"

عشمال حقیقت میں شرمندہ تھی اِس شخص کے آگے۔۔۔۔ جس نے اُسے پناہ دی تھی۔۔۔ اور اب اُسی وجہ سے پرابلم میں بھی آچکا تھا۔۔۔۔

"اٹس اوکے آپ کی کسی بھی بات میں کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔ اور میں نے اپنے گھر والوں سے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔۔۔ جو کہا بالکل سچ کہا۔۔۔۔"

ماہبیر کا انداز بالکل نارمل تھا۔۔۔۔ وہ آنکھیں کھولے اب اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جو ہاجرہ کے دیئے عام سے جوڑے میں بھی کافی پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔۔ اُس نے اِس وقت گرین کلر کا سادہ سا پرنٹڈ ڈریس پہن رکھا تھا۔۔۔

گیلے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹے وہ سر پر دوپٹہ اوڑھے اُنہیں چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ اُس کی دودھیا رنگت، زہین آنکھیں اور ستواں ناک میں چمکتی لونگ۔۔۔۔

وہ بلاشبہ ایک حسین لڑکی تھی۔۔۔

"سچ۔۔۔ لیکن آپ نے تو اُن سب سے یہ بولا نا کہ میں آپ کی۔۔۔ مطلب اِس بات میں تو کوئی سچائی نہیں ہے نا۔۔۔۔"

عشمال نے اُلجھی نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"سچ ہے نہیں مگر سچ ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اگر ہم دونوں شادی کرلیں تو۔۔۔۔"

ماہبیر نے نہایت ہی سکون سے اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

عشمال کو کتنے ہی لمحے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"میں نے کل رات آپ کو اُس خطرناک جگہ سے نکال کر اور اپنے گھر میں پناہ دے کر آپ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔۔۔ اب آپ کا وہی احسان اُتارنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔"

ماہبیر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

عشمال تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

یہ شخص جسے پانے کی خواہش ہر لڑکی کررہی تھی۔۔۔ وہ اِس وقت اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ بھی صرف اپنے احسان کا بدلہ لینے کے لیے۔۔۔

"آپ جانتے بھی ہیں آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر ماہبیر کیانی۔۔۔۔ آپ جیسا مطلب پرست انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔۔"

عشمال کا دماغ شدید غصے کے عالم میں کھول اُٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُسے اب لگنے لگا تھا کہ یہ شخص اکیلے رہ رہ کر سائیکو ہوچکا ہے۔۔۔ وہ غصے سے پلٹی تھی جب ماہبیر کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ نے اُس کے پیروں کو وہیں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔

"تمہارا کزن عدیل ہر جگہ تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔۔
تمہارے والے اکبر الٰہی کا کہنا ہے کہ تمہارے سامنے آتے ہی وہ تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔۔ تمہاری دونوں بہنیں بھی اِس وقت بالکل بھی سیف نہیں ہیں۔۔۔

یہ سب معاملات ٹھیک ہوسکتے ہیں تمہارے صرف ایک اقرار سے۔۔۔۔

اگر تم میری بیوی بن گئی تو تمہاری جانب نگاہ اُٹھانے سے پہلے بھی وہ لوگ ہزار بار سوچیں گے۔۔ تمہاری دونوں بہنوں کی سیکیورٹی کی زمہ داری بھی میری۔۔۔۔"

ماہبیر کا ایک ایک الفاظ عشمال کو کمزور کر گیا تھا۔۔۔

"اور سب سے اہم بات کہ مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ ہم یہ شادی صرف دکھاوے کے لیے ہی کریں گے۔۔۔ کیونکہ اِس وقت ہم دونوں کو اِس کی ضرورت ہے۔۔۔۔ جیسے ہی ہم دونوں کے معاملات حل ہوجائیں گے ہم دونوں اِسی صلح صفائی کے ساتھ ایک دوسرے سے الگ ہوجائے گے۔۔۔۔"

ماہبیر بات مکمل کرتے اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

جو خاموشی سے کھڑی اِن سب باتوں پر غور کررہی تھی۔۔۔۔

"تمہارے پاس آج رات کا وقت ہے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلو۔۔۔۔"

ماہبیر اُسے وقت دیتا وہاں سے جانے لگا تھا۔۔۔۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔ میں تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔۔"

عشمال کو زیادہ وقت نہیں لگا تھا سوچنے میں۔۔۔ اُس کا فیصلہ سن کر ماہبیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔

"تم کافی سمجھدار لڑکی ہو۔۔۔۔ اور میرے ساتھ رہنے کے لیے ایک تم پرفیکٹ۔۔۔۔"

ماہبیر اُس پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

جب عشمال سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ اُس کی تعریف کرکے گیا تھا یا انسلٹ۔۔۔۔

مگر جو بھی تھا وہ یہ فیصلہ کرکے کافی حد تک مطمئین ہوچکی تھی۔۔۔

ورنہ کل سے تو وہ اِسی پریشانی کا شکار تھی کہ وہ اپنی اگلی پناہ گاہ کہاں ڈھونڈے گی۔۔۔ اور اپنی پڑھائی کیسے مکمل کرے گی۔۔۔

مگر اب ماہبیر سے نکاح کے بعد یہ ساری ٹینشنیں دور ہونے والی تھیں۔۔۔۔

"کیا یہ شادی کرنے کا فیصلہ میری آگے کی زندگی کے لیے ٹھیک رہے گا؟"

عشمال نے خود سے سوال کیا تھا۔۔۔ جس کا فلحال اُس کے دل کے پاس بھی کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی وہ پاگلوں کی طرح ہر پولیس سٹیشن ، ہاسپٹل اور سرد خانے تک گیا تھا۔۔۔

مگر کہیں سے بھی ارحا کا کچھ پتا نہیں چل پایا تھا۔۔۔

حاکان کا دل آہستہ آہستہ حرکت کرنا چھوڑ رہا تھا۔۔۔ اُس کا ایک بہت اچھا دوست فہیم جو چند ماہ پہلے ہی وہاں کا کمشنر تعینات ہوا تھا۔۔۔ وہ اُس کے ساتھ پوری طرح کاپریٹ کررہا تھا۔۔۔

حاکان نے ساری سڑکیں چھان ماری تھیں۔۔۔ مگر ارحا کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔ شام رات میں ڈھل چکی تھی۔۔۔ گھر سے اُسے کالز پر کالز آرہی تھیں۔۔۔ مگر حاکان کو اِس وقت کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ سوائے ارحا نوریز کے۔۔۔

جسے کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔

حاکان کو نجانے کتنے گھنٹے گزر گئے تھے ایسے ہی خوار ہوتے جب اُسے فہیم کی کال آئی تھی۔۔

"حاکان اُس ایریا میں آج دو لڑکیوں کے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے۔۔۔ ایک لڑکی کی ابھی کچھ دیر پہلے ڈیتھ ہوچکی ہے۔۔۔۔ جبکہ دوسری لڑکی کو معمولی سی چوٹیں آئی ہیں۔۔۔ مگر وہ نہ تو اپنا نام بتا رہی ہے نہ ہی ایڈریس۔۔۔ دونوں ایک ہی ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔ میں وہیں جا رہا ہوں تم بھی جلدی سے پہنچو۔۔۔"

فہیم کی بات نے حاکان شاہ کا دل چیر کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے گاڑی ڈرائیو کرتا ایک چھوٹے سے خستہ حال سے ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔ پورے شہر میں شاید یہی ہاسپٹل تھا جہاں وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

"حاکان وہ اُس لڑکی کی ڈیڈ باڈی تم۔۔۔۔"

فہیم حاکان کو اندر بڑھتا دیکھ اُس کا بازو تھام کر روکتے پہلے ڈیڈ باڈی کی جانب جانے کو بولا تھا۔۔

"شٹ اپ فہیم۔۔۔۔ وہ میری ارحا نہیں ہو سکتی۔۔۔"

حاکان تو اُس جانب دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ فہیم اُس کی حالت کے پیشِ نظر خاموشی سے اُس کے ساتھ چل دیا تھا۔۔۔

حاکان روم کے دروازے کے سامنے چند پل کے لیے رُکا تھا۔۔۔ ارحا کو ہمیشہ کے لیے کھونے کا احساس اُس کی جان نکالنے کے در پے تھا۔۔۔ اتنی اذیت میں تو وہ تب بھی نہیں تھا جب ارحا نے بھری محفل میں اُسے ٹھکرایا تھا۔۔۔

اُس کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اُس کے پیچھے کھڑے فہیم نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

حاکان نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ ہینڈل گھماتے دروازہ کھول دیا تھا۔۔ مگر سامنے کا منظر اُس کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار ثابت ہوا تھا۔۔۔

حاکان کے قدم اُس جگہ پر جم سے گئے تھے۔۔۔

ارحا کے ماتھے اور بازو پر پٹی بندھی تھی۔۔۔ وہ نرس سے کسی بات پر ضد کرتی بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹائے بیٹھی۔۔۔ بیڈ سے اُٹھنے کو تیار تھی۔۔۔ اُس کا گلابی چہرا بالکل زرد پڑ چکا تھا۔۔۔

دروازے کی آواز پر اُس نے بھی اُس جانب دیکھا تھا۔۔ جب نرس سے بات کرتے اُس کے الفاظ وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔۔

حاکان کو وہاں دیکھ ارحا کو اپنی بسارتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"حاکان۔۔۔۔"

ارحا کے لب پھڑپھڑائے تھے۔۔۔ اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ حاکان وہاں اُسے ڈھونڈتے ہوئے آیا ہے۔۔۔

"ارحا۔۔۔۔"

حاکان آگے بڑھا تھا اور ارحا کے قریب آتے۔۔۔ بنا اُس کی چوٹوں کا لحاظ کرتے اُسے کھینچ کر اپنے سینے میں قید کرلیا تھا۔۔۔

ارحا حیرت اور صدمے کے مارے اُس کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔ یہ شخص بھلا اتنا مہربان کب ہوا تھا۔۔۔

"پلیز لیو می۔۔۔۔"

ارحا کو بازو میں درد ہورہا تھا۔۔۔ اُس نے حاکان کے سینے پر دباؤ ڈالتے اُسے خود سے دور دھکیلا تھا۔۔۔

حاکان کا دل و دماغ تو جیسے سکون میں آچکا تھا۔۔۔ جبکہ ارحا ڈاکٹر، نرس اور کمشنر کے سامنے کی جانے والی حاکان کی اس حرکت پر جی بھر کر شرمندہ ہوچکی تھی۔۔۔

"تھینک گاڈ سر آپ آگئے۔۔۔ ہم تو صبح سے اِن سے پوچھ پوچھ کر تھک گئے مگر یہ کچھ بتا ہی نہیں رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔"

نرس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اب ارحا سے اچھی خاصی نالاں ہوچکی تھی۔۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔ میں نہیں جانتی اِن کو۔۔۔۔ کچھ نہیں لگتے یہ میرے۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب مجھے نہیں معلوم یہ کون ہیں۔۔۔۔ کون ہیں آپ مسٹر۔۔۔؟؟ اور یہ کیا بیہودہ حرکت ہے۔۔۔ ؟"

ارحا حاکان کو پہنچاننے سے بالکل انکاری ہوئی تھی۔۔۔ ڈاکٹر نے گھبرا کر فہیم کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔

حاکان نے اِس وقت اُسے گھورنے کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

"اِن کا پراپر ٹریٹمنٹ ہو چکا ہے۔۔۔؟"

حاکان ڈاکٹر کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"جی بس یہ انجکشن لگانا ہے۔۔۔ مگر یہ لگانے نہیں دے رہیں۔۔۔"

ڈاکٹر بھی اُس کی جانب اشارہ کرتے بے چارگی سے بولتا ارحا سے کافی نالاں دکھائی دیا تھا۔۔۔

"نرس آپ انجکشن تیار کریں۔۔۔"

حاکان اپنی مخصوص سنجیدگی کے ساتھ ارحا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"دیکھیں ڈاکٹر صاحب میں نے آپ کو پہلے بھی کہا ہے میں انہیں نہیں جانتی۔۔ پھر یہ بار بار میرے قریب کیوں آرہے ہیں۔۔۔۔؟"

ارحا حاکان کو نظر انداز کرتی ڈاکٹر پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔ حاکان کے تاثرات دیکھ فہیم مسکراتا ڈاکٹر کو لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"جو بھی کہنا ہے مجھ سے کہو۔۔۔ دوسروں کو کیوں لاتی ہو ہمارے بیچ۔۔۔ ہمت نہیں ہے میرے سامنے بات کرنے کی۔۔۔۔۔"

حاکان ارحا کے مقابل آن کھڑے ہوتے اُس کا بازو تھام کر نرس کو پکڑا گیا تھا۔۔۔ اِس لڑکی کے ایک ایک ڈر سے واقف تھا وہ۔۔۔بہت اچھے سے سمجھتا تھا کہ ارحا کی انجکشن سے کیسے جان جاتی تھی۔۔۔

"ہمارے بیچ کچھ نہیں ہے۔۔۔ آپ آرہے ہیں میرے اور شہریار کے بیچ۔۔۔ جو میں نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ بہت جلد ہم شادی کرنے والے ہیں۔۔۔"

ارحا نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے اپنی جانب سے انکشاف کیا تھا۔۔۔

"تم بار بار مجھے یہ بات کیوں بتا رہی ہو۔۔۔؟ تم کیا چاہتی ہو میں تمہاری شادی روک دوں۔۔۔۔؟"

حاکان نے اُس پر طنز کیا تھا۔۔۔ جس پر ارحا نے فوراً اُس کی جانب سے نظریں موڑ لی تھیں۔۔۔

اُسے پتا بھی نہیں چل پایا تھا کہ کب نرس اُسے انجکشن لگا کر وہاں سے نکل بھی گئی تھی۔۔۔

"میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے۔۔۔ آپ اپنی فیانسی پر فوکس کریں تو آپ دونوں کے لیے زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔"

ارحا اُس کے طنز و تیر بہت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ کا سہارا لے کر بمشکل کھڑی تھی۔۔۔ اُس سے چل پانا مشکل ہی تھا۔۔۔

وہ روڈ پر بہت بُری طرح گری تھی۔۔۔

"میری فیانسی میری سنگت میں بہت خوش ہے تمہیں اُس کی فکر کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

حاکان کی نگاہیں ارحا کے معصوم چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔ حاکان نے ابھی بھی اُسے معافی نہیں دی تھی۔۔۔ مگر پچھلے چند گھنٹوں میں وہ اُس کی گمشدگی کو لے کر جس اذیت کا شکار ہوا تھا۔۔۔ اُس نے وقتی طور پر حاکان کا رویہ ارحا کے لیے نرم کر دیا تھا۔۔۔

"اگر آپ میری مدد ہی کرنا چاہتے ہیں تو پلیز میرے فیانسی کو بلا دیں یہاں۔۔۔"

ارحا بھی خاموش نہیں رہ پائی تھی، اِس شخص کے سامنے کھڑے رہنا اِس وقت اُس کی زندگی کا سب سے مشکل کام تھا۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کی کہی بات کا کیا نتیجہ نکلے والا ہے۔۔۔۔

حاکان کو اُس کی کہی بات اچھا خاصہ تپا گئی تھی۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھتا ارحا کو اپنی بانہوں میں اُٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔

ارحا نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

ارحا نے اپنی مُٹھی سے حاکان کے کالر کو دبوچ لیا تھا۔۔۔

ایکدم اُس کا چہرا حاکان کے کافی قریب آگیا تھا۔

حاکان نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ بلکہ یوں ہی اُٹھائے ہاسپٹل سے نکلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

ارحا کا دل اپنے محبوب کی اِس قربت پر بے قابو ہورہا تھا۔۔۔

مگر یہ شخص اُس کے قریب تو تھا لیکن کبھی اُس کا نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔ اِس سوچ کے ساتھ ہی ارحا کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔

جسے حاکان سے چھپانے کے لیے اُس نے چہرا دوسری جانب موڑ دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال کے ہاں کرتے ہی راتوں رات ماہبیر اور عشمال کا نکاح ہوچکا تھا۔۔۔ جس میں ماہبیر کے قریبی دوستوں نے گواہان کے طور پر شرکت کی تھی۔

سب لوگ نکاح کے بعد ہی واپس چلے گئے تھے۔۔۔ جبکہ عشمال بھی اپنے روم میں آگئی تھی۔۔۔ نکاح کے بعد اُس کی ماہبیر سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ اِس وقت عجیب سے بوجھل پن کا شکار تھی۔۔۔

اُس نے اپنی ایسی زندگی کبھی نہیں چاہی تھی۔۔۔ جس میں اُس کے بابا اور اُس کی پیاری بہنیں اُس سے دور ہوتیں۔۔۔۔

لیکن اپنی فیملی کو واپس سے ایک کرنے کے لیے اُسے یہ ساری قربانیاں دینی پڑ رہی تھیں۔۔۔

عشمال بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تکیے کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔

جب اُسی لمحے دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

عشمال جلدی سے بیڈ سے اُٹھتی اپنا دوپٹہ اچھے سے خود پر لپیٹ گئی تھی۔۔۔

اُس کی جانب سے اجازت ملتے ہی ماہبیر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

گرے کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں وہ ہمیشہ کی طرح بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ عشمال نے فوراً سے اُس کی جانب سے نگاہیں موڑ لی تھیں۔۔۔ اُس کی سحر انگیز پرسنیلٹی دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ کر دیتی تھی۔

اِسی لیے تو اُس کے لاکھوں مداح تھے۔۔۔

مگر عشمال اُن مداحوں شامل ہی نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

"مس عشمال چاہے کانٹریکٹ کے طور پر ہی سہی مگر ہم اب آپ میری وائف ہیں۔۔۔ ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔ جس کے بعد آپ کی ساری زمہ داریاں مجھ پر لاگو ہوتی ہیں۔۔۔

آپ کو احر کسی بھی قسم کی ٹینشن یا پریشانی ہو تو آپ مجھ سے مدد لے سکتی ہیں۔۔۔

کل سے آپ اپنی یونی بھی جاسکتی ہیں۔۔۔ میرے گارڈز آپ کی پوری طرح سے حفاظت کریں گے۔۔۔ آپ کو وہاں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ میں نے آپ کی سسٹر فاریہ کا بھی پتا لگوا لیا ہے۔۔۔ آگر آپ چاہیں تو اُن سے ملنے

بھی جاسکتی ہیں۔۔۔ باقی اگر یہاں آپ کو کسی قسم کی بھی کوئی پریشانی ہو تو آپ مجھ سے بات کر سکتی ہیں۔۔۔"

ماہبیر نے اپنی بات ختم کرتے نگاہیں اُٹھا کر عشمال کو دیکھا تھا۔۔۔

جو اُس کی اتنی مہربانیوں پر اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ دونوں کی نگاہیں ملتے ہی عشمال نے فوراً سے نگاہیں چرا لی تھیں۔۔۔۔

اُس کی یہ حرکت بہت ہی غیر ارادی تھی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

عشمال صرف اتنا ہی بولی تھی۔۔۔

"اب تک مردوں کا بہت بے رحم روپ دیکھا تھا۔۔۔ آپ کا یہ انداز دیکھ یقین نہیں آرہا کہ مرد اتنے مہربان بھی ہوتے ہیں۔۔"

عشمال کی سیاہ جھیل سی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔

"میں اتنا اچھا اور مہربان بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔ مجھے جاننے سے پہلے میرے بارے میں اتنے اچھے خیالات اخذ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ماہبیر اُس کی بات پر پھیکا سا مسکراتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے انداز پر عشمال اُس کی کشادہ پشت کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔۔؟"

عشمال اُس کے نکلتے ہی فوراً اُس کے پیچھے باہر آئی تھی۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔۔؟؟"

ماہبیر رک کر پلٹتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپ اِس گھر میں کسی لڑکی کو نہیں لے کر آتے۔۔۔ پھر مجھے کیوں لے کر آئے۔۔۔ جبکہ ہم تو کل پہلی دفعہ ہی ملے تھے۔۔۔۔"

عشمال نے وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جو کل سے ہاجرہ کی باتوں کے بعد سے اُس کے دماغ میں اٹکا ہوا تھا۔۔

"میں آپ کو ہر سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔۔۔"

ماہبیر اب کی بار اُسے ٹکا سا جواب دیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

عشمال اِس انسلٹ پر اُسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کھڑوس۔۔۔۔"

عشمال دور جاتے ماہبیر کو کوستی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ اِس نکاح کے بعد وہ دونوں ہی اپنی جگہ مطمئین تھے۔۔۔ دونوں کو یہی لگ رہا تھا کہ اب اُن کی کچھ حد تک ٹینشنز کم ہونے والی تھیں۔۔۔۔

مگر دونوں ہی آنے والے دنوں میں قسمت کے کھیلے جانے والے کھیل سے بے خبر تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان نے نسرین بیگم کو ارحا کے مل جانے کا بتا دیا تھا۔۔۔ جو سن کر جہاں نسرین بیگم کچھ سکون میں آئی تھیں۔۔۔ وہیں اب سب گھر والوں کے ہوش اڑ چکے تھے۔۔۔

حاکان اس وقت ارحا کے ساتھ تھا۔۔۔ یہ بات سوچتے وہ سب لوگ انگاروں پر لوٹ رہے تھے۔۔۔

سب سے زیادہ بُرا حال لاریب بیگم کا تھا۔۔۔ وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی ارحا کو اپنے بیٹے کے پاد نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔۔

وہ سب ڈرائینگ روم میں ہی جمع تھے جب حاکان کی گاڑی کا ہارن بجا تھا۔۔۔ سب لوگوں کی نگاہیں دروازے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد کو منظر اُن سب کو دیکھنے کو ملا تھا اُس نے نسرین بیگم کے علاوہ وہاں موجود تمام افراد کو آگ لگا کر رکھ دی تھی۔۔۔۔

حاکان ارحا کو اپنی بانہوں میں اُٹھائے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ اس ارحا کی مُٹھی میں جکڑا حاکان کا کالر دیکھ وہ سب اتنا تو سمجھ گئے تھے کہ ارحا اپنے حواسوں میں ہے۔۔۔

"کیا ہوا ارحا کو۔۔۔۔"

ارحا کو اِس طرح دیکھ نسرین بیگم بیگم دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔"

حاکان اتنا بتاتا اُسے ایسے ہی اُٹھائے اُس کے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ ارحا بنا دیکھے ہی سب کی نگاہیں خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جو کافی کھبتی ہوئی تھیں۔۔۔

حاکان اُسے لیے اُس کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔ اور آگے بڑھ کر اُسے بیڈ پر لیٹا دیا تھا۔۔ اور آگے ہوکر دوسرا تکیہ اُٹھاتے ارحا کے سر کے نیچے رکھنا چاہا تھا۔۔۔

جب ارحا نے جلدی سے اُس تکیے نے نیچے پڑی اپنی ڈائری اور اُس میں چھپی تصویر کو مزید چھپا لیا تھا۔۔۔

حاکان نے اُس کی اِس حرکت پر اُسے غور سے دیکھا تھا۔۔ جس کا چہرا چند سیکنڈز میں ہی لال ہوچکا تھا۔۔۔

"ایسا کیا ہے اِس ڈائری میں۔۔۔۔ جو اپنی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر تم نے پہلے اِسے چھپایا۔۔۔۔"

حاکان پوچھ رہا تھا۔۔ جبکہ اُس کے سوال پر ارحا گھبرا گئی تھی۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔ آپ پلیز باہر جائیں۔۔۔ آپ کی فیملی کو یہ سب اچھا نہیں لگ رہا ہو گا۔۔۔"

ارحا نے اُسے وہاں سے جانے کو کہا تھا۔۔۔ جو بات حاکان کو مزید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

وہ تکیے پر ہاتھ ٹکاتے اُس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

اتنا قریب کہ ارحا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے کس کے پاس اور ساتھ رہنا ہے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ اور تم یہ جو سب کر رہی ہو اِس کی آنے والے دنوں میں تمہیں کتنی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ تم کبھی میرے نام اور میرے احساس سے جدا ہو پاؤ گی۔۔۔ یہ سوچ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی بھول

ہے۔۔۔ میری بہت بڑی گناہگار ہو تم۔۔۔ جس کی وجہ سے پچھلے تین سال اذیت میں گزارے ہیں میں نے۔۔۔۔

پہلے تمہیں اپنی زندگی میں محبت کے تحت شامل کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اب نفرت کے تحت کروں گا۔۔۔ اتنی شدید نفرت کے تم سہہ نہیں پاؤ گی۔۔۔ میرے آگے گڑگڑاؤ گی تب بھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔ اور آج جو کچھ بھی ہوا ہے اُس کے بعد کسی قسم کی خوش فہمی کا شکار مت ہونا۔۔۔ تمہیں میں نے صرف اِس لیے بچایا کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے یہ دنیا چھوڑتے نہیں دیکھنا چاہتا جب تک اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتے نہ دیکھ لوں۔۔۔"

اُس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلساتا وہ اُس کے اُوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ارحا تو اُس کی شدید نفرت دیکھ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ دے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"میری بچی تم ٹھیک ہو۔۔۔"

نسرین بیگم جلدی سے روم میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔ جب اُن کے قریب آتے ہی ارحا اُن کے سینے سے لگی بلک بلک کر رو دی تھی۔۔۔

"ارحو۔۔۔ کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔؟؟؟"

نسرین بیگم اُسے اپنے سینے سے لگاتیں پریشانی سے چور لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ نفرت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔ مامی جان میں اب تک زندہ ہی کیوں ہوں۔۔۔ جب اِس دنیا میں کوئی مجھے چاہتا ہی نہیں ہے پھر مر کیوں نہیں جاتی میں۔۔۔۔ سب کی خوشیوں کی قاتل بنی بیٹھی

ہوں میں۔۔۔ مجھے شدید نفرت محسوس ہورہی ہے خود سے اِس وقت۔۔۔۔۔ ٹھیک کہتی ہیں لاریب مامی۔۔۔ میں ہوں ہی نفرت اور ٹھکرائے جانے کے قابل۔۔۔۔"

ارحا حاکان کے سنگین الفاظ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اِس لمحے اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

گھر والوں میں سے کوئی بھی اُس کے روم میں اُس کی خیریت پوچھنے نہیں آیا تھا۔۔۔

شاید واپس سے اُسے اپنے سامنے زندہ دیکھنے کی خوشی کسی کو بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

نسرین بیگم جو حاکان کی ارحا کے لیے اتنی فکر دیکھ کافی حد تک خوش تھیں۔۔۔ اب ارحا کی یہ بکھرتی حالت اُن کا دل بھی زخمی کر گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال دھڑکتے دل کے ساتھ کچھ حد تک خوفزدہ سی یونیورسٹی کے لیے تیار تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی عدیل نے اُس کے لیے یونی میں اپنے لوفر دوست بیٹھا رکھے ہونگے۔۔۔ جو اُس کے وہاں پہنچتے ہی عدیل کو انفارم کر دیں گے۔۔۔۔

عشمال عدیل سے نہیں ڈرتی تھی۔۔۔ اُسے خوف تھا تو اپنے بابا سے سامنا کرنے کا۔۔۔

عشمال کے ڈائننگ روم میں آتے ہی ماہیر بھی تیار ہوکر اپنے روم سے نکل آیا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ دونوں ناشتے کی جانب بڑھتے باہر گیٹ پر گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

ماہبیر سمجھ گیا تھا کہ وہی ہوچکا ہے جو وہ سوچ رہا تھا۔۔۔ اُس کے نانا جان کو فوری طور پر وہاں بھیج دیا گیا تھا۔۔۔ تاکہ اُس کے خاندان والوں کو اُس کی شادی کے حوالے سے پوری رپوٹنگ مل سکے۔۔۔۔

"میرے نانا جان آرہے ہیں۔۔۔ اُن کے سامنے دکھاوے کے طور پر ہمیں بہت ہی لونگ کپل ظاہر کرنا ہوگا خود کو۔۔۔"

ماہبیر نے پیشانی ملتے اُسے کہا تھا۔۔۔ شاید وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ اِس وقت اُس کے نانا وہاں آئیں۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد نانا جان اور ماہبیر کی سب سے چھوٹی خالہ غزالہ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

غزالہ بیگم کو دیکھ ماہبیر اچھا خاصہ جھنجھلایا تھا۔۔۔ اُس کے سب گھر والے بہت اچھے سے جانتے تھے کہ وہ اِن دو لوگوں کے آگے ہی نرم پڑتا تھا۔۔۔ اِس لیے اُنہوں نے بہت ہی چالاکی کے ساتھ اُنہیں بھیجا تھا۔۔۔

"تو کیا یہ پیاری سی لڑکی ہماری بہو ہے۔۔۔۔۔؟"

ماہبیر سے ملنے کے بعد اب وہ دونوں عشمال کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

ماہبیر نے رات کو ہی اُس کے لیے ڈیزائنر ڈریسز منگوائے تھے۔۔۔ اِس وقت اُنہیں میں سے ایک سٹائلش سے ڈریس میں ملبوس سر پر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھے، گرم شال کو کندھوں ہر ڈالے وہ سادگی میں بھی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اُسے اِن لوگوں کے آنے کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ اِس لیے اُس نے لپسٹک تک نہیں لگائی تھی۔۔۔

ماہبیر کے ساتھ کھڑی اِس سادہ مگر بہت ہی باوقار اور پرکشش لڑکی کو دیکھ اُن کو یقین ہی نہیں آیا تھا کہ یہ لڑکی ماہبیر کی بیوی ہے۔۔۔

اتنی سمپل اور سویٹ سی۔۔۔

"ہمیں لگا تھا تم ہمیں اپنی شادی پر بلاؤ گے۔۔۔"

غزالہ بیگم نے شکوہ کناں نگاہوں سے ماہبیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"خیال نہیں رہا مجھے۔۔۔۔"

ماہبیر انتہائی روڈلی جواب دیتا وہاں سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔ جبکہ عشمال کو ماہبیر کا یہ انداز بہت بُرا لگا تھا۔۔۔

یہ لوگ اتنی محبت سے آئے تھے۔۔۔ ماہبیر نے ٹھیک سے بلانا بھی پسند نہیں کیا تھا۔ عشمال اُن کے سامنے شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔

ہاجرہ نے تو اُسے یہی بتایا تھا کہ وہ اپنے نانا کے ساتھ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔ پھر یہ کیا تھا۔۔۔۔

"آئم سوری وہ شاید جلدی میں۔۔۔۔"

عشمال نے جلدی سے صفائی دینی چاہی تھی۔۔۔

"نہیں وہ ناراض ہے ہم سے۔۔۔ اور ناراض ہونا بنتا بھی ہے بیٹا۔۔۔ غلط ہم ہیں۔۔۔ آپ فکر مت کریں۔۔۔ ہمیں بالکل بھی بُرا نہیں لگا ماہبیر کا ایسے جانا۔۔۔ وہ ہم سے جتنا ناراض تھا ہمیں تو لگا تھا وہ ہم سے ملے گا بھی نہیں۔۔۔"

نانا جان عشمال کو اپنے سامنے شرمندہ ہوتے دیکھ جلدی سے بولے تھے۔۔۔ جس پر غزالہ بیگم بھی اُسے محبت بھری مسکراتی نگاہوں سے دیکھتیں اُس کا ہاتھ تھامے صوفے پر آن بیٹھی تھیں۔۔۔

اُن دونوں کا رویہ بتا رہا تھا کہ اُنہیں عشمال بہت پسند آئی تھی۔۔۔ عشمال کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ماہیر کے گھر والے اُسے اتنی محبت سے اپنالیں گے۔۔۔

"ہمیں جیسے ہی پتا چلا کہ ماہیر نے شادی کرلی ہے۔۔۔ ہم اپنا سارا کام چھوڑ چھاڑ پہلی فلائیٹ سے یہاں پہنچ گئے۔۔۔۔ دل بہت خوفزدہ تھا کہ نجانے کیسی لڑکی ہوگی۔۔ ہمارے بیٹے کو ہم سے مزید دور نہ کردے۔۔۔ مگر آپ کو دیکھ کر ساری فکر اور پریشانی دور ہوگئی ہے۔۔۔"

غزالہ بیگم کے نرم لہجے پر عشمال ایک بار پھر سے شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ اگر اِن لوگوں کو اُن کے رشتے کی حقیقت پتا چل جاتی تو۔۔۔۔

"آپ کو ماہیر نے اپنی فیملی کے بارے میں تو سب کچھ بتایا ہی ہوگا۔۔۔۔"

غزالہ بیگم کے سوال پر عشمال نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"وہ سب لوگ بہت غلط تھے۔۔۔ ااور ماہبیر کے ساتھ بہت بُرا کیا۔۔ ماہبیر کی یہ ناراضگی حق بجانب ہے۔۔۔ مگر اُس کے ماں باپ نے اُس وقت اپنے بیٹے کا ساتھ صرف مجبوری کے تحت چھوڑا تھا۔۔۔ وہ شاہانہ کا گھر ٹوٹتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ لیکن وہ لوگ اپنی اِس غلطی کی پچھلے پانچ سال سے سزا بھگت رہے ہیں۔۔۔۔ ایک ماں اتنے سالوں سے اپنے لاڈلے کو سینے سے نہیں لگا پائی۔۔۔ ایک باپ اپنے جوان بیٹے کے ہوتے ہوئے بھی تن تنہا ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں اِس شادی کا سن کر اُن سب کے دل میں ایک اُمید جاگ گئی ہے۔۔۔ کہ اب ماہبیر کیا پتا اُن کے پاس واپس لوٹ آئے۔۔۔۔۔ "

غزالہ بیگم بھیگے چہرے کے ساتھ بولتیں عشمال کو بھی دکھی کر گئی تھیں۔۔۔ عشمال کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ماہبیر کی شادی کے ساتھ اتنے سارے لوگوں کی اُمیدیں جڑی ہیں۔۔۔

اُسے اب شدت سے احساس ہورہا تھا کہ نکاح جیسے پاکیزہ رشتے کو ایک معاہدے کے طور پر استعمال کرکے وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ عنقریب اتنے سارے لوگوں کی اُمیدوں کے ساتھ ساتھ اُن کا دل بھی توڑنے والی تھی۔۔۔

"عشمال بیٹا ایک وعدہ کریں گی مجھ سے۔۔۔۔؟؟"

شفقت صاحب نے اُس کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔۔۔

"جج جی۔۔۔۔"

عشمال اُن کی بارعب شخصیت کے آگے بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

"ماہبیر کا دل اپنے گھر والوں کے لیے اگر کوئی نرم کرسکتا ہے تو وہ آپ ہیں۔۔۔ کیا آپ وعدہ کریں گی مجھ سے۔۔۔ کہ آپ ماہبیر کو اُس کے گھر

واپس لے کر آئیں گی۔۔۔ اُسے اُس کے اپنوں سے ملوائیں گی۔۔۔ اِس وقت تکلیف میں صرف گھر والے ہی نہیں بلکہ ماہبیر بھی ہے۔۔۔

بلکہ سب سے زیادہ اذیت میں تو وہی ہے۔۔۔ آپ اپنے شوہر کو اِن تکلیفوں سے نکال کر خوشیوں کی دنیا میں واپس لانے کی کوشش کریں گی۔۔۔۔؟"

شفقت صاحب بہت ہی اُمید بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتے بولے تھے۔۔۔۔

اُن کی بوڑھی آنکھوں میں ہلکورے لیتا اپنے پوتے کا دکھ عشمال سے دیکھا نہیں گیا تھا۔۔۔

اور اپنی نرم خو طبیعت کے پیش نظر اُس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔ آپ لوگ پلیز پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔۔"

عشمال نے اُن سے بھی زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔۔

"جیتی رہو بیٹا۔۔۔ آپ جانتی نہیں ہیں آپ کی وجہ سے دل و دماغ پر پڑا کتنا بھاری بوجھ سرک چکا ہے۔۔۔"

شفقت صاحب اُس کا جواب سنتے کچھ حد تک ریلیکس ہوئے تھے۔۔۔ اور اُسے دعائیں دیتے وہاں سے اُٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

"میں نہیں جانتی ماہبیر کے ساتھ آپ کی ملاقات کب اور کہاں ہوئی۔۔۔ اِس بات کا علم بھی نہیں ہے کہ اُس کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا ہے۔۔۔ مگر میں آپ کو یہ ضرور بتانا چاہوں گی کہ ماہبیر کا رشتوں کے معاملے میں بہت بُرا تجربہ رہا ہے۔۔۔ اُسے کبھی کہیں سے بھی اعتبار اور بھروسہ نہیں ملا۔۔۔ تو شاید وہ آپ کی محبت پر بھی اتنی آسانی سے بھروسہ نہ کر پائے۔۔۔ بیٹا اگر اُس نے آپ پر اتنا اعتبار کرکے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہے تو کبھی

اُسے دھوکا مت دینا۔۔۔ اُسے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔ کیونکہ اب کی بار کا ملا دھوکا وہ برداشت نہیں کر پائے گا۔۔۔۔"

غزالہ بیگم محبت سے اُسے سمجھاتیں عشمال پر ایک اور زمہ داری ڈال گئ تھیں۔۔۔

عشمال اُن کے سامنے اثبات میں سر ہلانے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اُس کا دماغ بُری طرح سے اُلجھ چکا تھا۔۔۔ ابھی تو وہ صرف دو لوگوں سے ملی تھی تو یہ حال تھا۔۔۔ باقی لوگوں کی جانب سے نجانے مزید اُسے کیا کیا اُمیدیں ملنے والی تھیں۔۔۔

عشمال اُوپر سے جتنی سٹارنگ تھی اندر سے اُتنی ہی نرم طبیعت کی مالک تھی۔۔۔ اپنے سامنے کسی کو بھی دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

وہ اِن لوگوں سے وعدہ تو کر گئی تھی۔۔ مگر یہ نہیں بتا پائی تھی کہ اُس کی تو اپنی ماہبیر کیانی کی نگاہوں میں کوئی اہمیت اور وقعت نہیں ہے۔۔۔۔ وہ ماہبیر کے دل میں اُن کی جگہ کہاں سے بنائے گی۔۔۔ جو خود اُس دل میں دور دور تک نہیں تھی۔۔۔

دل میں اندر کہیں ایک پل کے لیے یہ چاہ اُبھری تھی کہ وہ ماہبیر کی زندگی کی ساری تکلیفیں دور کردے۔۔۔ اُسے جینا سکھا دے۔۔۔۔ اُسے اُس کے گھر والوں کے قریب لا کر اُس کی روٹھی ہوئی ساری خوشیاں واپس لوٹا دے۔۔۔

اُس کے تمام احسانوں کا بدلہ چکا کر اُس کی دنیا سے نکل آئے۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سب اُس کے لیے آگے چل کر کتنی بڑی مشکل کھڑی کرنے والا تھا۔۔ مگر اپنے سے پہلے اپنے سے منسلک لوگوں کا

سوچنے والی عشمال اکبر نے یہاں بھی اپنے سے پہلے ماہبیر اور اُس کے گھر والوں کی خوشی کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔

ماہبیر نے اُس کی عزت بچا کر اور اُسے اپنے پاس پناہ دے کر بہت بڑا احسان کیا تھا اُس پر۔۔۔ جس کا بدلہ وہ زندگی بھر نہیں چکا سکتی تھی۔۔۔

مگر وہ اُس شخص کی مدد کرنے کی خاطر یہ سب تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔

اُس نے دل ہی دل میں خود سے عہد کر لیا تھا۔۔۔ کہ ناہبیر کو اُس کے گھر والوں کے قریب ضرور لاکر رہے گی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا دوسرا پہر چل رہا تھا جب پیاس کے احساس سے ارحا کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ سائیڈ لیمپ آن کرتی وہ تکیے کے سہارے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

خالی پڑا جگ دیکھ ناچار اُسے اُٹھنا پڑا تھا۔۔۔ باڈی میں پین ابھی بھی تھا۔۔ وہ بہت مشکل سے چل پارہی تھی۔۔۔

مگر اِس طرح پیاسے نیند بھی نہیں آنی تھی۔۔۔

وہ ریلنگ کا سہارا لیتی سیڑھیاں اُترتے نیچے آئی تھی۔۔

اِس وقت وہ اپنے سیاہ رنگ کے نائٹ ڈریس میں ملبوس تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی سب سورہے ہونگے اِس لیے سکارف کندھوں پر اوڑھے ایسے ہی آگئی تھی۔۔۔ کچن میں جاکر پانی کی بوتل اٹھاتے وہ وہیں چھوٹے سے ٹیبل کے پاس رکھی کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

اُس کا سانس پھول چکا تھا۔۔۔ اور پورا جسم دوبارہ سے دکھنے لگا تھا۔۔

مگر ان سب تکلیفوں سے زیادہ تکلیف اُسے اُن باتوں کی تھی جو حاکان نے آج اُسے بولی تھیں۔۔۔

ارحا تھکے تھکے انداز میں وہیں ٹیبل پر سر رکھے لیٹ گئی تھی۔۔۔

حاکان جو اپنے آفس کا کوئی کام نبٹاتا سٹڈی سے اپنے روم میں جا رہا تھا۔۔۔ رات کہ اِس وقت کچن کی لائٹ آن دیکھ کر وہ کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جب اتنی ٹھنڈ میں بنا کسی گرم شے کہ وہ بیٹھی ارحا کو دیکھ حاکان اپنے قدموں کو اُس کے قریب جانے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"تمہیں سونے کے لیے یہی جگہ ملی ہے کیا۔۔۔ ؟"

حاکان کو اِس لڑکی کی لاپروائی پر بے پناہ غصہ آیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی آواز پر ارحا کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ یہ شخص کبھی بھی اُسے اکیلا کیوں

نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔ کبھی یاد بن کر تو کبھی حقیقت بن کر اُس کے سامنے آن کھڑا ہوتا تھا۔۔۔

ارحا نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ نہ ہی سر اُوپر اُٹھایا تھا۔۔۔

"میں تم سے بات کررہا ہوں۔۔۔"

حاکان کو اُس کے بے سدہ انداز پر فکر لاحق ہوئی تھی۔۔

وہ اُس کی جانب ہاتھ بڑھاتا اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اُسے اپنی جانب کھینچتا اپنے برابر میں کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔"

اُس کے اِس جارحانہ انداز پر ارحا کے ہونٹوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔ جبکہ اُس کا آنسوؤں میں بھیگا چہرا دیکھ حاکان کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

اُس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔۔۔

اُس کی حالت دیکھ حاکان کا دل پسیج گیا تھا۔۔۔ حاکان نے اُس کے گرد اپنی مضبوط بانہوں کا حصار قائم کرتے اُسے سہارا دیا تھا۔۔۔

ارحا نے اِس حالت میں بھی جب وہ اپنے سہارے سیدھی کھڑی تک نہیں ہو پارہی تھی۔۔۔۔ اُس نے حاکان کو خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔

وہ حاکان شاہ سے شدید ناراض تھی۔۔۔ یہ اُس کی خفگی کا اظہار ہی تھا۔۔۔

جس کا ریزن حاکان سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ میں خود سنبھال سکتی ہوں خود کو۔۔۔۔۔"

ارحا نے نم آواز میں بولتے اپنا چکراتا سر حاکان کے کندھے پر ٹکا دیا تھا۔۔۔۔

"وہ تو میں دیکھ ہی رہا ہوں۔۔۔ کتنے اچھے سے خیال رکھ رہی ہو تم اپنا۔۔۔۔"

حاکان سرد لہجے میں بولتا ارحا کے بے جان پڑتے وجود کو اپنی بانہوں میں اُٹھائے کچن سے نکل آیا تھا۔۔۔۔

"تم نے اپنی مرضی سے مجھ سے علحیدگی اختیار کی تھی نا۔۔۔ تو پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔ خوشی کیوں نہیں ہو تم۔۔۔۔؟"

حاکان اُس کے روم میں داخل ہوتے اُسے بیڈ پر بیٹھاتے خود اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی جاسکتے ہیں آپ میرے روم سے۔۔۔۔"

ارحا بیڈ سے اُٹھتی اُس کے مقابل آتے دو بار لڑکھڑائی بھی تھی۔۔۔ مگر اب کی بار حاکان نے اُسے تھامنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

وہ اُس کے ہوش رُبا حُسن نے نگاہیں چراتا اپنی نگاہیں ہی پھیر گیا تھا۔۔۔

"میرے سوال کا جواب تو تمہیں دینا ہی ہو گا۔۔۔ تین سال پہلے کی دی مہلت اب ختم سمجھو۔۔۔۔ اب معافی نہیں تمہیں تمہارے کیے کی سزا ملے گی۔۔۔۔"

حاکان اِس لڑکی کے سامنے مزید کھڑا نہیں ہوپایا تھا۔۔۔ جو اِس وقت پوری طرح اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔

اور نہ ہی وہ اِس وقت اُس پر کوئی ایسا حق رکھتا تھا۔۔۔

وہ تادیبی نگاہوں سے وارن کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"میں ایسی نوبت ہی نہیں آنے دوں گی مسٹر حاکان شاہ۔۔۔ ہم دونوں کی راہیں ہمیشہ سے جدا ہی تھیں۔۔۔ اور اب بھی رہیں گی۔۔ نہ تم میرے لیے بنے ہو۔۔۔ اور نہ ہی میں تمہارے لیے۔۔۔۔"

ارحا وہیں پیچھے بیڈ پر گرتی فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔ کہ وہ اب صبح ہوتے ہی شہریار کو شادی کے لیے ہاں کر دے گی۔۔۔۔۔۔

حاکان کے سامنے اِس طرح رہ کر اُسے کسی اور کی سنگت میں دیکھنا ارحا کے لیے شہریار کے ساتھ رہنے کی نسبت زیادہ تکلیف دہ لگا تھا۔۔۔

مگر یہ فیصلہ کرنے کے بعد وہ پوری رات چین سے سو نہیں پائی تھی۔۔۔ اُس کے دل کی دھڑکنیں ہر لمحے بس ایک ہی شخص کو پکار رہی تھیں۔۔۔ وہ صرف اُسی کی طلبگار تھیں۔۔۔

جسے پانا ارحا کی پہنچ سے بہت دور تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ماہبیر رات نو بجے کے قریب گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اُسے یہی لگا تھا کہ وہ دونوں اب تک چلے گئے ہونگے۔۔۔

مگر اپنی نئ نویلی زوجہ محترمہ کو اُن کے ساتھ بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہوتا دیکھ ماہبیر بھنا کر رہ گیا تھا۔۔۔

جو ایسے اُن سے بات کررہی تھی جیسے صدیوں سے جانتی ہو۔۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

ماہبیر نے قریب آتے باآواز بلند سلام کیا تھا۔۔۔ اُس کی گھمبیر آواز پر عشمال نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی کافی گہری نگاہوں سے اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

عشمال اُس کے انداز پر گڑبڑا سی گئ تھی۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔ ماہبیر صبح سے تمہارے انتظار میں نظریں دروازے پر گاڑھے بیٹھے ہیں۔۔۔۔ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ کچھ دیر کے لیے۔۔۔۔"

ماہبیر جو سلام کرتا وہاں سے ہٹنے لگا تھا غزالہ بیگم کے ملتجی انداز پر اُسے رُکنا پڑا تھا۔۔۔

"کوئی ضروری کام ہے۔۔۔۔؟؟ یا پھر ایموشنل بلیک میل کرکے کوئی بات منوانی ہے آپ لوگوں نے۔۔۔"

ماہبیر اُن کے پاس بیٹھتا طنز کرنے سے باز اب بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

عشمال کو لگا تھا کہ شاید اُسے اُن لوگوں کو پرائیویسی دینی چاہیے۔۔۔ اِس لیے وہ وہاں سے اُٹھی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟ آپ میری فیملی کا سب سے اہم حصہ ہیں اب۔۔۔۔۔"

ماہبیر نے پاس سے گزرتی عشمال کا ہاتھ تھامتے نہایت ہی نرمی سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ عشمال کو اُس کے الفاظ اور لمس پر کرنٹ سا چھو گیا تھا۔۔۔

جو شخص اکیلے میں اُس سے بات تک نہیں کر تا تھا۔۔۔ اُس کا سب کے سامنے یہ والہانہ انداز دیکھ عشمال بنا کچھ بولے اُس کے برابر میں ہی ٹک گئی تھی۔۔۔

پچھلے دو دنوں سے جو کچھ اُس کے ساتھ ہورہا تھا۔۔۔ اُس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں بالکل منجمند ہوچکی تھیں۔۔۔

"نہیں بلیک میل نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ بلکہ بہت محبت سے اپنے خاندان کی ایک رسم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ میری لاڈلی بہو بنا کسی رسم کے رخصت ہوکر یہاں آئی ہے۔۔۔ میری خواہش ہے کہ میں اُس کی رسم کرکے اپنی جانب

سے سلامی دوں اُسے۔۔۔ تمہاری ناراضگی ہم سے ہے۔۔۔ عشمال سے نہیں۔۔۔۔ تو مجھے اُمید تمہیں اِس میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔"

غزالہ بیگم کے کہنے پر ماہبیر نے خاموشی کے ساتھ اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

جس پر غزالہ بیگم نے ہاجرہ کو اشارہ کرتے چیزیں لانے کا کہا تھا۔۔۔ سارا انتظام تو وہ پہلے ہی کر چکی تھیں۔۔۔

ہاجرہ بہت ہی خوبصورتی سے سجی ٹوکری ٹیبل پر رکھ گئی تھی۔۔۔

"یہ عشمال کو اپنے ہاتھوں سے اوڑھا دو۔۔۔۔"

غزالہ بیگم نے ایک لال رنگ کا عروسی دوپٹہ ماہبیر کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

عشمال جو پہلے ہی ماہبیر کے ساتھ بہت مشکل سے بیٹھی تھی۔۔۔۔ غزالہ بیگم کے اِس نئے حکم پر اُس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔

ماہبیر کے قریب بیٹھنے سے اُسے فرق کیوں پڑ رہا تھا۔۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ نکاح کے بولوں میں کتنی طاقت ہوتی ہے۔۔۔ پتھر دلوں کو بھی ایک دوسرے کے لیے نرم کر ہی دیتی ہے۔۔۔۔ انجان لوگوں کو ایک دوسرے کی جانب مائل کر دیتی ہے۔۔۔

ماہبیر نے بنا کچھ بولے خاموشی کے ساتھ اُن کے ہاتھ سے دوپٹہ لے لیا تھا۔۔۔

"عشمال۔۔۔۔۔"

ماہبیر کے ہونٹوں سے اُس نے پہلی بار اپنا نام سنا تھا۔۔۔

عشمال اِس وقت کریم کلر کے شیفون کے لباس میں ملبوس تھی۔۔ جس کے فرنٹ پر نہایت ہی خوبصورت سی ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔۔

عشمال نے اُس کی پکار پر نگاہیں اُٹھا کر ماہبیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اُسی کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

عشمال آگے ہوئی تھی جب ماہبیر نے اُس کے سر پر وہ سُرخ آنچل ڈال دیا تھا۔۔۔

دوپٹہ بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔ عشمال اُس میں پلٹی ماہبیر کے پہلو میں بیٹھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

غزالہ بیگم نے بے اختیار نظر اُتار لی تھی۔۔۔

"میرا رب یہ جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔ کوئی غم تم دونوں کے قریب بھی نہ بھٹکے۔۔۔"

غزالہ بیگم نے اُن کے سر سے نوٹ وارتے جو دعا دی تھی۔۔۔ اُس پر دونوں نے ہی نگاہیں اُٹھا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شاید دونوں کو ہی اِس دعا کی اِس وقت ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔

"عشمال کا دائیاں پہلو جو کے بالکل ماہبیر کے ساتھ ٹچ ہورہا تھا۔۔ وہ اِس وقت سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ماہبیر یہ تمہاری نانو کے کڑے ہیں۔۔۔ جو اُنہوں نے خاص طور پر تمہاری بیوی کے لیے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔۔۔ آج ابا جان نے نکالے ہیں۔۔۔۔ اِب جلدی سے اِنہیں عشمال کو پہنا دو۔۔۔۔"

غزالہ بیگم نے نیا آرڈر جاری کیا تھا۔۔۔۔

عشمال جو کب سے اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں مڑورتی اُن پر ظلم کررہی تھی۔۔۔ اور ماہبیر کو اریٹیٹ کررہی تھی۔۔۔۔

غزالہ بیگم کی بات پر ماہبیر نے اُس کا گداز ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔۔۔

عشمال اِس شخص کا یہ استحقاق دیکھ حیرت زدہ سی رہ گئی تھی۔۔۔ دل الگ دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔

ماہبیر نے باری باری اُس کی دونوں کلائیوں میں وہ کنگھن پہنا دیئے تھے۔۔۔۔

اُس کے پہناتے ہی عشمال نے اُس کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑوا لی تھی۔۔۔ ماہبیر نے پلٹ کر لال دوپٹے میں مقید عشمال کا لال چہرا دیکھا تھا۔۔۔

وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اُس کی خوبصورتی آہستہ آہستہ ماہبیر کے اُوپر اثر انداز ہورہی تھی۔۔۔

اُسے محسوس ہورہا تھا جیسے اِس لڑکی کو اپنے ساتھ اتنے مضبوط رشتے میں باندھ کر وہ غلطی کر چکا ہے۔۔۔

اُس کا دل آہستہ آہستہ عشمال کی جانب مائل ہورہا تھا۔۔۔ جو وہ نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اب مزید کوئی دھوکا افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"ماشاء اللہ میری بہو کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ ماہبیر مجھے عشمال کی دلہن بنی تصویریں بھی دیکھنی ہے۔۔۔ جو اایک عروسی دوپٹے سے اتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ دلہن بن کر وہ کتنی پیاری لگی ہو۔۔۔۔"

غزالہ بیگم نے عشمال کی پیشانی چومتے ماہبیر کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ ماہبیر نے اب کی بار اپنے پاس بیٹھی ساحرہ کی جانب دیکھنے سے گریز برتا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے دل کی دہلیز پر قدم نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔۔ ماہبیر کیانی کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دے سکتا تھا۔۔۔ نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔

ماہبیر نے فوراً اپنے دل کی سرزنش کی تھی۔۔۔

غزالہ بیگم عشمال کی جانب متوجہ ہونے کی وجہ سے ماہبیر کے سنجیدہ تاثرات نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

"کیا اب میں جاسکتا ہوں۔۔۔ ؟؟"

ماہبیر اپنی سوچوں کے زیرِ اثر فوراً عشمال کے پاس سے اُٹھا تھا۔ اور سنجیدہ چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

عشمال کی نگاہوں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔شفقت صاحب بھی اُس کے پیچھے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔۔

"ماہبیر کے انداز میں آپ کے لیے محبت اور عزت دیکھ دل باغ باغ ہوگیا ہے۔۔۔ میرے بیٹے کو ایسے ہی خوش رکھنا بیٹا۔۔۔ اُسے کبھی اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔"

غزالہ بیگم کو آج ماہبیر کے رویہ میں واضح بدلاؤ نظر آیا تھا۔۔۔ پانچ سال پہلے ہوئے حادثے کے بعد وہ بہت کی روڈ اور ضدی ہوگیا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ وہی کرتا تھا۔۔۔ جس میں اُس کی مرضی ہوتی تھی۔۔ چاہے سامنے کوئی بھی ہو۔۔۔ مگر آج جس طرح اُس نے عشمال کی خاطر اپنی مرضی کے خلاف جاکر کیا تھا۔۔۔ وہ بات عشمال کے لیے نارمل سہی مگر غزالہ بیگم سمیت اُن تمام لوگوں کے لیے نارمل بالکل بھی نہیں تھی۔۔ جو ماہبیر کو اچھے سے جانتے تھے۔۔۔۔

عشمال اِس وقت کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

"بیٹا آپ جاؤ اپنے کمرے میں جاکر آرام کرو۔۔۔۔"

غزالہ بیگم اُس کے چہرے پر تھکن کے تاثرات دیکھ بولی تھیں۔۔۔

"جی خالہ جان۔۔۔۔"

عشمال بے دھیانی میں گیسٹ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"عشمال بیٹا آپ کہاں جارہی ہیں۔۔۔ ماہبیر اور آپ کا بیڈ روم تو اُوپر ہے نا۔۔۔۔"

غزالہ بیگم کی حیرت زدہ سی آواز پر عشمال کے قدم زمین میں ہی جکڑے گئے تھے۔۔۔

اُسے اِس بات کا تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"جی وہ میں لائٹس آف کرنے جارہی تھی۔۔۔۔"

عشمال کو اِس وقت یہ بہانہ ہی سمجھ میں آیا تھا۔۔

وہاں ایک جانب جلتی لائٹ آف کرتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی۔۔۔

غزالہ بیگم بھی اُس کے پیچھے ہی آرہی تھیں۔۔۔ اُن کا کمرہ ماہبیر کے کمرے کے ساتھ ہی تھا۔۔۔۔

غزالہ بیگم کے شوہر کی ڈیتھ ہوچکی تھی۔۔۔ اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔ ماہبیر نے اپنے نانا کے ساتھ ساتھ اُنہیں بھی اپنے پاس ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔

لیکن گزرے دنوں کچھ ایسا ہوا تھا جس نے ماہبیر کو اُن دونوں کی جانب سے بھی بدگمان کردیا تھا۔۔۔

غزالہ بیگم کو آتے دیکھ عشمال ناچاہتے ہوئے بھی ماہبیر کے بیڈ روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوگئی تھی۔۔۔

مگر اندر داخل ہوتے ہی اُس کا چہرا شرم سے لال انگارہ ہوا تھا۔۔۔

ماہبیر صرف بلیک ٹراؤزر میں ملبوس شرٹ لیس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم سپرے کررہا تھا۔۔۔

عشمال کو یوں بنا اجازت اندر آتے اور پھر اُس سے بھی زیادہ یہ شدید ری ایکشن پر حیران ہوتا اُس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

وہ نیچے اِس ساحرہ سے جان چھڑوا کر آیا تھا۔۔ اُسے پھر اپنے سامنے دیکھ ماہیر پرفیوم ٹیبل پر ہی پٹختا یوں ہی شرٹ لیس اُس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

جو اُس کی جانب دیکھنے سے گریزاں دروازہ کے ساتھ لگے آنکھوں پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟ آپ جانتی ہیں بنا اجازت کسی کے روم میں جانا اخلاقیات کے سخت خلاف ہے۔۔۔۔"

ماہیر سنجیدگی بھرے سرد تاثرات کے ساتھ اُس کے پاس آیا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے روم میں آنے کا۔۔۔"

عشمال اُس کے سرد لہجے پر اُسی کے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔

"تو آپ اِس وقت یہاں کس خوشی میں آئی ہیں۔۔۔"

ماہبیر اُسے اب بھی آنکھوں ہاتھ رکھے کھڑا دیکھ طنزیا لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اور اُس کی کلائی تھام کر اُس کا ہاتھ آنکھوں سے ہٹا دیا تھا۔۔۔

"آپ پلیز پہلے شرٹ پہن کر آئیں۔۔۔ پھر مجھ سے بات کریں۔۔۔۔"

عشمال اُس کے ہاتھ ہٹانے پر اب اپنی آنکھیں بند کرچکی تھی۔۔۔ وہ اِس وقت بھی ماہبیر کے اوڑھائے سرخ دوپٹے کو اپنے گرد لیے ہوئے تھی۔۔۔ سُرخ دوپٹے میں دھمکتی رنگت، تیکھے خوبصورت نقوش اور آنکھیں موندے وہ اُس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

اُسے اِس وقت یوں دیکھ کسی بھی عابد و زاہد کا ایمان ڈگمگا جاتا۔۔۔ وہ تو پھر اُس پر اپنا پورا حق رکھتا تھا۔۔۔

اُوپر سے وہ پورے استحقاق کے ساتھ اُسی کے کمرے میں کھڑی اُس پر حکم چلا گئی تھی۔۔۔۔

ماہبیر اُس کی اپنی گرفت میں موجود کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

عشمال نے گھبرا کر آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔ اُسے ماہبیر سے ایسی کسی حرکت کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔ اُس کا دل اُچھل کر پیٹ میں آن گرا تھا۔۔۔

گال ایک دم گلابی ہو اُٹھے تھے۔۔۔ جو بات ماہبیر نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔

"آپ میرے کمرے میں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟"

ماہبیر کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتے عشمال کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

"باہر آپ کی خالہ موجود ہیں۔۔۔ اُن کے مطابق میں اِسی روم میں رہتی ہوں تو مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔۔۔ وہ ابھی بھی باہر ہی موجود ہیں۔۔۔۔"

عشمال نے جلدی سے بات بتاتے اُس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔ ماہیر کے کسرتی کندھے اُس کی نگاہوں کے سامنے تھے۔۔۔ وہ شرم سے پانی پانی ہورہی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کی بات سنتے ماہیر اُسے فوراً آزاد بھی کر گیا تھا۔۔۔

اُس نے اِس پہلو پر تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔ نانا جان اور غزالہ بیگم نے تو اب یہاں کی رہنا تھا۔۔

وہ الگ الگ روم میں رہنے والی بات اُن سے نہیں چھاپا سکتے تھے۔۔۔ اُنہیں اب ایک ہی روم میں سونا تھا۔۔۔ ماہیر نے اس سوچ کے ساتھ ہی اپنی پیشانی مسلی تھی۔۔۔

"آپ کل ہاجرہ کو کہہ کر اپنا سارا سامان یہاں شفٹ کروا لیجیے گا۔۔۔ اب آپ اِسی روم میں رہیں گی۔۔۔"

کسی سے اپنی زرا سی بھی شے شیئر نہ کرنے والا اُسے اپنے کمرے میں رہنے کی آفر کررہا تھا۔۔

وہ بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ پہن چکا تھا اب۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ ہم دونوں ایک کمرے میں کیسے رہ سکتے ہیں۔۔۔ ؟ مجھے آپ کے ساتھ ایک کمرے میں بالکل بھی نہیں رہنا۔۔۔"

عشمال اُس کی بات سنتے ہی فوراً ہتھے سے اُکھڑی تھی۔۔

"کیوں نہیں رہنا آپ کو میرے ساتھ۔۔۔۔ اور جب ہم مصلحت کے تحت نکاح کرسکتے ہیں تو ایک کمرے میں رہنے میں کیا مضحکہ ہے۔۔؟"

ماہیبر نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

"کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہنا۔۔۔"

عشمال ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی۔۔۔

"کیوں نہیں رہنا آپ نے۔۔۔۔ وہی تو پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔"

ماہبیر اُس کے جانب بڑھا تھا۔۔ اُس کے تیور دیکھ عشمال پھر اِس ڈر سے کہ وہ اپنے قریب نہ کرلے۔۔ اُس سے فاصلہ برقرار رکھتی اُلٹے قدموں پیچھے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"کیونکہ آپ کے ساتھ۔۔۔۔"

عشمال کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا ریزن دے۔۔۔ اُس کا دل مسلسل دھک دھک کررہا تھا۔۔۔

"کیونکہ میرے ساتھ کیا۔۔۔۔"

عشمال دیوار کے قریب پہنچتے رُک گئی تھی۔۔۔ جبکہ ماہبیر اُس کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہوچکا تھا۔۔۔

ماہبیر نے جان بوجھ کر اُس کی بات دوہرائی تھی۔۔۔ وہ اُس کے گلابی ہوتے گالوں کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔

"کیونکہ آپ کے روم میں ایک ہی بیڈ ہے۔۔۔ میں کہاں سوؤں گی۔۔۔۔؟"

عشمال نے سوچ کر بہت اہم جواز پیش کیا تھا۔۔۔۔

"آپ بیڈ پر سو جایئے گا۔۔۔ میں صوفے پر سو جاؤں گا۔۔۔"

ماہبیر نے اُس کا یہ اعتراض بھی ختم کر دیا تھا۔۔۔

"مگر مجھے وہ۔۔۔۔"

عشمال اکبر مستقبل کی وکیل کے الفاظ ماہبیر کیانی کے سامنے ختم ہو چکے تھے۔۔۔

جبکہ ماہبیر اُس کی جانب دیکھتا دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔ عشمال نے اُس کو پچھلے اتنے دنوں سے آج پہلی بار مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ نگاہیں اُٹھاتے واپس پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔

ماہبیر سامنے کھڑی کی کشمکش اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔۔ بس اُسے تنگ کرنے میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

ماہ بیر کا موڈ بالکل فریش ہوچکا تھا۔۔۔

وہ دیوار پر بازو رکھتے عشمال کی جانب جھکا تھا۔۔۔

عشمال نے ساکت نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کا چہرا اِس وقت اُس کے اتنے قریب تھا کہ عشمال کو اُس کی گرم سانسیں اپنے گالوں پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

"آپ جو سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ میں نے آپ سے ایک معاہدے کے تحت نکاح کیا ہے۔۔۔ جس پر میں اب بھی قائم ہوں۔۔۔ آپ جب چاہیں گی ہمارے درمیان بنا رشتہ ختم ہوجائے گا۔۔۔ آپ کو مجھ

سے ڈرنے یا اِس کمرے میں رہنے پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھے اپنی حدود کا بہت اچھی طرح علم ہے۔۔۔ میں اُن سے کبھی تجاوز نہیں کروں گا۔۔۔ اور رہی بات ایک کمرے میں رہنے کی تو ہمارے درمیان حلال رشتہ موجود ہے۔۔

ہم ایک کمرے میں بھی رہ سکتے ہیں اور ایک بیڈ پر بھی۔۔۔ بس ہمیں خود پر اختیار ہونا چاہیے۔۔۔ مجھے اپنے جذبات اور احساسات پر ہمیشہ سے کنٹرول رہتا ہے۔۔۔"

ماہبیر اُس کی آنکھوں میں جھانک کر اُسے تفصیل کے ساتھ ایک ایک بات کے حوالے سے باور کرواتا اُس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

مگر اُس کی نزدیکی کے یہ چند لمحے ہی عشمال پر بہت بھاری تھے۔۔۔

اُس جیسی دبنگ اور نڈر لڑکی کی حالت ماہبیر کیانی کے سامنے آتے ہی ایسی کیوں ہوجاتی تھی عشمال ابھی تک خود سے اِس سوال کا جواب نہیں پوچھ پائی تھی۔۔۔

ماہبیر بلینکٹ اُٹھاتا صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

صوفے کے سائز کافی بڑا تھا مگر پھر بھی ماہبیر جیسے لمبے چوڑے بندے کے لیے وہاں سو پانا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔

عشمال کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ وہاں آرام سے فٹ آسکتی تھی۔۔۔

"آپ بیڈ پر سو جائیں۔۔۔ میں صوفے پر سو جاؤں گی۔۔۔"

عشمال اُس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔ جب بے دھیانی میں وہ فولڈ ہوا کارپٹ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے سیدھی ماہبیر کے اُوپر جا گری تھی۔۔۔

عشمال کے ہونٹوں سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ ماہ بیر اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"اب آپ میرے قریب آئی ہیں۔۔۔"

اُسے کندھوں سے تھام کر اُٹھنے میں مدد دیتے ماہبیر نے اپنی جانب سے صفائی پیش کی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کے ہونٹوں پر جگمگاتی مسکراہٹ عشمال کو مزید شرمندہ کر گئی تھی۔۔۔

"آپ اپنی فیملی والوں کے سامنے ناٹک کرتے ہیں کیا۔۔۔؟"

عشمال اُس کے مسکراتے خوبرو چہرے کو دیکھتے تپ کر بولی تھی۔۔۔

"میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔۔۔۔"

ماہبیر صوفے سے اُٹھ چکا تھا۔۔۔

"آپ کے نانا جان اور خالہ کا یہی کہنا ہے کہ سالوں گزر گئے اُنہوں نے آپ کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا۔۔۔ مگر اِن بیس منٹس میں۔۔ میں کئی بار آپ کو مسکراتے دیکھ چکی ہوں۔۔۔"

عشمال اپنی روانی میں ہی دل میں آئی بات بول گئی تھی۔۔۔ مگر ماہبیر کے بدلتے تاثرات دیکھ اُسے اپنے غلط بول جانے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"آپ میرے گھر والوں سے دوری قائم کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔ آپ کو اُن کے سامنے اچھی بہو بننے کا دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ ہمارے بیچ اِس کے حوالے سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کی بات کے جواب میں سنجیدگی سے بولتا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ عشمال اُس کا اپنے گھر والوں کی بات پر ایسا شدید رد عمل دیکھ حیرت زدہ سی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔۔

"تو کیا وہ اِس قدر نفرت کرتا تھا اپنی فیملی سے۔۔۔؟؟"

عشمال کو دل ہی دل میں ماہبیر کی تکلیف کا اندازہ تھا۔۔۔ اُس کے اپنے ماں باپ نے اُس کی بے گناہی پر یقین نہ کرتے اُس پر جو الزام لگایا تھا۔۔۔ اُس الزام کو سہنا ہر انسان کی بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اور معاف کر دینا بِی اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحا یونی سے جلدی فارغ ہوتی شہریار کے آفس آگئی تھی۔۔۔ اُس نے پہلے فون پر بات کرنے کا سوچا تھا۔۔ مگر پھر کچھ اور باتوں کے خیال سے اُس نے فیس ٹو فیس بات کرنا زیادہ اہم سمجھا تھا۔۔۔۔

ایک ہفتہ ریسٹ کرنے کے بعد اب وہ کافی حد تک ٹھیک ہوچکی تھی۔۔۔ بس سر کی چوٹ پر ابھی بھی بینڈیج باقی تھی۔۔۔

اِس پورے ہفتے میں وہ کمرے سے ایک بار بھی نہیں نکلی تھی۔۔۔ اور نہ ہی حاکان سے کوئی سامنا ہوا تھا۔۔۔

وہ اب ٹھان چکی تھی کہ اُسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔

آفس کی پرشکوہ بلند و بالا عمارت میں داخل ہوتے وہ ایک جانب لگا بڑا سا بورڈ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اور ہمیشہ کی طرح سیدھی اندر داخل ہوئی تھی۔۔ وہ سیدھی ریسیپشن کی جانب گئی تھی۔۔۔ جہاں کھڑی لڑکی اُسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھی۔۔۔

وہ پہلے بھی ایک دو بار یہاں آچکی تھی۔۔ اِس لیے وہ لوگ اُسے اپنے باس کی فیانسی کے حوالے سے پہچانتے تھے۔۔۔

"مجھے آپ کے باس سے ملنا ہے۔۔۔ اُنہیں بتا دیں ارحا نوریز ملنے آئی ہیں اُن سے۔۔۔۔"

ارحا کی بات پر وہ لڑکی مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے ریسور کان سے لگا گئی تھی۔۔۔۔

اُس کے باس اِس وقت بہت بزی تھے۔۔۔ مگر اُسے خاص ہدایت تھی کہ ارحا نوریز جب بھی آئے اُسے فوری طور پر اندر بھیجا جائے۔۔۔

"آپ جاسکتی ہیں اندر۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے ایک جانب بنے اپنے باس کے عالی شان آفس کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

جس پر ارحا اثبات میں سر ہلاتی اُس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ ہلکا سا ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں سامنے ہی بڑے سے ٹیبل کی دوسری جانب سے صرف سربراہی کرسی کی پشت نظر آئی تھی۔۔۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ارحا ٹیبل کے قریب آتے سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔ شہریار سے بات کرتے ہمیشہ اُس کے انداز میں ایک روکھا اور سرد پن در آتا تھا۔۔۔

کیونکہ یہ شخص بھی اُس کی محبت کی بربادی کے زمہ داروں میں سے تھا۔۔۔

"میں تم سے بات کررہی ہوں مسٹر شہریار ملک۔۔۔ میں چاہتی ہوں ہماری شادی جلد از جلد ہوجائے۔۔۔"

ارحا کا انداز اب کی بار پہلے سے بھی زیادہ سرد تھا۔۔ وہ کرسی پر بیٹھی بھی نہیں تھی۔۔۔ کھڑے کھڑے ہی بات کرکے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

اُس نے اپنی جانب سے شہریار کی پسندیدہ بات کہی تھی۔۔۔ مگر اُس کی اب بھی وہی خاموشی ارحا کو شدید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی مقابل نے کرسی ٹرن کی تھی۔۔۔ کرسی پر بیٹھی ہستی کو دیکھ ارحا کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

حاکان شاہ پورے استحقاق کے ساتھ سربراہی کرسی پر براجمان تھا۔۔۔ جبکہ ارحا کو وہاں موجود ہر شے اپنی آنکھوں کے سامنے گھومتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

حاکان نے ٹیبل پر اُلٹی پڑی اپنے نام کی نیم پلیٹ اُٹھا کر سیدھی رکھی تھی۔۔۔

جس پر اُس کے نام کے ساتھ سی ای او لکھا تھا۔۔۔

"آاااپ۔۔۔۔"

ارحا سے بول پانا محال ہوا تھا۔۔ وہ اتنے گہرے شاک میں تھی۔۔۔

"تمہارے شہریار ملک نے میری زندگی کی سب سے قیمتی شے چھینی ہے مجھ سے۔۔۔ اب دیکھو میں نے اُس سے اُس کا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔ دیوالیہ نکال دیا ہے تمہارے شہریار ملک کا۔۔۔ بینک کرپٹ ہوا پھر رہا ہے بچارا۔۔۔"

حاکان کے لہجے میں شہریار کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔

جبکہ ارحا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی نفرت کو دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ نے کیوں کیا یہ سب۔۔۔ ؟محبت کرتی ہوں میں شہریار سے۔۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے آپ یہ سب کریں گے تو میں شہریار سے دور ہوجاؤں گی۔۔۔ تو بہت بڑی بھول ہے یہ آپ کی۔۔۔"

ارحا نوریز پچھلے تین سال شہریار ملک کی فضول باتوں اور دھمکیوں سے کس طرح ٹارچر ہوئی تھی یہ وہیں جانتی تھی۔۔۔ شہریار کا حاکان کے ہاتھوں یہ انجام دیکھ اُس کے دل میں سکون اُتر گیا تھا۔۔۔

مگر وہ حاکان کے سامنے اِس بات کا اظہار نہیں کرسکتی تھی۔۔۔

اُس کی بولے جانے والی بات حاکان شاہ کا دماغ بُری طرح سے خراب کر گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔ اُس کے تیور دیکھ ارحا اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

"میرے قریب مت آیئے گا ورنہ میں شور مچا دوں گی۔۔۔"

ارحا کو اُس کے غصے سے اِس وقت بے حد خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی دھمکی پر اتنے شدید غصے میں بھی حاکان کے ہونٹوں پر دھیمی سے مسکراہٹ اُبھر کر معدوم ہوچکی تھی۔۔۔

"شور مچا کر دیکھ لو۔۔۔ ویسے تم خود چل کر میرے آفس آئی ہو۔۔۔ "

حاکان نے اُسے کھلے دل سے آفر کی تھی۔۔۔ جس پر ارحا دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

حاکان کے قدم اب دھیرے دھیرے اُس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

"میں یہاں اپنے فیانسی سے ملنے آئی تھی۔۔۔"

ارحا نے فیانسی لفظ پر زور دیتے کہا تھا۔۔۔

"اب تو اُس کے پاس پیسہ نہیں رہا۔۔۔ کیا اب بھی اُس سے شادی کرو گی۔۔۔ میرے پاس واپس آجاؤ۔۔۔ تمہیں تمہاری منہ مانگی قیمت دوں گا۔۔۔ "

حاکان اپنے اگلے جملے میں اُس کے فیانسی لفظ کے درد کا بہت اچھے سے بدلہ لے گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے توہین آمیز الفاظ پر ارحا کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے۔۔۔

"میں اب مر کر بھی آپ کے پاس نہیں جاؤں گی۔۔۔"

ارحا روتے ہوئے نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ارحا نوریز تم ہر بار اپنے یہ آنسو دیکھا کر مجھے نرم نہیں کر سکتی۔۔۔ اور یہ بات تو بھول جاؤ کہ تم حاکان شاہ کی پہنچ سے دور جا پاؤ گی۔۔۔ تم نام لگو گی تو صرف میرے۔۔۔ میں کہ بات کئی بار بتا چکا ہوں تمہیں۔۔۔"

حاکان ارحا کے بالکل سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

جو شخص ارحا نوریز کی آنکھوں میں آنسو کا ایک قطرہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ وہ اِس وقت نہایت سفاکی سے اُس کو روتے بلکتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ اِس لڑکی نے اُس کا دل توڑا تھا۔۔۔ خود کو اُس سے چھین کر اُس کی زندگی کا سب سے بڑا زخم دیا تھا اُسے۔۔۔ جو زخم ابھی بھی بھرا نہیں تھا۔۔۔ جس سے آج بھی ٹیسیں اُٹھتی تھیں۔۔۔ وہ جب جب اپنے ہونٹوں سے شہریار کا نام لیتی تھی۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس کی گناہگار تھی۔۔۔ وہ اُس سے اپنی ایک ایک تڑپ کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

"میں شاہ حویلی کے باقی افراد کی طرح نہیں ہوں جو آپ کے کہے پر آنکھیں بند کرکے سر جھکا دیں۔۔۔ میں ارحا نوریز ہوں۔۔۔ جو ہمیشہ وہی

کرتی ہوں۔۔۔ جو میرا دل چاہتا ہے۔۔۔۔ میرا دل اب بھی شہریار ملک کے لیے دھڑکتا ہے۔۔۔ ہم دونوں کو ایک ہونے سے نہیں روک پائیں گے آپ۔۔۔"

ارحا خود کو سنبھالتی اپنے پرس سے موبائل نکال کر شہریار کا نمبر ڈائل کر گئی تھی۔۔

حاکان خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دوسری بیل پر شہریار نے کال پک کرلی تھی۔۔۔

"شہریار میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ ابھی اِس مہینے کے اندر اندر۔۔۔۔"

ارحا کی بات سن کر دوسری جانب موجود شہریار تو خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔۔۔

ارحا شہریار کی ایکسائٹمنٹ دیکھ اندر سے کوفت میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔ مگر حاکان کو دکھانے کے لیے وہ بظاہر جان بوجھ کر مسکرا دی تھی۔۔۔

"گھر میں بھی کال کرکے نسرین چچی کو بھی بتا دو۔۔۔ اُنہیں بھی تو پتا چلے کہ اُن کی لاڈلی نے شادی کا فیصلہ کرلیا ہے۔۔۔ اور باقی سب بھی تمہاری شادی کے لیے تیاریاں کر سکیں۔۔۔"

حاکان پرسکون سا کھڑا اُسے مخلصانہ مشورے سے نواز گیا تھا۔۔۔

ارحا کو حاکان کا یہ نارمل انداز بالکل بھی ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے وہ جو بول رہا تھا۔۔۔ اِس وقت چہرے پر موجود سکون دیکھ اُس غصے کا شائبہ تک نہیں تھا۔۔۔

ارحا یہی تو چاہتی تھی کہ حاکان اُس کی زندگی اور فیصلے میں دخل نہ دے۔۔۔ مگر ابھی سب ویسا ہی ہوتے دیکھ ارحا کی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

اُس کا دل شدت سے رونے کو چاہا تھا۔۔۔ مگر اپنے آنسوؤں پر قابو رکھتے ارحا نے حاکان کی ضد میں نسرین بیگم کو کال ملا کر اپنی شادی کی خبر سنا دی تھی۔۔۔

جو سن کر نسرین بیگم شاک میں جاچکی تھیں۔۔۔

"بتا دیا ہے میں نے سب کو۔۔۔"

ارحا فون بیگ میں رکھتی اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

"ویری گڈ۔۔۔ بیسٹ آف لک فار یور فیوچر۔۔۔"

حاکان اپنی پاکٹ سے موبائل نکالتے اُس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔

پنک کلر کے لباس میں اپنی ناگن زلفوں کو چٹیا میں مقید کیے۔۔۔ رونے کی وجہ سے گلابی پڑتی آنکھوں، کپکپاتے ہونٹ اور گالوں پر پڑی بالوں کی گیلی لٹ کے ساتھ کھڑی وہ حاکان شاہ کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچے ہوئے تھی۔۔۔

حاکان کی ضد میں آکر اپنی زندگی کا اتنا بڑا اور غلط فیصلہ کرنے کے بعد وہ اب دھیرے دھیرے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

حاکان کی جانب سے لاپرواہی بھرا جواب سن کر وہاں خاموشی سے اُس کے عالیشان دفتر سے نکل آئی تھی۔۔۔

باہر آتے اُس کا پورا چہرا آنسوؤں میں بھیگا ہوا تھا۔۔۔ دل ہی دل میں وہ اپنے رب سے شکوہ کناں تھی۔۔۔ کہ حاکان شاہ کو اُس کی قسمت میں کیوں

نہیں لکھا تھا۔۔۔ وہ اُسے کیوں نہیں مل سکتا تھا۔۔۔ کیا وہ اتنی بُری تھی۔۔۔؟

ارحا پوری دنیا سے روٹھی اب آہستہ آہستہ اپنے رب سے بھی خفا ہورہی تھی۔۔۔

مگر اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کی مانگی گئی یہ دعا عرش تک پہنچ بھی چکی تھی۔۔۔

وہ آفس کی بلنڈنگ سے نکلتی مین گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ جب اچانک پیچھے سے کسی نے اُس کی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں قید کرلیا تھا۔۔۔

ارحا جھٹکے پلٹی تھی۔۔۔

حاکان کی شبیہہ اُس کی نمی آنکھوں میں دھندلا سی گئی تھی۔۔۔

حاکان اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اپنے ساتھ لیے قریب ہی کھڑی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کررہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ کہاں لے کر جارہے ہیں آپ مجھے۔۔۔"

ارحا اُس کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

مگر بنا کچھ بولے گاڑی کا دروازہ کھولتا اُسے اندر دھکیل گیا تھا۔۔۔

"حاکان یہ کیا ہے۔۔۔ آپ مجھے یوں زبردستی کہیں نہیں لے جاسکتے۔۔۔"

ارحا چلائی تھی۔۔۔ اُس نے گاڑی کا دروازہ کھولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر تب تک حاکان اُس کے برابر میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا گاڑی لاک کرچکا تھا۔۔۔

"گاڑی روکیں۔۔۔"

ارحا چلائی تھی۔۔۔

"تم جتنا چلاؤ گی۔۔۔ اپنے لیے اُتنی ہی مشکل پیدا کرو گی۔۔۔ کیونکہ اب میں تو تمہیں نہیں چھوڑنے والا۔۔۔"

حاکان کی نگاہیں سامنے نظر آتے روڈ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

"کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے۔۔۔۔؟؟"

ارحا نے خوف کے عالم میں حاکان کے پتھریلے سرد تاثرات کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اگلے پندرہ منٹ بعد ہمارا نکاح ہے۔۔۔ خود کو مینٹلی طور پر تیار کرلو۔۔۔"

حاکان نے نہایت ہی سکون کے ساتھ ارحا کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"کیا؟؟؟"

ارحا جہاں تھی وہیں ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیسا مذاق ہے۔۔۔؟؟"

ارحا کو ابھی بھی یہی لگا تھا کہ شاید حاکان کوئی مذاق کر رہا ہے۔۔۔۔

"مذاق نہیں وہ حقیقت ہے جس کا حصہ تم کچھ دیر بعد بننے والی ہو۔۔۔"

حاکان نے اُس کی غلط فہمی دور کی تھی۔۔۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔ میں شہریار سے شادی کرنے والی ہوں۔۔ اور آپ اب حریم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ آپ ہمارے نکاح کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔"

ارحا نے اُسے ہوش دلانا چاہا تھا۔۔۔

"میں تمہیں بتا چکا ہوں کے تمہیں اِس دنیا پر صرف حاکان شاہ کے لیے اُتارا گیا ہے۔۔۔ جو تین سال پہلے تم سے بے پناہ محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔ مگر اب وہی محبت شدید نفرت کی لپیٹ میں سہنی پڑے گی تمہیں۔۔۔ اور

رہی حریم کی بات تو اب وہ میری محبت ہے۔۔۔ اُس سے تو دوسری شادی کروں گا ہی میں۔۔۔"

حاکان نے نہایت اطمینان سے اُسے اپنا پلان بتایا تھا۔۔

"آپ ایسا نہیں کرسکتے میرے ساتھ۔۔۔۔"

ارحا نے بے یقینی سے حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم بھول رہی ہو۔۔۔ میں اب وہ حاکان شاہ نہیں ہوں جسے تمہاری تکلیف کی پرواہ تھی۔۔۔۔"

حاکان سفاکیت کی انتہا پر تھا۔۔

"میں یہ نکاح نہیں کروں گی۔۔۔"

ارحا نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی حاکان نے گاڑی کو زور دار بریک لگائی تھی۔۔۔

ارحا کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔۔۔

اُس نے نگاہیں اُٹھا کر سامنے بڑے محل نما گھر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے گیٹ سے اب حاکان کی گاڑی اندر جارہی تھی۔۔۔

اُس گھر کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے نیا نیا تیار کروایا گیا ہو۔۔۔ گھر بے پناہ خوبصورت تھا۔۔ لیکن اس وقت ارحا کو گھر دیکھنے سے زیادہ اِس بات کی ٹینشن تھی کہ وہ اپنے اِس ستمگر کو کیسے سمجھائے۔۔۔ جو ایک ہی ضد پر اڑا ہوا تھا۔۔۔

گاڑی پورچ پر کھڑی کرتے حاکان گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔ مگر ارحا نے باہر نکلنے سے صاف انکار کردیا تھا۔۔

"باہر نکو۔۔۔"

حاکان اُسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ اُس کی کلائی تھام کر باہر کھینچ چکا تھا۔۔۔

ارحا نے اُسے روکنے احتجاج کرنے کی نجانے کتنی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اُسے لیے ایک روم میں داخل ہوچکا تھا۔۔۔

"پلیز حاکان یہ غلط ہے۔۔۔ مجھے آپ سے نکاح نہیں کرنا۔۔۔ ہم یوں چھپ کر نکاح نہیں کرسکتے۔۔۔"

ارحا نے اُسے سمجھانے کی آخری کوشش کی تھی۔۔

جب اُس کی بات پر شدید طیش میں آتے حاکان اُسے کلائی سے تھامتے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"سر عام پوری دنیا کے سامنے اپنانا چاہا تھا تمہیں۔۔ سب کے سامنے انکار کرکے رسو کیا تھا تم نے مجھے۔۔ تب غلط صحیح کا فرق بھول گیا تھا تمہیں۔۔۔

ایک بار بھی خیال نہیں آیا تھا کہ کتنا بڑا ظلم کررہی ہو تم کسی کے دل پر۔۔۔جانتی تھی نا کہ دیوانوں کی طرح چاہتا ہوں تمہیں۔۔۔ تمہیں پانے کی خاطر پوری دنیا سے لڑا تھا۔۔ میں اور تم۔۔۔ تم نے کیا کیا۔۔۔ مجھے کی ہرا دیا۔۔۔ میری سچی بے لوث محبت کو تمانچے کی صورت میرے منہ پر آن مارا۔۔۔ صرف پیسوں کی خاطر شہریار ملک کو اپنانا چاہا تھا نا تم نے۔۔۔ اب اُس سے زیادہ پیسہ ہے میرے پاس۔۔۔ اب بھلا کیوں انکار کررہی ہو تم۔۔۔ اگر تم نے اِس نکاح سے انکار کیا تو میرا مرا منہ دیکھو گی۔۔۔"

حاکان کے منہ سے نکلنے والے سنگین الفاظ ارحا کی ہستی ہلا کر رکھ گئے تھے۔۔۔ اُسے لگا تھا۔۔

اُس کی زندگی میں اِس وقت سامنے کھڑے شخص سے زیادہ قیمتی کچھ نہیں تھا۔۔ وہ اُس کے آخری جملے پر اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔ پھر مجھے کیوں اپنانا چاہتے ہیں۔۔۔ ؟"

ارحا نے اُسے دروازے کی جانب پلٹتے دیکھ سوال کیا تھا۔۔۔

"اِس غلط فہمی کا شکار مت رہنا کہ تم سے محبت میں آکر نکاح کررہا ہوں۔۔۔ میری انا کو گوارہ نہیں کرے گا کہ تم کسی اور کے نام کی دلہن بنو۔۔۔ تو شروع سے حاکان شاہ کی تھی۔۔۔ تو مرتے دم تک میری ہی رہو گی۔۔"

حاکان سے اب رحمدلی کی اُمید چھوڑ چکی تھی وہ۔۔۔

اُس نے بنا مزید کچھ کہے وہیں کارپٹ پر گرتے اپنا چہرا گھٹنوں میں چھپا لیا تھا۔۔۔

اُس کا چہرا آنسوؤں میں بھیگا ہوا تھا مگر آنکھوں کی چمک بڑھ چکی تھی۔۔۔

اِس نکاح کے بعد اُسے شاہ حویلی والوں کے ہاتھوں کتنی اذیتیں برداشت کرنی تھیں یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

لیکن اُس کے دل و دماغ میں آہستہ آہستہ ایک سرور سا چھانے لگا تھا۔۔۔

اُس شخص کے نام لگ جانے کی خوشی جسے اُس نے تہجد میں اپنے رب سے مانگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال پچھلے ایک ہفتے سے یونیورسٹی آرہی تھی۔۔۔ مگر اُسے کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔۔۔ ماہبیر کے گارڈز فل ٹائم اُس کے آس پاس رہتے تھے۔۔ جس کی وجہ سے شاید عدیل اور اُس کے ساتھیوں نے عشمال کے قریب آنے کی جرأت بھی نہیں کی تھی۔۔۔

"عشمال۔۔۔۔"

وہ اپنی کلاسز سے فارغ ہوکر یونی سے نکل رہی تھی جب اپنے نام کی پکار پر پلٹی تھی۔۔۔ مگر سامنے کھڑی حرا اور صوفیہ کو دیکھ اُس کے منہ سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی تھی۔۔۔

"تم دونوں یہاں۔۔۔۔"

عشمال خوشی اور جوش سے بھرپور لہجے میں اُن سے ملتے بولی تھی۔۔۔

"تمہاری خیریت جاننے کو بہت دل کررہا تھا۔۔۔ ہم جانتی تھیں کہ تم اِدھر ہی ملو گی۔۔۔۔ دنیا چاہے اِدھر سے اُدھر ہوجائے مگر تم اپنی ایل ایل بی نہیں چھوڑو گی۔۔۔۔ اِس لیے ہم یہاں پہنچ گئی۔۔۔ پہلے بھی ایک بار آئے تھے۔۔۔ مگر تب تم نہیں ملی ہمیں۔۔۔"

وہ لوگ بھی اُسے اپنے سامنے دیکھ بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔

"اچھا چھوڑو اِن سب باتوں کو۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ بابا کیسے ہیں اور میری گڑیا کیسی ہے۔۔۔ وہ عدیل اور اُس کے گھر والوں نے اُنہیں پریشان تو نہیں کیا۔۔۔"

عشمال ایک ہی سانس میں سوال پوچھ گئی تھی۔۔۔

"تمہارے بابا بھی بالکل ٹھیک ہیں اور حنا بھی۔۔۔ تمہیں بہت زیادہ مس کرتی ہے۔۔۔ مگر تم دونوں کے جانے کے بعد انکل کا رویہ حنا کے ساتھ کافی بہتر ہے۔۔۔ مگر انکل تمہارا تو نام سننا بھی پسند نہیں کرتے۔۔۔ اُنہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ میرے لیے میری دونوں بیٹیاں مر گئی ہیں۔۔۔ اور حنا سے بھی اُنہوں نے کہہ دیا ہے کہ اگر وہ تم لوگوں سے ملی تو تمہارے بابا اُسے بھی گھر سے نکال دیں گے۔۔۔ اور رہی بات تمہارے چچا اور اُن کی فیملی کی تو وہ پہلے تو اِسی کام میں لگے رہے جو شروع دم سے کرتے آئے ہیں وہ۔۔۔ تمہارے بابا کو تم لوگوں کے خلاف کرنے کا۔۔۔ مگر یقین مانو تمہارے جانے کے دو دن بعد محلے میں اتنا اچھا کام ہوا ہے۔۔۔ اور اللہ

کہ جس بھی نیک بندے نے یہ کروایا ہے دل سے ابھی بھی اُس کے لیے دعائیں ہی نکل رہی ہیں۔۔۔۔۔"

صوفیہ تفصیل بتاتی آخر میں عشمال کے لیے تجسس پیدا کر گئی تھی۔۔۔

"کیوں محلے میں ایسا کیا حیرت انگیز ہوا۔۔۔ جو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔۔۔۔؟؟"

عشمال نے سوالیہ نگاہوں سے اُن دونوں کو گھورا تھا۔۔۔

"ایک گاڑی میں کچھ غنڈے آئے تھے۔۔۔ عدیل کو پورے محلے والوں کے سامنے بُری طرح پیٹا ہے اُنہوں نے۔۔۔ ایسا ذلیل کیا ہے کہ اگر تھوڑی سی بھی غیرت ہوئی تو محلے میں پھر کبھی نظر نہیں آئے گا۔۔۔"

حرا مزے لے لے کر بتاتی اِس بار تو عشمال کو بھی خوش کر گئی تھی۔۔۔

"مگر وہ لوگ کون تھے۔۔۔ اور ایسے کیوں پیٹا عدیل کو۔۔"

عشمال کی حیرت ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"یہ تو ابھی تک کوئی پتا نہیں لگا پایا کہ وہ کون تھے اور کیوں عدیل کو مار کر گئے ہیں۔۔۔ اُن سب نے نقاب پہنے ہوئے تھے اِس لیے کوئی اُن کی شکل بھی نہیں پہچان پایا۔۔ مگر ہمیں اِس سے کوئی لینا دینا ہے ہی نہیں۔۔۔ ہمیں تو بس جو منظر دیکھنے کو ملے تھے۔۔۔ اُن لوگوں کے بے حد مشکور رہیں گے۔۔۔"

حرا کی بات پر اب کی بار اپنی حیرت بھلاتے عشمال بھی کھل کر مسکرا دی تھی۔۔۔

"میں یہ منظر دوبارہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی خواہشمند ہوں۔۔"

عشمال حسرت بھرے لہجے میں بولتی اُن دونوں کے ساتھ قہقہ لگا کر ہنس دی تھی۔۔۔

"یہ سب چھوڑو۔۔۔ تم زرا یہ بتاؤ کہ تم کہاں ہوتی ہو۔۔۔ اور اُس رات کہاں گئی تھی تم۔۔؟ کس نے مدد کی تمہاری۔۔؟"

وہ تینوں عشمال کے بے انتہاء قیمتی کپڑے اور باقی چیزیں دیکھ اب کی بار خاموش نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

عشمال نے اُن کی بات کے جواب میں اپنی اے ٹو زی ساری سٹوری سنا دی تھی۔۔۔

جو سن کر وہ دونوں ہونق بنی غائب دماغی سے اُسے تکے گئی تھیں۔۔۔

"یہ تم اپنی کہانی سنا رہی ہو یا کسی فلم کی۔۔۔ آدھی رات کو سنسان روڈ پر جو شخص تمہیں ملا،، وہ کوئی اور نہیں دی ون اینڈ اونلی۔۔۔ ماہبیر کیانی تھا۔۔۔ جو شخص فی میل اینکر سے بات تک کرنا پسند نہیں کرتا۔۔ وہ تمہیں یعنی کہ

ایک انجان لڑکی کو مدد کے طور پر اپنے گھر لے گیا۔۔۔ اور صرف یہاں تک نہیں بلکہ تم سے نکاح بھی کرلیا۔"

حرا اور صوفیہ اُس کی بات پر یقین کرنے جو تیار ہی نہیں تھیں۔۔۔

"تمہیں ہم بے وقوف لگ رہے ہیں۔۔۔ ؟"

حرااور صوفیہ دونوں اُس کی بات کا مذاق بناتے بولی تھیں۔۔۔

"تم لوگ کس طرح یقین کرو گی میری بات کا۔۔۔ کیا کروں میں۔۔۔؟؟"

عشمال اُنہیں بالکل بھی یقین نہ کرتے دیکھ زچ ہوتے بولی تھی۔۔

"اگر تم بیوی ہو ماہبیر کیانی کی تو کوئی تصویر تو ہو گی تم دونوں کی ایک ساتھ۔۔۔۔"

حرا کی بات پر عشمال گڑبڑائی تھی۔۔۔ اُس نے اُنہیں اپنے رشتے کی حقیقت نہیں بتائی تھی۔۔ کہ اُن لوگوں نے کس بنا پر یہ شادی کی تھی۔۔۔ اُن دونوں نے ایک دوسرے

سے وعدہ کرر کھا تھا کہ یہ کانٹریکٹ میرج والی بات صرف اُن دونوں کے بیچ ہی رہے گی۔۔۔۔

"نہیں وہ تصویریں اِس موبائل میں نہیں ہیں۔۔۔ مگر یار قسم سے میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔ تم لوگ خود سوچوں میں ایسا جھوٹ کیوں بولوں گی بھلا۔۔۔۔"

عشمال نے اُسے یقین دلانا چاہا تھا۔۔۔

"چلو تصویر نہیں مگر نمبر تو ہو گا ہی سہی نا تمہارے پاس اپنے شوہر کا۔۔۔ کال کر کے ہمیں آواز سنوا دو۔۔۔ ہمیں یقین آ جائے گا۔۔۔"

حرا نے اُس کے سامنے ایک اور ڈیمانڈ رکھی تھی۔۔۔۔

جس پر نا چاہتے ہوئے بھی عشمال کو ماہبیر کا نمبر ڈائل کرنا ہی پڑا تھا۔۔۔

تین بیلز جا چکی تھیں۔۔۔ مگر ماہبیر نے کال پک نہیں کی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اب آنکھیں نکالے اُسے ہی گھور رہی تھیں۔۔۔

طِاس سے پہلے کہ وہ لوگ کچھ بولتیں دوسری جانب سے کال پک ہوتے ہی ماہبیر کی گھمبیر بھاری مصروف سی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

جو اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔ باقی تمام لڑکیوں کی طرح وہ دونوں بھی ماہبیر کی بہت بڑی فینز تھیں۔۔۔

ماہبیر کو اپنے دوست کے ہز بینڈ کی صورت دیکھنا۔۔ اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"یہ تو واقعی ماہبیر کیانی ہیں۔۔۔۔ واؤ اب ہم اِن سے آرام سے مل بھی سکتے ہیں۔۔۔"

اُن دونوں کی حالت ایک جیسی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم ... عشمال آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟"

عشمال نے اُسے آج تک کبھی میسج تک نہیں کیا تھا ابھی یوں اچانک کال کر دینا ماہبیر کو حیران کر گیا تھا۔۔ اور پریشان بھی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔وہ مجھے ابھی گھر جانا تھا میری یونی کا ٹائم آف ہو چکا ہے۔۔۔کیا آپ مجھے یونی سے لینے آسکتے ہیں۔۔۔؟"

عشمال نے اُن دونوں کی جانب سے کیے جانے والے پر زور اصرار پر نا چاہتے ہوئے بھی یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"جی ضرور۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔؟؟میں ابھی فری ہو رہا ہوں۔۔۔آپ کو پک کر لیتا ہوں یونی سے۔۔۔"

ماہبیر نے بنا اُس سے یوں خود کو بلانے کا ریزن پوچھے فوراً حامی بھر لی تھی۔۔۔

"عشمال یہ تو بہت بڑی بزنس فیملی سے تعلق رکھتا ایک رئیس زادہ ہے۔۔۔تمہیں یہ کیسے ملا۔۔۔؟"

وہ دونوں ابھی تک شاک سے نہیں نکل پا رہی تھیں۔۔

"بتاتو دی ساری کہانی۔۔۔"

عشمال اندر ہی اندر اب شرمندگی بھی فیل کر رہی تھی۔۔۔اُسے ماہبیر کو یوں نہیں بلانا چاہیے تھا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے پابند نہیں تھے۔۔۔جو اُس کی ایک پکار پر ماہبیر یوں بھاگا چلا آتا۔۔۔

اُسے اپنی اِن دونوں دوستوں پر بہت زیادہ تپ بھی چڑھی تھی۔۔جو اُس سے فضول حرکت کروا چکی تھیں۔۔۔

ماہبیر فکس پندرہ منٹ بعد یونی کے مین گیٹ پر پہنچ چکا تھا۔۔۔وہ گاڑی میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔

کیونکہ اُس کے باہر نکلتے ہی ہر طرف شور مچ جانا تھا۔۔اِس لیے وہ گاڑی میں ہی بیٹھتا عشمال کو کال کر چکا تھا۔۔۔

"تم بولو نا ماہبیر سر کو۔۔۔کہ گاڑی سے باہر آئیں۔۔۔ہم نے ملنا ہے اُن سے۔۔۔۔"

وہ دونوں ماہبیر کو گاڑی میں ہی بیٹھا دیکھ اب نئی ضد پکڑ چکی تھیں۔۔۔

"نہیں میں ایسا کچھ نہیں کہنے والی۔۔۔"

اِس بار عشمال نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔وہ اب مزید کوئی اُلٹی سیدھی حرکت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

عشمال نے دیکھا تھا کہ ماہبیر بناڈرائیور کے خود ہی اُسے لینے آیا تھا۔۔۔اُس نے آنکھوں پر سن گلاسز اور چہرے پر سیاہ ماسک لگا رکھا تھا۔۔۔

جس سے گاڑی کے پاس سے گزرنے والے لوگ اُسے نہیں پہچان پا رہے تھے۔۔۔ ماہبیر کی فین فالونگ بہت زیادہ تھی۔۔۔۔۔

"اوکے تم مت بولو۔۔۔ہمارے جیجو ہیں ہم خود ہی بات کر لیتی ہیں اُن سے۔۔۔۔"

وہ دونوں عشمال کے انکار پر ڈھیٹ بنی ماہبیر کی جانب کی ونڈو ناک کر چکی تھیں۔۔۔

عشمال نے تپ کر اُن دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔اور خود خاموشی سے ماہبیر کے برابر فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

ماہبیر اِن دونوں لڑکیوں کو عشمال کے ساتھ آتے دیکھ چکا تھا۔۔۔اور ساری سچویشن بھی سمجھ چکا تھا۔۔۔

اِس لیے فوراً شیشہ نیچے کرتے اُن کی ایکسائٹمنٹ کو دیکھ اچھے طریقے سے اُن سے بات کی تھی۔۔۔ ورنہ وہ اپنی فی میل فینز سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔

حرا اور صوفیہ عشمال کی گھوریوں کو دیکھتے چاہنے کے باوجود زیادہ دیر اُس کے پاس رک نہیں پائی تھیں۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔ اپنی فرینڈز کی وجہ سے آپ کو زحمت دینی پڑی۔۔۔ وہ میری بات کا یقین ہی نہیں کر رہی تھیں۔۔ مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا۔۔۔"

عشمال ماہبیر کے گاڑی چلاتے شرمندہ شرمندہ سی بولی تھی۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔ میں گھر ہی جا رہا تھا۔۔۔ مجھے کوئی زحمت نہیں ہوئی۔۔۔۔"

ماہبیر نے اُس کو مزید شرمندہ نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"ویسے مجھے ایک بات کی حیرت ہوتی ہے۔۔۔ آج تک جتنی لیڈیز مجھ سے ملی ہیں۔۔۔ سب میری فینز ہی تھیں۔۔۔ مگر آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ کو میں کچھ خاص پسند نہیں تھا۔۔۔۔"

ماہبیر نے گاڑی میں چھائی خاموشی کو ختم کرنے کے لیے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

ماہبیر کیانی جو بہت کم گو مشہور تھا۔۔۔ عشمال اکبر کے آس پاس ہوتے ہی ایک الگ انسان بن جایا کرتا تھا۔۔۔

اُس کی بات پر عشمال نے چونک کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ میں نے آج تک آپ کو کوئی کام نہیں دیکھا۔۔۔ مجھے اِن سب چیزوں کا شوق نہیں ہے۔۔۔ ہاں آپ کے انٹرویوز اور نیوز پیپر پر آپ کو اکثر دیکھا ہے تو وہیں سے جانتی تھی کہ آپ کافی مشہور انسان ہیں۔۔۔"

عشمال نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"ویری نائس۔۔۔"

جس پر ماہبیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

عشمال نے چہرا موڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ اُسے اِس وقت ماہبیر کا موڈ اچھا لگا تھا۔۔۔ تو اُس نے ماہبیر سے اُس کے پیرنٹس کے حوالے سے بات کرنا مناسب سمجھا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کی خالہ سے آپ کی لائف کے ہر پہلو کے بارے علم ہوچکا ہے۔۔۔ کیا آپ پچھلی باتوں کو بھلا کر اپنی فیملی کو معاف نہیں کرسکتے۔۔ ؟"

عشمال نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا اُس سے۔۔۔۔

جس کے جواب میں ماہبیر نے فوراً گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔ اُس کے تنے نقوش دیکھ عشمال گھبرا گئی تھی۔۔۔۔۔

"آپ جانتی ہیں میں اپنی خالہ اور نانا جان سے بات کیوں نہیں کر رہا۔۔۔؟؟ "

ماہبیر اب کی بار اُس کی جانب پلٹا تھا۔۔

عشمال نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"کیونکہ اُنہوں نے بھی مجھے میرے پیرنٹس کے پاس لے جانے کے لیے ایموشنلی بلیک میل کیا تھا۔۔۔ جن باتوں سے مجھے سخت نفرت ہے۔۔۔ جو انسان بھی میرے خاندان والوں کو میرے قریب لانے کی کوشش کرے گا میں اُسے اپنی زندگی سے بے دخل کر دوں گا۔۔۔ سو بی کیئر فل۔۔۔ آپ کا

اُن سے کوئی لنک نہیں ہے۔۔۔ تو آپ اِس معاملے میں پڑنے کی کوشش بھی مت کریں۔۔۔۔ آپ کو ایک اچھی بیوی اور بہو کے فرائض نبھانے کی ضروت بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

ماہبیر دھیمے لہجے میں اُس پر اُس کی اہمیت واضح کرتا بہت اچھی طرح آئینہ دکھا گیا تھا۔۔

عشمال کا چہرا انسلٹ کے مارے بالکل لال ہوچکا تھا۔۔۔ ماہبیر نے اُسے ایک بار پھر سے یاد کروا دیا تھا کہ اُن کا یہ رشتہ عارضی ہے۔۔۔ جسے بہت جلد ختم ہوجانا تھا۔۔

عشمال نے اُس کی بات کے جواب میں کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

ماہبیر گاڑی دوبارہ سے سٹارٹ کرچکا تھا۔۔

جبکہ عشمال نے اُس کی جانب سے اپنا رُخ ہی موڑ لیا تھا۔۔۔ دو ہفتے بعد اُس کی لائر کی پریکٹس شروع ہوجانی تھی۔۔۔

اُسے بس مزید چند مہینے ہی اِس بے حس اور پتھر دل انسان کے ساتھ رہنا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوجانا چاہتی تھی۔۔۔

اُس کے بعد دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی .دونوں ہی اپنی اپنی جگہ غصے میں تھے۔۔

گاڑی گھر میں آکر رکتے ہی عشمال گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ماہبیر وہیں بیٹھا سیٹ کی پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔۔۔

"میری تکلیف کو کیوں نہیں سمجھ پارہی تم۔۔۔ میرے اتنے قریب رہتے ہوئے کیا تم میری دھڑکنوں کی پکار نہیں سن پائی۔۔۔ تم میرے لیے کتنی

اہم ہوتی جارہی ہو۔۔ شاید تم یہ کبھی نہ جان پاؤ۔۔ مجھے آہستہ آہستہ اپنا عادی بنا کر بہت جلد مجھے چھوڑ بھی جاؤ گی۔۔۔"

ماہبیر کے لہجے میں ایک عجیب سا درد تھا۔۔۔۔۔

بہت عرصے بعد اُس کا دل کسی لڑکی پر اعتبار کرنے کو چاہ رہا تھا۔۔۔ لیکن اُس کے اندر کا ڈر اُسے ایسا نہیں کرنے دے رہا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان کے ہونٹوں سے نکلنے والے ایک جملے کے بعد سے ارحا کوئی احتجاج اور مزاحمت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اور خاموشی سے نکاح کے پیپر پر سائن کرتے خود کو اُس کے نام لکھوا دیا تھا۔۔۔

وہ اُس ضدی شخص کی ضد کو آج رد نہیں کر پائی تھی۔۔۔ وہ حاکان شاہ کے ہر ہر روپ سے واقف تھی۔۔۔ جو جس بات کی ٹھان لیتا تھا اُسے پھر کر کے بھی رہتا تھا۔۔۔

یہاں بھی اپنی مانی کر گیا تھا۔۔۔

مگر ارحا جانتی تھی اِس نکاح کے بعد اُس پر زندگی کتنی تنگ ہونے والی تھی۔۔۔

حاکان کو تو وہ پہلے ہی اپنے خلاف کر چکی تھی۔۔۔ جو ہمیشہ اُس کے آگے ڈھال بن کر رہا تھا۔۔۔

ارحا حاکان شاہ کے عالیشان گھر کے ماسٹر بیڈ روم کے عین وسط میں پڑے جہازی سائز بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔۔

جب دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔

بھاری قدموں کی چاپ پر ارحا کا دل سکڑ کر سمٹا تھا۔۔ جیسے جیسے حاکان اُس کے قریب آرہا تھا ارحا کو اپنا پورا وجود کپکپاتے محسوس ہورہا تھا۔۔۔

"تو لگتا ہے پورے زور و شور سے سوگ منایا جارہا ہے۔۔"

حاکان کی طنز میں ڈوبی آواز پر ارحا نے اپنے آنسو صاف کرتے چہرا اُٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سیاہ لباس میں اُس کی پرسنیلٹی مزید سحر انگیز لگ رہی تھی۔۔۔ ارحا کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔ یہ شاندار مرد سب صرف اور صرف اُس کا تھا۔۔۔ مگر اُس کے دل میں ارحا کے لیے شدید نفرت موجود تھی۔۔۔ جسے برداشت کرنے کا حوصلہ وہ خود میں نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

"آپ اپنی من مانی کر چکے ہوں اگر تو کیا اب میں یہاں سے جاسکتی ہوں۔۔۔۔؟"

ارحا اُس سے شدید ناراض اُس کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔۔۔ وہ غصے بھرے انداز میں بولتی بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔

"ابھی تو میں نے کوئی من مانی کی ہی نہیں۔۔۔۔"

حاکان پینٹ کی پاکٹس میں دونوں ہاتھ پھنسائے کھڑا اُسے سر سے پیر تک گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی بات کا مفہوم سمجھتے ارحا نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"حاکان شاہ آپ یہ سب کرکے میرے دل میں اپنا رہا سہا مقام بھی کھو رہے ہیں۔۔۔۔ مجھے آپ سے اِس سب کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔"

ارحا اُس سے چند قدم پیچھے ہٹتے بولی تھی۔۔۔

"مجھے تمہارے دل میں رہنے کی کوئی خواہش ہے بھی نہیں اب۔۔۔ مجھے تم پر اپنے نام کی مہر لگانی تھی جو میں لگا چکا۔۔۔"

حاکان کی آنکھیں لال ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ ٹھیک نہیں کر رہے میرے ساتھ۔۔۔۔"

ارحا نے بھیگی آنکھیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے حاکان کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور ارحا کی کمر بھی بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب تر کھینچ چکا تھا۔۔۔

"ٹھیک اور غلط کی باتیں تمہارے منہ سے سوٹ نہیں کرتیں ارحا نوریز۔۔۔۔ تم نے جو کیا ہے اُس کے آگے یہ سزا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ تمہیں اب ساری زندگی تڑپنا ہو گا میرے لیے۔۔۔ اور میری وجہ سے۔۔۔۔ میری محبت

کے ساتھ کھلواڑ کیا تھا نا تم نے۔۔۔۔ وہ بھی اُس شہریار ملک کے کہنے پر۔۔۔ کیوں کیا تھا میرے ساتھ ایسا۔۔۔ کیوں۔۔۔"

حاکان آگ اُگلتے لہجے میں بولتا اُس پر دھاڑا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کا یہ بپھرا انداز دیکھ ارحا اُس کے حصار میں کانپ اُٹھی تھی۔۔۔

"کیونکہ میں محبت نہیں کرتی تھی آپ سے۔۔۔ اپنی زندگی کو اُس جبری احساس کے تحت داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔"

ارحا نے مُٹھیاں بھینچے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

"تمہیں مجھ سے محبت نہیں تھی رئیلی۔۔۔ ؟؟"

حاکان نے اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔ وہ دونوں اِس وقت ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں اُلجھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

"کبھی نہیں تھی محبت آپ سے۔۔۔۔ "

ارحا بھیگتے چہرے کے ساتھ دوبارہ یہ الفاظ ادا کرتے بولی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اُس کے ہونٹوں سے سسکی برآمد ہوئی تھی۔۔۔

"اگر محبت نہیں تھی۔۔۔ تو تمہارے چہرے پر رقم یہ درد کیسا ہے۔۔۔؟ مجھے دیکھ کر یہ آنسو رکتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔ یہ دھڑکنیں اپنا تال کیوں بھول جاتی ہیں۔۔۔"

حاکان اُس کے چہرے پر جھکا تھا اور اُس کے ایک ایک آنسو کو شدت پسندی کے ساتھ اپنے ہونٹوں سے چننے لگا تھا۔۔۔

ارحا نے بنا کوئی مزاحمت کیے اپنی آنکھوں کو سختی سے میچ لیا تھا۔۔۔

"میں گھر میں کسی کو نہیں بتاؤں گا کہ ہمارا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ تمہیں بہت شوق ہے نا اکیلے اپنی تمام جنگیں لڑنے کا تو اب اِس سب کا سامنا بھی تم خود ہی کرو گی اکیلے۔۔۔۔"

حاکان اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔۔۔

جبکہ ارحا نے آنکھیں کھولتے شاکی نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

ارحا نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔ تم یہ بات جانتی ہو۔۔۔ اور اب پوری دنیا کو اِس بات کا یقین بھی تم ہی دلاؤ گی۔۔"

حاکان اُس کے لال چہرے کو اپنے دل میں اُتارتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

ارحا کتنے ہی لمحے بند دروازے کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔ جہاں سے وہ گیا تھا۔۔۔

اُس نے حاکان کے ساتھ بہت غلط کیا تھا۔۔۔ اب اُسے حاکان کی جانب سے دی سزا تو بھگتنی ہی تھی۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی حاکان کی اپنے لیے نفرت دیکھ کر۔۔۔۔ مگر حاکان سے نکاح کے بعد اُس کے دل کے اندر چھائی ویران، خالی پن اور اُداسی کا جیسے خاتمہ ہو چکا تھا۔۔۔

"حاکان نے مجھے سے صرف انتقام لینے کے لیے نکاح کیا ہے۔۔ مگر اِس دیوانے دل کو یہ کیسی خوشی ہے۔۔۔"

ارحا اپنے کی کیفیت پر حیران ہوتی سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جو شخص اُس کی صورت تک دیکھنے کا روا دار نہیں تھا۔۔۔ وہ اُس کے منہ سے کسی اور کے ساتھ شادی کا سن کر اتنا پاگل ہو اُٹھا تھا کہ اُسے فوراً اپنے نکاح میں لے لیا تھا۔۔۔

یہ کیسی نفرت تھی۔۔۔؟؟؟ کیسا انتقام تھا۔۔۔؟؟

ارحا اپنے آنسو پونچھتی آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"تو کیا حاکان اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔؟"

ارحا کے گلابی ہونٹوں پر دھیمی دھیمی سے مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔

اُس کے ہاتھوں سے اُس کی زندگی پوری طرح چھوٹی نہیں تھی۔۔۔ ابھی بھی ایک سرا اُس کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔

"تھینکیو سو مچ اللہ جی۔۔۔ آپ نے میری دعائیں قبول کرلیں۔۔۔ اور مجھے وہ شخص لوٹا دیا۔۔ جو صرف میرا تھا۔۔۔۔ جسے تین سال پہلے میں نے آپ کی امانت میں سونپا تھا۔۔۔"

ارحا کو اپنے چہرے پر اُس دشمنِ جاں کا سلگتا لمس ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"میں بھی ارحا نوریز ہوں مسٹر حاکان شاہ۔۔۔ جو بیچ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوکر کمزور ضرور ہوگئی تھی۔۔۔ مگر اب وہ اپنی زندگی کے بہترین ساتھی کا ساتھ پاکر واپس سے مضبوط ہوچکی ہے۔۔۔۔ پوری دنیا کے سامنے آپ کے ہونٹوں سے آپ کی بیوی ہونے کا سچ سامنے نہ لایا تھا میرا نام بھی ارحا حاکان شاہ نہیں۔۔۔۔"

ارحا کی دلنشین آنکھوں میں بہت وقت کے بعد چمک واضح ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال نہ تو ماہبیر کے روم میں آئی تھی اور نہ ہی رات کے کھانے پر اُسے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی نظر آئی تھی۔۔ وہ لڑکی پر بھی خود ہی تھی اور اب ناراضگی بھی اُسی سے جتا رہی تھی۔۔۔

"عشمال کہاں ہے۔۔۔؟؟"

ماہبیر نے ٹیبل پر کھانا لگاتی ہاجرہ سے پوچھا تھا۔۔۔

"سر وہ اُوپر ٹیرس پر ہیں۔۔۔"

ہاجرہ نے جواب دیا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔ اتنی شدید ٹھنڈ میں وہ ٹیرس پر کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔"

ماہبیر شدید پریشانی کے عالم میں سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی عشمال کے لیے اتنی فکر دیکھ غزالہ بیگم مسکرا دی تھیں۔۔۔

ماہبیر جیسے ہی ٹیرس پر پہنچا اُسے سامنے ہی وہ ریلنگ کے پاس کھڑی نظر آئی تھی۔۔

"عشمال یہ کیا بچکانہ حرکت ہے۔۔۔۔ آپ اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔۔؟"

ماہبیر کو اُسے بنا کوئی گرم شے لیے وہاں کھڑا دیکھ بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں عشمال کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"میں آپ سے بات کررہا ہوں۔۔۔؟"

ماہبیر اُسے بازو سے تھام کر اپنے مقابل کرتے بولا۔۔۔

"مجھے آپ کی کوئی بات سننے میں انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ اور پلیز لیو مائی ہینڈ۔۔۔"

عشمال اُس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑواتی کھردرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی...؟"

ماہبیر نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

عشمال ایک بار پھر اُس کی جانب سے رُخ موڑ کر کھڑی ہوچکی تھی۔۔۔

"اور یہ انٹرسٹ کیوں نہیں ہے۔۔۔ میں جان سکتا ہوں۔۔۔؟"

ماہبیر نے محسوس کیا تھا کہ عشمال ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

اُس نے اپنا کوٹ اُتار کر عشمال کے گرد اوڑھا دیا تھا۔۔۔

"دیکھے مسٹر ماہبیر کیانی۔۔۔ آپ شام میں ہی واضح کر چکے ہیں کہ ہم دونوں کے درمیان کیا ری لیشن ہے۔۔۔ تو پلیز اب یہ سب مت کریں۔۔۔ جو ہمارے کانٹریکٹ کا حصہ نہیں ہے۔۔۔ میں آپ کے نانا جان اور خالہ کو کسی قسم کا شک نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

عشمال اُس کا کورٹ خود سے ہٹا کر واپس اُسے تھما چکی تھی۔۔۔

جبکہ اب کی بار ماہبیر خود پر کنٹرول نہیں رکھ پایا تھا۔۔ اور عشمال کو اپنے قریب کھینچتا اپنے سینے لگاتے کوٹ کو واپس سے اُس پر ڈال گیا تھا۔۔۔

"ہمارے درمیان نکاح سے پہلے ہی سب کچھ کلیئر ہوچکا تھا نا کہ ہم ایک دوسرے کی پرسنل لائف میں انٹر فیئر نہیں کریں گے۔۔۔ تو پھر میری اُنہیں باتوں کے جواب میں یہ شدید رد عمل کیوں ہے۔۔۔ آپ کو میری

باتیں اتنی بُری کیوں لگیں۔۔۔ کہ آپ یوں خود کو اذیت دینے لگ گئیں۔۔۔"

ماہبیر اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی قربت اور گھمبیر انداز پر عشمال پزل ہوئی تھی۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ ماہبیر کا وہ سب کہنا اُسے اتنا بُرا کیوں لگا تھا۔۔۔

جب اُن دونوں کے بیچ یہ سب پہلے سے ہی ڈیسائیڈ ہوچکا تھا۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔۔"

عشمال کو اپنی دھڑکنوں کی تال ایک دم بدلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اُسے اچانک سے یہ سب کیا ہورہا تھا۔۔

عشمال کو خود پر شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ بھلا کیوں اِس شخص پر اپنا حق جتا رہی تھی جو اُس کا تھا ہی نہیں۔۔۔

عشمال نے اُس سے نگاہیں چراتے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

"آپ مجھے میری بات کا جواب دیئے بغیر نہیں جا سکتیں۔۔۔"

ماہبیر نے خود ٹھنڈ میں کھڑے ہوتے اُسے پوری طرح سے ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔ عشمال نے اِس سے پہلے مردوں کا ایسا مہربان روپ بھلا کہا دیکھا تھا۔۔۔

اُس کا دل ماہبیر کیانی کی اِن خوبیوں کا گرویدہ ہورہا تھا۔۔۔ جو شخص اُس سے محبت نہ کرتے ہوئے اُس پر اتنا مہربان تھا۔۔۔ اُس کا اتنا خیال رکھ رہا تھا۔۔۔

اُس شخص کی محبت پھر کتنی شدت بھری اور خوبصورت ہونے والی تھی۔۔۔

"میں آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی۔۔۔ مگر آپ کے سامنے سچ بولنا بھی بہت مشکل ہورہا ہے میرے لیے۔۔۔۔"

عشمال اُس کے حصار میں نگاہیں جھکائے کھڑی اُسے اتنی حسین لگی تھی کہ ماہبیر خود پر اختیار نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

وہ اُس کے کان کے قریب سرگوشی کرنے کے لیے جھکا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

ماہبیر کی گھمبیر بوجھل آواز عشمال کی سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

"کک کس لیے۔۔۔؟؟"

اُس کی گرم سانسوں کی تپش عشمال کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔ وہ حیرت زدہ سی بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

"جو ابھی میں کرنے والا ہوں اُس کے لیے۔۔۔"

ماہبیر اپنی بات مکمل کرتا اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اُس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔ اور باری باری اُس کے دونوں گالوں، آنکھوں اور

ٹھوڑی پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال اُس کی اِن گستاخیوں پر ہونق بنی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

"جو بات میرے دل میں ہو۔۔۔ اُسے میں حسرت بنا کر اندر ہی نہیں رکھتا ۔۔۔ اور نہ اُسے سامنے والے انسان کے سامنے عیاں کرنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے مجھے۔۔۔۔ یہ سب میں نے کسی کمزور لمحے کے زیرِ اثر نہیں بلکہ اپنے پورے ہوش و حواس میں کیا ہے۔۔۔ اور سوری بولنے کا ریزن صرف یہ ہے کہ میں نے آپ سے دور رہنے کا اپنا کہا پورا نہیں کیا۔۔۔ اور شاید نہ اب آگے پورا کر پاؤں۔۔۔ میں نے کہا تھا مجھے اپنے احساسات اور جذبات پر اختیار ہے۔۔۔ مگر وہ اُس شرط میں تھا کہ جب سامنے والے میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہ ہو۔۔۔ آج سے پہلے اِس دل نے ایسا کبھی کسی کے لیے

فیل نہیں کیا جو یہ آپ کے لیے کررہا ہے۔۔۔ اور میں جانتا ہوں آپ کے ساتھ بھی یہی سب ہورہا ہے۔۔۔

سو اِس پر پریشان ہونے کے بجائے اِس کیفیت کو انجوائے کریں۔۔۔۔ بہت اچھا فیل ہو گا۔۔۔"

ماہبیر اپنی بات مکمل کرتا وہاں رُکا نہیں تھا۔۔۔۔

جبکہ عشمال کتنے ہی لمحے اِس سب سے نکل ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

ماہبیر کیانی نے اُس پر اپنا استحقاق استعمال کرکے اُسے چھوا تھا۔۔۔ اور ساتھ میں اظہار بھی کردیا تھا۔۔۔ کہ وہ اُس کے لیے امپورٹنٹ ہورہی تھی۔۔۔

"یہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟ ماہبیر کے قریب آنے پر مجھے غصہ کیوں نہیں آیا۔۔۔ اُس نے مجھے چھو۔۔۔ اور میں پھر بھی خاموش رہی۔۔۔

آخر کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔۔ کیا وہ سچ کہہ رہا ہے۔۔۔ مجھے واقعی محبت ہو رہی ہے اُس سے۔۔۔ آج سے پہلے تو یہ دل اِس طرح نہیں پاگل ہوا۔۔۔"

عشمال اپنے دھک دھک کرتے دل کی آوازیں سنتی مزید پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ محبت بہت خطرناک شے تھے۔۔۔ وہ شروع سے اِن سب باتوں سے دور رہتی آئی تھی۔۔۔ اور پورے یقین سے کہتی آئی تھی کہ اُسے تو کبھی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔ نہ ہی وہ اِن سب چیزوں کے لیے بنی ہے۔۔۔ مگر اب اُسے اپنا یہ دعوا آنکھوں کے سامنے دھرے کا دھرا ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

عشمال کو اپنے دل کا چور نظر آگیا تھا۔۔۔ بے دھیانی میں ماہبیر کا کوٹ اپنے گرد لپیٹتے عشمال اپنے ہاتھوں اپنے دل کی چوری پکڑے جانے پر خود سے بھی نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان کا ڈرائیور ارحا کو گھر چھوڑ گیا تھا۔۔۔ جہاں آتے ہی سب کو اپنی شادی کی تیاریوں میں جتا دیکھ ارحا پریشان ہونے کے بجائے مسکرا دی تھی۔۔۔

وہ حاکان شاہ کو بتانا چاہتی تھی کہ جیسے بچپن سے وہ کھیلے جانے والے ہر کھیل میں اپنی مرضی سے اُس کے سامنے ہارتا آیا تھا۔۔۔ اب بھی اُس نے ویسے ہی ارحا کے سامنے ہارنا تھا۔۔۔

اب تو ویسے بھی اُس کی زوجیت کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد ارحا کو اپنے پوائنٹس بڑھتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

"ارحا تم نے یوں اچانک شہریار سے شادی کا فیصلہ کیوں کیا۔۔۔ کیا تم پر کسی نے کوئی دباؤ ڈالا ہے۔۔۔؟"

نسرین بیگم نے ارحا کو دیکھتے ہی اُسے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔ اُس کی سوجی آنکھیں اُنہیں مزید پریشان کر گئی تھیں۔۔۔

"نہیں مامی جان ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں نے یہ فیصلہ اپنی مرضی اور خوشی سے کیا ہے۔۔۔ میں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔۔"

ارحا نے کھل کر مسکراتے اُنہیں جواب دیا تھا۔۔۔

نسرین بیگم نے آج اتنے وقت بعد ارحا کو یوں خوش اور مطمئین دیکھا تھا۔ جس پر جی بھر کر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ وہ خوش بھی بہت ہوئی تھیں۔۔۔

اُنہیں ارحا کی خوشی کے سوا کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔

اُسے خوش دیکھ وہ بھی خوش ہوگئ تھیں۔۔۔

گھر میں سب لوگوں کو ارحا کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کو دیکھ اُس کی دماغی حالت پر شبہہ گزرا تھا۔۔۔ حاکان کے علاوہ وہ سب کی جانتے تھے کہ ارحا کبھی شہریار سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ صرف اور صرف حاکان سے محبت کرتی تھی۔۔۔

اِس لیے اُن میں سے کوئی بھی ارحا کا خوشی سے جگمگاتا چہرا دیکھ ہضم نہیں کر پارہے تھے۔۔۔۔

ارحا کو یہی سب دیکھ مزا آرہا تھا۔۔۔

سب لوگ ڈنر کے لیے ڈائینگ ٹیبل پر آئے تھے۔۔۔ جب اتنے دنوں بعد آج ارحا بھی سب کے ساتھ کھانے کے میز پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

حاکان وہاں نہیں تھا۔۔۔ اُس نے حریم سے ہی کہتے سنا تھا کہ حاکان نے آج رات کا ڈنر باہر ہی کرنا تھا۔۔۔ اِس لیے وہ مزید شیر ہوئی ہر طرف مسکراتی پھر رہی تھی۔۔۔

حاکان کے سامنے وہ بس یہ خوشی نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ اِس کا انجام اُس کے لیے اچھا نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔

ارحا کو وہاں بیٹھنا کسی کو بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

مگر ارحا پھر بھی بیٹھی تھی۔۔

بہت عرصے بعد اُس کے پاس بھی کوئی ایسی شے آئی تھی جس سے وہ اِن تمام لوگوں کا خون تو بہت اچھے سے جلا سکتی تھی۔۔۔

ارحا نے ابھی سامنے پڑی رائس کی پلیٹ سے ایک سپون لے کر ہونٹوں کی جانب بڑھائی ہی تھی۔۔۔ جب اُس کے کانوں میِں حاکان کی آواز گونجی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔"

اپنے مخصوص گھمبیر لہجے بمیں سلام کرتا وہ وہاں آن بیٹھا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے ارحا نے نگاہیں اُٹھا کر حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو بہت غور کے ساتھ پہلے ہی اُس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ارحا کو وہاں اِس طرح خوش و خرم بیٹھا دیکھ حاکان کو بھی شدید حیرت ہوئی تھی۔۔۔

اُسے تو یہی لگا تھا کہ یہ لڑکی اُسے روتی ہوئی یا سوگ مناتے ہوئے ملے گی۔۔۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی اور تھا۔۔۔

ارحا کے چہرے پر تکلیف اور اذیت کا شائبہ تک نہیں تھا۔۔۔۔

"آج تم پورا دن کہاں تھے حاکان۔۔۔۔ تم جانتے نہیں ہو میں نے آج تمہیں کتنا مس کیا۔۔۔ مجھے بھی اب تمہارے ساتھ تمہارا آفس جوائن کرنا ہے۔۔ تاکہ ہم ایک ساتھ تو رہیں۔۔۔"

حریم حاکان کو ارحا کی جانب دیکھتا نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

اِس لیے بنا ارگرد بیٹھے بڑوں کا لحاظ کیے صرف اُس کی توجہ حاصل کرنے کی خاطر اُس کے بازو کو اپنی مضبوط گرفت میں لے گئی تھی۔۔۔

"یس آف کورس کیوں نہیں۔۔۔ میں بھی تمہیں بہت زیادہ مس کرتا ہوں۔۔۔ کل تم میرے ساتھ ہی آفس جاؤ گی۔۔۔۔ میں بھی ایک منٹ بھی تم سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔"

حاکان دیکھ ارحا کی جانب رہا تھا۔۔۔ مگر جواب حریم کو دے رہا تھا۔۔۔

حاکان کے بازو سے لگی حریم کو دیکھ ارحا کی حالت پھر سے غیر ہوچکی تھی۔۔۔ خود وہ چاہے جو بھی کرے۔۔۔ مگر حاکان کا کسی کے یوں قریب جانا اُسے برداشت نہیں تھا۔۔۔۔

ارحا کے چہرے کے بدلتے تاثرات وہاں بیٹھے ہر شخص نے نوٹ کیے تھے۔۔۔۔ جس کے بعد ارحا وہاں رکی نہیں تھی۔۔۔ بنا کھانا کھائے وہاں سے اُٹھ گئی تھی۔۔۔

اُس کا یوں اُٹھ کر جانا حریم کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی سکون سے گیا تھا۔۔۔

"حاکان بیٹا اِس اگلے ہفتے ارحا اور شہریار کے نکاح اور رخصتی کی ڈیٹ فکس ہوچکی ہے۔۔۔۔ مگر اُس سے پہلے ہم نے لائبہ اور باسم کے شادی کا فنکشن رکھا ہے۔۔۔ دو دن بعد کا۔۔۔ کیونکہ باسم کی فلائٹ کا پرابلم بن رہا۔۔۔ ابھی ارجنٹ نوٹس پر ہی ہمیں یہ سب کرنا پڑے گا۔۔۔"

لاریب بیگم نے حاکان کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

ارحا کی شادی والی بات پر سب نے حاکان کا ری ایکشن جاننے کے لیے اُسی پر ہی نظریں گاڑھی ہوئی تھیں۔۔۔

اُسے اِس بات کے جواب میں یوں ہی لاپروائی سے بیٹھا دیکھ وہ سب ہی مطمئین ہوگئے تھے۔۔۔

اُن سب میں ایک لائبہ ہی تھی جو حاکان اور ارحا کا یہ بدلہ بدلہ انداز بہت گہرے سے نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

ارحا سیدھی اپنے بیڈ روم میں آئی تھی۔۔۔ اور آتے ہی بیڈ پر اوندھے منہ گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"آپ صرف میرے ہی حاکان۔۔۔۔ آپ پر اب میری مہر لگ چکی ہے۔۔۔ پھر وہ کس حق سے آپ کے قریب آرہی ہے۔۔۔ آپ ایسا نہیں کرسکتے۔۔۔ میرے علاوہ کسی کو بھی اپنے قریب آنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔۔۔۔ صرف میں بیوی ہوں آپ کی۔۔۔ اور آپ پر سب سے زیادہ حق رکھتی ہوں۔۔۔"

ارحا ہاتھ میں تھام حاکان کی تصویر سے مخاطب ہوتے اپنے دروازے کے درمیان میں کھڑی لائبہ کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

جو اُس سے بات کرنے اُس کے پیچھے ہی آرہی تھی۔۔ مگر ارحا کے منہ سے سننے والا انکشاف اُس کے قدم وہیں روک گیا تھا۔۔۔

وہ شاک کی کیفیت میں ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ اُسے آج شام سے ارحا کو دیکھنے کے بعد سے گڑبڑ کا احساس ہورہا تھا۔۔۔

اور اب وہ بات سامنے بھی آچکی تھی۔۔۔ اُس کے بھائی نے اپنی پہلی محبت کو نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ اور اپنے دل کی من مانی کرتا اُس سے نکاح کرچکا تھا۔۔۔

"تھینک گاڈ بھائی آپ نے اب کی بار اپنے دل کی سن کر فیصلہ کیا۔۔۔ بس اب یہ پاگل لڑکی آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔۔۔"

لائبہ ارحا کو اپنے بھائی کے لیے روتے دیکھ اُس پاگل لڑکی کی محبت پر مسکراتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔ اُسے صرف اپنے بھائی کی خوشی کی بہت پرواہ تھی۔۔۔

جس کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔

"میری بلیک کافی بنا کر میرے روم میں آؤ۔۔۔۔"

ارحا کے موبائل پر رنگ ٹون بجی تھی۔۔۔۔

ارحا نے جیسے ہی کال اُٹھائی دوسری جانب سے فوراً حکم صادر کیا گیا تھا۔۔۔

"میں بزی ہوں اِس وقت۔۔۔ آپ حریم سے کہہ دیں وہ فوراً لے آئے گی۔۔۔"

ارحا نے تڑخ کر جواب دیا تھا۔۔۔

"حریم کے ساتھ جیلس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ وہ میرے لیے تم سے بہت اُوپر ہے۔۔۔ اُس نے کبھی پیسوں کے لیے مجھے دھوکا نہیں دیا۔۔۔ وہ جو ہے دل سے ہے۔۔۔"

حاکان نے سنجیدگی بھرے سرد لہجے میں کہتے ارحا کا دل ایک بار پھر بہت گہرے سے چھلنی کر دیا تھا۔۔۔

ارحا کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو چکا تھا۔۔۔۔

"میں شوہر ہوں تمہارا تمہیں میرا ہر حکم ماننا ہو گا۔۔۔"

حاکان اُس کے بنا بولے ہی اُس کی مدھم ہوتی سانسوں سے پہچان چکا تھا کہ ارحا اِس وقت رو رہی ہے۔۔۔

"مجھے نہیں آنا آپ کے پاس۔۔۔"

ارحا شدید خفگی بھرے لہجے میں بولتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

حاکان کی نفرت اور حریم کو اہمیت دینا اُس کا دل چیر جاتا تھا۔۔۔

مگر وہ ٹھیک کہہ رہا تھا وہ اب اُس کا شوہر تھا۔۔۔ اُس کا حکم تو ماننا ہی تھا۔۔۔

ارحا اپنے آنسو صاف کرتے اُٹھی تھی۔۔۔ وہ اس وقت نیوی بلو کلر کے ڈریس میں ملبوس اپنی دھمکتی دودھیا رنگت اور لمبے بالوں کو جوڑے میں مقید کیے وہ اپنے بیڈ روم سے نکل آئی تھی۔۔۔

کچن میں جاکر کافی بناتے وہ حاکان کے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اُس کا دل دھک دھک کررہا تھا۔۔۔

ایک نظر اُس نے خالی کوریڈور پر ڈالی تھی۔۔۔ اور پھر جلدی سے اندر آگئی تھی۔۔۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں سے کچھ دنوں پہلے وہ اُسے دھکے مار کر نکال چکا تھا۔۔۔ اور یہاں پر ہی اُسے خود بلایا تھا۔۔۔

ارحا روم کو خالی دیکھ جلدی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔ اُس کا ارادہ کافی رکھ کر یہاں سے فرار ہوجانے کا تھا۔۔۔

مگر ابھی وہ کافی رکھ کر پلٹی ہی تھی جب اپنے پیچھے کھڑے حاکان کے سینے سے ٹکراتی بُری طرح لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

مگر حاکان نے اُس کے نازک وجود کو اپنے حصار میں لیتا اُپنے سے قریب کر گیا تھا۔۔۔

اُس کے اِس عمل پر ارحا کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"میں نے کافی رکھ دی ہے۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔"

ارحا اُس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔۔۔

"آج رات تم بھول جاؤ کے اِس روم سے قدم بھی باہر رکھ پاؤ گی۔۔۔"

حاکان اُس کے بالوں سے کیچر نکال کر اُسے اپنی مُٹھی میں دبا کر توڑ چکا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی اِس حرکت پر ارحا کا چہرا لال ہوا تھا۔۔۔ اُس کے بالوں کی گھنی آبشار اُس کے نازک وجود کے گرد بکھر گئے تھے۔۔۔

ارحا اُس کے سامنے مزاحمت کیے کھڑی رہی تھی۔۔

"تم سے میں نے آج زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔ مگر تم اُس بات کا سوگ منانے کے بجائے اتنی خوش کیوں ہو۔۔۔"

حاکان اُس کی ٹھوڑی اپنے شکنجے میں لیتا اُس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

ارحا خود کو اُس کا ہر وار سہنے کے لیے تیار کرکے آئی تھی۔۔۔۔

"میرے سامنے آکر تمہاری بولتی بند کیوں ہو جاتی ہے۔۔۔؟"

حاکان کی گرفت اُس کی کمر پر سخت ہوئی تھی۔۔

"کیونکہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

ارحا اُس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

حاکان نے اُس کی بات کے جواب میں بنا کچھ بولے خاموشی سے اُس کی آنکھوں کو بھیگتے دیکھا تھا۔۔۔

"کتنی بار آپ حریم کے قریب جاچکے ہیں۔۔۔ اُسے چھوا ہے آپ نے..؟؟؟"

ارحا اِس وقت اپنے تین سال پہلے والے روپ میں واپس آچکی تھی۔۔۔ جو حاکان شاہ سے کچھ بھی پوچھنے اور کہنے کا حق رکھتی تھی۔۔

حاکان خاموشی سے اُس کی یہ دلیری دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم نے تو تین سال پہلے مجھ سے ہر تعلق ختم کرتے مجھے دھتکار دیا تھا نا۔۔۔ تم تین سال پہلے اِن سوالوں کا حق کھو چکی ہو۔۔۔۔"

حاکان نے اُس کے بالوں کی گدی کو اپنی مُٹھی میں جکڑتے اُس کا چہرا اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔ لرزتی پلکیں، کانپتے گلابی ہونٹ اور رونے کی وجہ سے لال ہوئی چھوٹی سے ناک۔۔۔

یہ لڑکی آج بھی حاکان شاہ کا چین و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔ تین سال اُس نے خود سے لڑتے اور ارحا کو اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرتے گزارے تھے۔۔۔

مگر دل کے معاملے میں وہ آج بھی اُسی مقام پر کھڑا تھا۔۔۔ جہاں تین سال پہلے تھا۔۔۔ اِس لڑکی کے معاملے میں اُس کا دل ہمیشہ اُسے دغا دیتے آیا تھا۔۔۔

مگر ارحا نے اُس کے ساتھ جو کیا تھا۔۔۔ اُس کے بعد اُس کا دماغ اتنی آسانی سے اِس لڑکی کو قبول کرنے کو تیار بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"میں مر بھی جاؤں گی نا تب بھی۔۔۔ تب بھی آپ پر سب سے زیادہ حق میرا ہی ہو گا۔۔۔۔ میں بے وفائی کر سکتی ہوں۔۔۔ مگر آپ کو ایسا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔"

ارحا اُس کا گریبان اپنی مُٹھی میں جکڑتی اُس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔ اتنا کہ اُس کی سانسوں کی مہک حاکان کو اپنی سانسوں میں اُترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ غصے میں بولی حاکان شاہ کا ضبط بہت بُری طرح آزما گئی تھی۔۔۔

حاکان اُس کی نازک کمر کو اپنے بازو کی شکنجے میں لے کر اُوپر اُٹھاتا دوسرے ہاتھ سے اُس کے چہرے کو تھامتا اُس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ اور اپنا سارا

غصہ، فرسٹریشن اور اِس لڑکی کی بے وفائی کا درد اپنے جنونی لمس سے اُس پر اُتارتا چلا گیا تھا۔۔۔

ارحا اُس کے اِس وحشیانہ لمس پر جی جان سے کانپ اُٹھی تھی۔۔۔ جو نجانے کتنی ہی دیر اپنا یہ عمل جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

ارحا کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر اُس نے ایک بار بھی حاکان سے دور ہونے کی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔

وہ تکلیف سہتی رہی تھی۔۔۔ مگر اپنے محبوب سے دور جانے کی خواہش نہیں کی تھی۔۔۔

ارحا کی آنکھوں سے آنسو گرا تھا۔۔۔ جس پر حاکان شاہ کو جیسے ہوش آیا تھا۔۔۔ اُسے نے ارحا کی سانسوں کو آزادی بخشی تھی۔۔ مگر اُسے اپنی گرفت

سے آزاد اب بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ جو پوری طرح لرز رہی تھی۔۔۔ ارحا نے اپنے جلتے ہونٹوں کو سختی سے میچتے حاکان سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

اُس کی سانسیں ابھی تک نارمل نہیں ہوئی تھیں۔۔۔ مگر حاکان کی گرفت توڑ پانا اُس کے لیے آج بھی ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

"دور جانا چاہتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟"

حاکان نے اب کی بار قدرے نرم لہجے میں اُس سے سوال کیا تھا۔۔۔

جب ارحا نے چہرا اُٹھا کر نفی میں سر ہلاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔۔"

ارحا کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

"تو پھر تین سال پہلے وہ سب کیوں کیا۔۔۔۔؟؟"

حاکان جو ارحا کے لیے دل میں شدید غصہ لیے یہاں آیا تھا۔۔ اب آہستہ آہستہ اُس کے ہر ہر انداز میں اپنے لیے محبت اور تڑپ دیکھ حاکان اُس کے ساتھ مزید سختی نہیں برت پایا تھا۔۔۔

"میری مجبوری تھی۔۔۔۔"

ارحا اُس کے ساتھ لگی اُس چھوٹے سے بچے کی طرح اعتراف کرتے بولی تھی۔۔۔ جیسے اپنی سب سے پسندیدہ شے کے چھن جانے کو خوف ہو۔۔۔۔

"کیسی مجبوری۔۔۔۔؟"

حاکان نے بے یقینی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ میں کبھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔"

ارحا نے بات مکمل کرتے وہاں سے جانا چاہا۔۔۔۔

"واٹ دا ہیل۔۔۔۔ تم اب میرا دماغ خراب کررہی ہو ارحا۔۔۔۔؟"

حاکان نے اُس کی کلائی دبوچ کر واپس اُسے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔

"آپ کا دماغ پہلے دن سے خراب ہے حاکان شاہ۔۔۔ آپ کو لگتا ہے صرف آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔ صرف آپ کو غصہ کرنے کا حق ہے۔۔۔۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔ تین سال پہلے جتنی قصور وار میں تھی۔۔۔ اُتنے ہی آپ بھی تھے۔۔۔ میں نے نکاح سے انکار کیا اور آپ مان گئے۔۔۔ کیوں؟؟؟ جانتے تھے نا کہ کتنی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ پھر بھی میری کہی بکواس پر اتنی آسانی سے یقین کر لیا۔۔۔ اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔۔ آپ سارا الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔۔۔ مگر قصوروار آپ بھی ہیں۔۔ میں نے صرف شادی سے انکار کیا تھا۔۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر آپ گئے تھے۔۔۔ جس کے بعد سے میں بھی شدید نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ آپ نے نکاح تو کرلیا مجھ سے۔۔۔ مگر کبھی حاصل نہیں کر پائی گے مجھے۔۔۔۔"

ارحا بپھری شیرنی بنی اپنے تین سالوں کی بھڑاس اُس پر نکال گئی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کی کہی ایک ایک بات حاکان شاہ کا دماغ بالکل الٹ گئی تھی۔۔۔

"اوہ رئیلی۔۔۔ سارا قصور میرا ہے۔۔۔ نکاح سے انکار کرتے کیا کیا بکواس کی تھی میرے بارے میں تم نے۔۔۔ اُس پورے خاندان کے سامنے جن سے مخالفت مول لے کر تم سے نکاح کررہا تھس۔۔۔ اُن سب کے سامنے میری عزت نفس کا جنازہ نکال دیا تم نے۔۔۔ اور تم چاہتی تھی میں اُس بعد اپنی بچی کچی عزت کو بھی داؤ پر لگانے تمہارے پاس آتا۔۔۔ کیا محبت صرف میں نے کی تھی جو اُس کے سارے فرائض میں نبھاتا۔۔۔ ؟"

حاکان کا غصہ بھی اِس وقت ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔

وہ دونوں ہی اِس وقت برابری کے مقام پر کھڑے ہوکر ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔۔۔ وہ برابری کا مقام جو حاکان نے اُسے سونپا تھا۔۔۔

جو لڑائی اُنہیں تین سال پہلے کر لینی چاہیے تھی۔۔۔ وہ اِس وقت کر رہے تھے وہ دونوں۔۔۔

"تو آپ کی محبت کی طاقت یہیں تک تھی کہ میں نے کہاں اور آپ مان گئے۔۔۔ مجھے تن تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ اپنا کیا ہر وعدہ توڑ دیا۔۔۔۔"

ارحا آج اپنے دل کی ایک ایک اذیت اِس سامنے کھڑے شخص پر نکال دینا چاہتی تھی۔۔۔ بھری پڑی دنیا میں یہ واحد انسان ہی تھا اُس کے پاس جس سے وہ اپنی جان سے بڑھ کر محبت بھی کرتی تھی، خود کو ہرٹ کرنے کا حق بھی صرف اِسی کو ہی دے رکھا تھا۔۔۔ لڑائی بھی اِسی سے کرنی تھی، اپنی اذیت بھی اِسی کے سامنے عیاں کرنی تھی۔۔۔۔ اور شکوے گلے بھی اِسی سے کرنے تھے۔۔

کیونکہ اُس کے ہر زخم کا مرہم اِسی شخص کے پاس تھا۔۔

"میں نے اپنا کوئی وعدہ نہیں توڑا۔۔۔ مائنڈ اٹ۔۔۔"

حاکان نے اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارن کیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے بات ہی نہی کرنی۔۔۔ ہم الگ الگ ہی ٹھیک ہیں۔۔۔"

ارحا کو اُس کا یوں اُنگلی اُٹھانا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ اتنی دیر لڑنے کے بعد اور اُس پر دنیا جہاں کے الزامات کی برسات کرنے کے بعد ارحا نم آواز میں بولتی وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں آج تمہیں یہاں سے جانے دوں گا۔۔۔"

حاکان نے دروازے کے قریب پہنچتی ارحا کو واپس سے دبوچتے دروازہ لاک کرتے اُس کی کمر دروازے سے ٹکاتے اُس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

اِس جارحانہ کاروائی کے نتیجے میں ارحا کا دوپٹہ نیچے گر چکا تھا۔۔۔

مگر اِس وقت اُن دونوں کو اپنی لڑائی کے سوا کسی بات کا ہوش تک نہیں تھا۔۔۔

"میں جاکر رہوں گی۔۔۔ آپ کو لگتا ہے ہر بار آپ کی من مانیاں چلتی رہیں گی۔۔۔"

ارحا نے اُس کے سینے پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کا دباؤ ڈالتے اُسے خود سے دور دھکیلنا چاہو تھا۔۔۔۔

"ہاں تم پر، تمہارے وجود، تمہارے دل و دماغ سب پر میری من مانی ہی چلے گی۔۔۔ کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔"

حاکان اُس کی مزاحمت کو روکتا اُس کی دونوں کلائیوں کو اپنی آہنی گرفت میں لیتا اُس کی کمر پر باندھ گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے اِس عمل کے نتیجے میں ارحا اُس کے مزید قریب ہو آئی تھی۔۔۔

ارحا کا دل شدت سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔ اُسے جیسے ہی اپنے حلیے کا اندازہ ہوا وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔ اِس شخص سے اپنی تین سال کی تکلیفوں کے حساب بے باک کرتے ہاتھا پائی میں وہ یہ دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ کہ وہ اُس کے سامنے کس حلیے میں کھڑی ہے۔۔

حاکان نے بہت غور سے ارحا کا لال گلابی چہرا دیکھا تھا۔۔۔ اور جیسے ہی اِس کی وجہ سمجھ آئی۔۔۔ اِس سیریس سچویشن میں بھی وہ اپنی دل جلاتی مسکراہٹ پوشیدہ نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

"مجھ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

حاکان نے اُس کی کلائیاں ابھی بھی آزاد نہیں کی تھیں۔۔۔ وہ اُس کی جانب جھکتا اُس کے چہرے پر پھسل آئی سیاہ زلفوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے بولا تھا۔۔۔

اپنے چہرے پر محسوس ہوتے اُس کی اُنگلیوں کے لمس پر ارحا کی پلکیں لرز اُٹھی تھیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

اُس کے سوال کے جواب میں ارحا نے نہایت صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔ اُس یہ معصومیت اور سادگی بھرا انداز ہی تو حاکان شاہ کو اپنا گرویدہ کر دیتا تھا۔۔۔

"لڑائی کو بعد پر چھوڑتے ہیں۔۔۔۔ کیونکہ تین سال کی لڑائی اتنی جلدی ختم ہونے والی نہیں ہے۔۔۔۔"

ارحا مسلسل اُس کی گرفت سے نکلنے کے لیے مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔ مگر حاکان فلحال ایسے کسی بھی موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے نہ تو بات کرنی ہے نہ لڑائی۔۔۔۔"

ارحا نے خفگی کا اظہار کرتے خود کو اُس سے آزاد کروانا چاہا تھا۔۔۔

"آئی سیور میں بھی اِس وقت اِن دونوں کاموں کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔۔"

حاکان نے اُس کی بات کا اپنے مطابق مطلب اخذ کرتے اُس کی پیشانی پر موجود اُس نشان پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔ جو اُسی کا دیا ہوا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔ ورنہ میں باہر جاکر سب کو بتا دوں گی۔۔۔ آپ نے جو آج شام میرے ساتھ کیا۔۔۔۔"

ارحا نے اُسے نکاح کی دھمکی دی تھی۔۔۔

"اوکے ابھی جاکر بتا دو۔۔۔ میں نے نکاح کیا ہے۔۔۔ اپنے مرضی اور پورے ہوش و حواس میں رہ کر۔۔۔ اور جیسے ہی تم گھر میں سب کے سامنے

اِس بات کا اقرار کرو گی۔۔۔ میں اُسی لمحے ہاتھ پکڑ کر تمہیں اپنے کمرے میں لے آؤں گا۔۔۔۔"

حاکان نے اُسے اپنے ارادوں سے باور کروایا تھا۔۔۔

ارحا کا نازک وجود اِس وقت اپنے محبوب ترین شخص کی جان لیوا قربت کے زیرِ اثر کانپ رہا تھا۔۔۔

"مجھے جانے دیں۔۔۔۔"

ارحا نے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"اب میں کبھی میں تمہاری کوئی بات مانوں گا سوچنا بھی مت۔۔۔ اور اِس حلیے میں باہر جانے دوں گا۔۔۔ یہ بھی بھول ہے تمہاری۔"

حاکان جھکا تھا اور ارحا کے لرزتے کانپتے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اُٹھا گیا تھا۔۔۔

ارحا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ وہ خود بھی بھلا کہاں اِن مضبوط پناہوں کو چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔

حاکان ارحا کو اُٹھائے پلٹا ہی تھا جب اُسی لمحے دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

ارحا نے گھبرا کر حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کھول دوں۔۔۔۔؟؟"

حاکان نے اُس کی ہرنی سی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

تین سال پہلے کا خوف ایک بار پھر سے اُس کے سامنے آن کھڑا ہوتا حاکان شاہ کی قربت کا سارا فسوں ختم کر گیا تھا۔۔۔

حاکان نے اُس کا یہ خوف بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔

اُس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اُسے محسوس ہوا تھا جیسے تین سال پہلے وہ کچھ بہت بڑی شے مس کر گیا ہے۔۔۔

حاکان نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔۔۔

ارحا کو بیڈ پر بیٹھاتے وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا اُس کا موبائل زور و شور سے بج اُٹھا تھا۔۔۔

دونوں نے ایک ساتھ موبائل کی سکرین کو گھورا تھا۔۔۔ جس پر جگمگاتا حریم کا نمبر دیکھ ارحا جی جان سے جل اُٹھی تھی۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا حاکان یہ کال اٹینڈ نہ کرے۔۔۔ مگر حاکان کو موبائل کی جانب ہاتھ بڑھاتا دیکھ ارحا جی بھر کر بد مزا ہوئی تھی۔۔۔۔

جب حاکان کال اٹینڈ کرتا فون کان سے لگا گیا تھا۔۔۔

"حاکان تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ میں نے کتنی بار دروازہ ناک کیا۔۔۔ مگر تم نے کھولا ہی نہیں۔۔۔۔"

حریم کی فکر میں ڈوبی آواز سپیکر پر اُبھری تھی۔۔۔ قریب ہونے کی وجہ سے ارحا کی سماعتوں تک بھی حریم کی یہ بے قراری با آسانی پہنچ پائی تھی۔۔۔

ارحا یہ بھی برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اور اپنی مُٹھیاں بھینچے بیڈ سے اُٹھتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔

جب حاکان نے پیچھے سے اُس کے گرد اپنا بازو حمائل کرتے واپس سے اپنے قریب کرلیا تھا۔۔۔

اُس کے ہلکے سے جھٹکے کے نتیجے میں ارحا کی پشت اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

اُس اپنے پیٹ پر جما حاکان کا ہاتھ ہٹانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اپنی گرفت مزید مضبوط کر گیا تھا۔۔۔

"میں اپنے بزنس کی بہت امپورٹنٹ کانفرنس کال میں بزی ہوں۔۔۔ کیوں خیریت ہے سب۔۔۔؟؟؟"

حاکان کے بولنے پر اُس کے ہونٹ ارحا کو اپنے کندھے سے ٹچ ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

"ہاں وہ ارحا رات کے اِس وقت پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے۔۔۔۔۔ سب گھر والے بہت زیادہ پریشان ہیں۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی وہ کہاں گئی ہے۔۔۔۔؟؟ سب کا یہی کہنا ہے وہ شاید شہریار کے ساتھ۔۔۔۔ پہلے بھی شاید وہ ایسے ہی جاتی رہی۔۔۔۔"

حریم بڑے ہی میٹھے لہجے میں اپنے دل میں موجود زہر اُگل رہی تھی ارحا کے لیے۔۔۔

"شٹ اپ حریم۔۔۔۔۔ تم بنا کسی پروف کے کسی پر بھی ایسے الزام نہیں لگا سکتی۔۔۔۔"

حاکان کی دھاڑ پر حریم گڑبڑا گئی تھی۔۔۔۔ اُسے تو لگا تھا۔۔۔ یہ اتنی بڑی بات سن کر حاکان شدید غصے میں آجائے گا۔۔۔

"سوری مگر ارحا گھر پر نہیں ہے۔۔۔ اِس لیے ہمیں لگا۔۔۔۔"

حریم نے جلدی سے بات بنائی تھی۔۔۔

"یس۔۔۔ نیکسٹ ٹائم دھیان رکھنا۔۔۔۔"

حاکان فون کاٹ گیا تھا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

ارحا اُس کے ہاتھ پر ناخن گاڑھتے غصے سے بپھرتے اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔؟؟؟"

حاکان نے اُس کے زخمی شیرنی جیسے اِس ری ایکشن پر سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔۔"

ارحا اُس سے سخت خفا نظر آئی تھی۔۔۔

"آج تم یہیں رہو گی۔۔۔۔ بھول جاؤ کہ صبح کا اُجالا ہونے سے پہلے میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا۔۔۔۔"

حاکان اُسے سرد نگاہوں سے گھورتا وہاں سے ہٹا تھا۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ ارحا نے اِس وقت جانے کی بات صرف اُس کی حریم سے کال پر کی جانے والی بات کی وجہ سے کی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

ارحا اُس کے مقابل آئی تھی۔۔۔

"کیونکہ تم ہر بار یہ سب نہیں کر سکتی ارحا نوریز۔۔۔۔ تم خود بھی جانتی ہو۔۔۔ آج سے تین سال پہلے تم نے میرے ساتھ کتنا غلط کیا۔۔۔ اور آج بھی تک اُتنا ہی غلط کر رہی ہو۔۔۔۔ تم مجھے انا پرست انسان بولتی تھی نا۔۔۔ مگر یقین مانو تم مجھ سے میں زیادہ انا پرست ہو۔۔۔ جسے نہ تو میری محبت کی قدر ہے۔۔۔ اور نہ ہی میری۔۔۔۔"

حاکان لال آنکھوں سے اُسے اُس کی غلطی جتاتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔روم کا دروازہ اندر سے لاک کرتے وہ کیز اپنی پاکٹ میں رکھتا۔۔۔لیپ ٹاپ اور کمبل اُٹھاتا اتنی ٹھنڈ میں ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"میں انا پرست ہوں۔۔۔تو آپ سے زیادہ گھمنڈی اور غصیلا انسان بھی کوئی نہیں ہے۔۔۔۔کیوں بولوں میں کہ مجھے آپ کی ضرورت ہے۔۔۔آپ خود کیوں نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔"

ارحا نے تپ کر دل میں سوچا تھا۔۔۔

اور اُس کے پیچھے جانے کے بجائے پوری استحقاق سے اُس کے بیڈ پر نیم دراز ہوتی کمبل خود پر تان گئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اُس کے شوہر نامدار کا یہ غصہ آج رات ٹھنڈا ہونے والا نہیں تھا۔۔۔۔

مگر وہ آج تین سال کے بعد اپنی سکون کی نیند پوری کر لینا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ آج اُس کا محبوب اُس کا محرم بن کر صرف اُس کا ہو چکا تھا۔۔۔۔

اور اِس وقت اُس پر گھنے سائے کی طرح اُس کے پاس موجود تھا۔۔۔

ارحا پورے تین سال بعد اِس بے خوفی سے ہونے لگی تھی۔۔۔ آج اُسے حاکان کی تصویر اپنے پاس رکھنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عشمال بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟ سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔۔"

غزالہ بیگم جانتی تھیں کی عشمال جلدی سو جایا کرتی تھی۔۔۔ آج عشمال کو اِس وقت ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ کر ٹی وی سرچنگ کرتے دیکھ وہ اپنی حیرت کا اظہار کیے بنا نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

"جی وہ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔"

عشمال نے جلدی سے بہانہ بنایا تھا۔۔۔

"آپ ٹھیک ہو بیٹا۔۔۔ کیا کوئی پریشانی ہے۔۔۔ ماہبیر سے لڑائی ہوئی ہے کوئی۔۔۔۔"

غزالہ بیگم اُس کی روئی روئی آنکھیں دیکھ فکر مند سی اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔ اُن کے قریب آتے ہی عشمال خود پر ضبط نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ اور اُن کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اُسی لمحے ٹی وی لاؤنج میں قدم رکھتا ماہبیر عشمال کو اِس بُری طرح سے روتا دیکھ وہیں ساکت ہوا تھا۔۔۔

"عشمال بیٹا مجھے بہت فکر ہو رہی ہے بیٹا۔۔۔ آپ پلیز بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔ کس بات نے آپ کو پریشان کر رکھا ہے۔۔۔"

غزالہ بیگم کے سوال پر ماہبیر کی سماعتیں بھی پوری طرح سے عشمال کے جواب کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"میں نہیں جانتی مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔ مگر میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔ میں نے آج تک ہمیشہ جو چاہا ہے وہی کیا ہے۔۔۔۔ مگر اِس بار میں ویسا نہیں کر پا رہی جو میں چاہتی ہوں۔۔ میرا دل میری سن ہی نہیں رہا۔۔۔

سب کچھ غلط ہو رہا ہے خالہ جانی۔۔۔ میں نے جو کبھی نہیں چاہا تھا وہ ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ میں اتنی سٹارنگ نہیں ہوں کہ اُس سب کو فیس کر سکوں۔۔۔"

عشمال کی کوئی ایک بھی بات غزالہ بیگم کے پلے نہیں پڑی تھی۔۔۔ مگر دروازے میں کھڑا ماہبیر ساری بات سمجھتا مسکرا دیا تھا۔۔۔

اُس کی بیوی کو اُس سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔

پہلی بار کوئی لڑکی اپنے ہی شوہر سے محبت ہو جانے پر اِس طرح رو رہی تھی۔۔۔۔یہ انوکھا کام عشمال اکبر ہی کر سکتی تھی۔۔۔

ماہبیر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جب اُس کے قدموں کی بھاری چاپ کر عشمال فوراً اپنے آنسو صاف کرتی غزالہ بیگم سے دور ہوئی تھی۔۔۔

اُس نے دل ہی دل میں دعا کی تھی کہ کاش ماہبیر نے اُس کی کوئی بات نہ سنی ہو۔۔۔

"ماہبیر آپ کہاں تھے۔۔۔دیکھیں آپ کی بیگم صاحبہ کو نجانے کیا ہوا ہے۔۔۔ مسلسل روئی ہی جا رہی ہیں۔۔۔"

غزالہ بیگم کو یہی لگا تھا کہ شاید اُن دونوں کے بیچ کوئی لڑائی چل رہی ہے۔۔۔اِس لیے وہ ماحول کو خوشگوار بنانے کی خاطر بولی تھیں۔۔۔

"آپ فکر مت کریں خالہ جان میں سنبھال لیتا ہوں اپنی بیوی کو۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کے سامنے صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

اُس کے اتنے خوشگوار انداز پر غزالہ بیگم مطمئین سی ہوتیں وہاں سے اُٹھ گئی تھیں۔۔۔

جبکہ عشمال ماہبیر کی نگاہوں سے بُری طرح پزل ہوئی تھی۔۔۔

"کیا اس رونے کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟"

ماہبیر نے اُس کی گلابی آنکھوں کو بغور دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے اپنے گھر والوں کی یاد آرہی تھی۔۔۔"

عشمال نے اُس کی جانب دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔۔۔

"اِس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔ آپ آئیں میرے ساتھ میں آپ کو آپ کے گھر والوں سے ملوا دیتا ہوں۔۔۔"

ماہبیر گاڑی کی چابیاں لیتے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔۔"

عشمال فوراً انکار کرتے اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔

جب اُسی لمحے ماہبیر اُس کے سامنے آیا تھا۔۔۔

"آپ چاہیں تو کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کی جھیل سی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔۔۔

اُس کی نگاہیں بار بار عشمال کی نتھلی سے اٹک رہی تھیں۔۔۔جو آج اُسے عشمال کی طرح اُداس سی لگی تھی۔۔۔۔

"میرے لیے آج تک زندگی میں کچھ بھی حاصل کر پانا آسان نہیں رہا۔۔۔چاہے وہ میری پسند کے کپڑے ہوں کھانا ہو یا پھر۔۔۔"

عشمال بات کرتے رک سی گئی تھی۔۔۔مگر ماہبیر اُس کی ادھوری بات سے ہی سب کچھ سمجھ گیا تھا۔۔۔

"اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

ماہبیر نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُس کی اُنگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھنساتے اُسے اپنے ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"آپ کہاّں جا رہے ہیں۔۔۔؟ پلیز مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔؟"

عشمال کو لگا تھا وہ اُسے اُس کے گھر لے کر جا رہا ہے۔۔۔

"کیا آپ میرے کہنے پر میرے ساتھ نہیں چل سکتیں۔۔۔؟؟"

ماہبیر نے رک کر اُس سے پوچھا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ اور نہ ہی آپ مجھ پر اپنی کوئی مرضی فورس کر سکتے۔۔۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو میں اپنے کانٹریکٹ کے مطابق آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔۔"

عشمال اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتے اُسے اپنے رشتے کی حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

اور ماہبیر کی کوئی بھی بات سنے بغیر وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

ماہبیر نے کچھ سیکنڈ کے لیے وہاں رک کر سوچا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے عشمال کے پیچھے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

عشمال اُس سے سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اِس لیے اُس کے آنے سے پہلے ہی سر تک کمبل تان کر صوفے پر سو چکی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔ آپ ایسے نہیں سو سکتیں۔۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کے قریب جاتے بولا تھا۔۔۔ مگر عشمال اُس کی بات کے جواب میں ٹس سے مس بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں عشمال۔۔۔۔"

ماہبیر دوسری بار بھی قدرے تحمل سے بولا تھا۔۔۔

مگر عشمال کی جانب سے اب بھی کوئی ری ایکشن نہیں آیا تھا۔۔۔

جس پر ماہبیر نے ہاتھ بڑھا کر عشمال کے اُوپر سے کمبل کھینچ لیا۔۔۔

عشمال کو اِس حرکت کی اُمید نہیں تھی۔۔۔وہ ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال اپنا دوپٹہ اُٹھا کر کندھوں پر پھیلاتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔"

ماہبیر ایک بار پھر سے اپنی بات دوہرائی تھی۔۔۔

"مگر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

عشمال وہاں سے جانے لگی تھی جب ماہبیر نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے ایک زور دار جھٹکے سے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔

عشمال نے اُس کی حرکت پر خفت زدہ سا ہوتے دوسرا ہاتھ اُس کے سینے پر رکھتے درمیانی فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ماہبیر اُس کے بازو کو اُس کی کمر پر موڑتا اُسے اپنے مزید قریب کرتا درمیانی فاصلہ بالکل ختم کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے تو لگا تھا آپ ایک کانفیڈنٹ اور حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی ایک بہادر لڑکی ہیں۔۔۔ مگر آپ تو پہلے مقام پر ہی ہار مان بیٹھیں۔۔۔ ابھی تو آپ کو آگے بہت کچھ دیکھنا اور سہنا ہو گا۔۔۔"

ماہبیر اُس کے بالوں کی لٹ کو اپنی اُنگلی پر لپیٹتے بولتا عشمال کو ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اُس نے فوراً ماہبیر کی گرفت سے اپنے بالوں کو آزاد کروایا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اِس بات کا۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کے اتنے قریب کھڑے ہونے کی وجہ سے عشمال کی دھڑکنیں لمحہ بالمحہ اُس کا ساتھ چھوڑ رہی تھیں۔۔۔

"یہی کہ میں اُس کانٹریکٹ سے بیک آف کرتا ہوں۔۔۔جو ہم دونوں کے بیچ نکاح کے بعد ہوا تھا۔۔۔۔"

ماہبیر نے بہت ہی تحمل سے اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

عشمال کتنی ہی دیر کچھ بول پانے کے قابل ہی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

عشمال کے سینے میں اُس کی دھڑکنوں نے اودھم مچار کھا تھا۔۔۔

"وہی جو آپ سن اور سمجھ چکی ہیں۔۔۔۔۔"

ماہبیر نے اُس کے زرد پڑتے چہرے پر اپنی نظریں گاڑھ رکھی تھیں۔۔۔

"آپ اپنے کہے سے پلٹ رہے ہیں۔۔۔ہم نے وہ نکاح صرف مصلحت کے تحت کیا تھا۔۔۔۔"

عشمال نے اُسے یاد دلانا چاہا تھا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔وہ نکاح میری دلی رضامندی سے ہوا تھا۔۔۔پہلے آپ کا اس گھر میں آنا۔۔۔اور پھر یہ نکاح۔۔۔یہ سب میری مرضی اور خواہش سے ہوا ہے۔۔۔"

ماہبیر اُس پر انکشاف در انکشاف کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"مگر آپ مجھ سے نکاح کیوں کرنا چاہتے تھے۔۔۔؟؟؟ہم تو اُس رات پہلی بار ملے تھے نا۔۔۔؟؟"

عشمال نے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کا سامنا مجھ سے پہلی بار ہوا تھا۔۔۔مگر میری آپ سے وہ دوسری ملاقات تھی۔۔۔میں آپ سے ہوئی اپنی پہلی ملاقات میں ہی اپنا دل ہار چکا تھا۔۔۔اور یہ سب

باتیں میں تمہیں ابھی اِسی لیے بتا رہا ہوں۔۔۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم بھی میری محبت میں گرفتار ہو چکی ہو۔۔۔۔"

ماہبیر کی محبت پاش نگاہیں عشمال کے ایک ایک نقش کو چھو رہی تھیں۔۔۔۔

"اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔؟؟؟ آپ کو زرا شرم نہ آئی۔۔۔ اتنے فراڈ طریقے سے مجھ سے نکاح کرتے ہوئے۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی اِن ساری باتوں کے بعد ایک پل بھی آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔ آپ جیسا دھوکے باز۔۔۔ گھٹیا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ جو صرف اپنے بارے میں سوچنا جانتا ہے۔۔۔۔ جسے اپنے ماں باپ تک کی پرواہ نہیں وہ بھلا کسی اور کے بارے میں اچھا سوچ بھی کیسے سکتا ہے۔۔۔ میں اب ایک پل کے لیے بھی یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔"

عشمال کو اپنے بے وقوف بنائے جانے پر شدید غصہ آ رہا تھا۔۔ اور اُس سے بھی زیادہ غصہ اِس بات پر آ رہا تھا کہ وہ اُس کی اپنے لیے محبت سے آگاہ ہو چکا تھا۔۔۔

وہ کتنی بڑی بے وقوف تھی۔۔۔۔کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

"آپ کہیں نہیں جائیں گی۔۔۔اب ساری زندگی ہیں رہیں گی میرے پاس۔۔۔کیونکہ میں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ آپ میرے بارے میں اتنا غلط اِس لیے بول رہی ہیں کیونکہ آپ ابھی غصے میں ہیں۔۔۔اور ماہبیر کیانی کے بارے میں ابھی کچھ نہیں جانتیں۔۔۔کچھ دن میرے ساتھ گزاریں۔۔۔۔مجھے سمجھیں۔۔۔تو یقین کریں یہ ساری بدگمانیاں بھی دور ہو جائیں گی۔۔۔۔"

ماہبیر نے اُس کے ملائم گال کو دھیرے سے چھوا تھا۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں سمجھنا آپ کے بارے میں۔۔۔میں صبح ہوتے ہی آپ جیسے دھوکے باز انسان سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔اور بہت جلد آپ سے خلع بھی لے لوں گی۔۔۔۔کیونکہ آپ جیسا انسان تنہائی ہی ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔کسی کی محبت نہیں۔۔۔

اور آپ کی اُس کزن نے آپ پر جو الزام لگایا تھا نا تو اُس کے پیچھے بھی آپ کی ایسی ہی کوئی گھٹیا حرکت اور کردار کا ہلکا پن ہو گا۔۔۔۔۔"

عشمال کچھ پل کے لیے بھول چکی تھی کہ وہ اُس شخص سے محبت کرتی ہے۔۔۔اِس شخص نے اُس کے مشکل وقت میں اُس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔اُسے یاد رہا تھا تو صرف یہی کہ ماہبیر کیانی جیسے شاطر کھلاڑی سے اُس جیسی سمجھدار لڑکی دھوکا کھا گئی تھی۔۔۔۔وہ اپنے اصلی روپ میں واپس آ چکی تھی۔۔۔

وہی روپ جو اُس نے اپنے بابا اور عدیل کے لیے مختص کر رکھا تھا۔۔۔۔

مگر سامنے کھڑا شخص نہ تو اکبر الٰہی تھا۔۔۔جو اُس کی گستاخی کے جواب میں تھپڑ مار کر اُس کا منہ بند کروا دیتا اور نہ ہی عدیل تھا جو اُس کے بالوں سے پکڑ کر اپنے قدموں میں گرا دیتا۔۔۔

وہ ماہبیر کیانی تھا۔۔۔ جس نے نجانے کب سے عشمال اکبر کو اپنے دل کی ملکہ بنا رکھا تھا۔۔۔ جس کے لیے اپنی بیوی کی عزت اور مقام سب سے اونچا تھا۔۔۔

جو اگر اپنی عورت کے سامنے غلطی پر تھا تو اُس غلطی کو مانتا بھی تھا۔۔۔

عشمال جانتی تھی وہ ماہبیر کو غصہ دلانے کے لیے بہت زیادہ غلط بول چکی ہے۔۔۔ اب تو وہ اُسے خود ہی ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دے گا۔۔۔ کیونکہ اُس نے مرد کا اب تک یہی روپ ہی تو دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر اُس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی تھی جب ماہبیر نے اُسے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل، اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

"آپ بھی جانتی ہیں کہ آپ مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہی ہیں۔۔۔ میں کس کردار کا انسان ہوں اِس بات کی گواہی آپ سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا۔۔۔ اتنے ٹائم آپ میرے پاس ہیں۔۔۔ اِس بات کے باوجود کہ آپ میری منکوحہ اور میری محبت ہیں۔۔۔ آج

تک کبھی میں نے اپنا جائز حق تک استعمال تک نہیں کیا۔۔۔اِس سے زیادہ کردار کی مضبوطی کیا ہو گی۔۔۔ کہ عشمال اکبر اِس وقت ماہبیر کیانی کی بانہوں میں ہے۔۔۔ مگر ماہبیر کیانی اپنے جذبات پر ضبط کیے کھڑا ہے۔۔۔۔"

ماہبیر کی لال آنکھیں اِس وقت اُس کے ضبط کی گواہ تھیں۔۔۔۔ عشمال کو اپنے الفاظ ختم ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"میرا جرم صرف اتنا ہے کہ محبت کی میں نے۔۔۔اور اپنی اِس محبت کو حالات کے مدِ نظر حلال طریقے سے اپنی زندگی میں شامل کیا۔۔۔اِس سے زیادہ مجھے اپنا قصور کہیں نظر نہیں آرہا۔۔۔۔ مگر میری بدقسمتی ہی یہی ہے کہ ہمیشہ مجھے اُنہیں انسانوں سے زخم ملے ہیں۔۔۔ جنہیں میں نے سب سے زیادہ اپنا مانا ہے۔۔۔۔ آپ نے بھی آج اِس دل پر بہت گہرا زخم لگایا ہے۔۔۔جو تا عمر اِس دل پر سلگتا رہے گا۔۔۔۔میں کبھی اِسے بھرنے نہیں دوں گا۔۔۔"

ماہبیر عشمال کو اُس کے الفاظ کی سنگینی سے آگاہ کرتا اُس کے پاس سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

اور اُس کے بعد کمرے میں بھی نہیں رکا تھا۔۔۔

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے اپنے سگریٹ کی ڈبی اور لائٹر لیتا وہ روم سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔۔

عشمال کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی تھی۔۔۔۔اُس کا دل کہہ رہا تھا وہ ماہبیر کو یہ سب کہہ کر بہت بڑی غلطی کر چکی ہے۔۔۔ مگر دماغ اپنی دلیلیں دیتا اُسے ٹھیک ہونے اور ماہبیر کے غلط ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔

عشمال اُس کے بعد سوئی نہیں تھی۔۔۔

نیند اُس کی آنکھوں سے اُڑن چھو ہو چکی تھی۔۔۔

وہ صدا کی لاپرواہ لڑکی جو بڑے بڑے غموں کو چٹکیوں میں اُڑا دیتی تھی۔۔۔وہ محبت کے روگ میں پڑ کر خود کو خوار کر چکی تھی۔۔۔

عشمال کو خود ہی اِس وقت خود سے ہمدردی ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب ارحا کو خود پر کسی دباؤ کا احساس ہوا تھا۔۔۔اُس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔

جب اپنے چہرے کے بالکل قریب حاکان کی گرم سانسیں محسوس کرتے ارحا کی جان حلق میں آن اٹکی تھی۔۔۔وہ تو رات کو اکیلی سوئی تھی۔۔۔پھر۔۔۔

ارحا کا دل اِس خیال کے ساتھ ہی پوری شدت سے دھڑک اُٹھا تھا کہ حاکان ٹیرس سے آکر اُس کے ساتھ بیڈ کر سویا ہے۔۔اور اِس وقت وہ اُس کے حصار میں مقید سو رہی ہے۔۔۔۔۔

ارحا کے لیے یہ خیال ہی جان لیوا تھا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے حاکان کا حصار توڑتی اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اور سائیڈ لیمپ آن کر دیا تھا۔۔۔

حاکان جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا۔۔۔اُس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر پہلے تو نا سمجھی سے خود کو گھورتی ارحا کو دیکھا تھا۔۔۔

مگر نظر جیسے ہی اُس کے لال چہرے اور لرزتے کانپتے بناوجود پر پڑی۔۔۔حاکان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

وہ اُس سے ناراض ہی تھا۔۔مگر اِس کیوٹ سی لڑکی کا یہ سہمی ہرنی جیسا روپ اُسے ہمیشہ پاگل کر دیتا تھا۔۔۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔۔آپ میرے ساتھ کیوں سو رہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

ارحا نے بیڈ سے اُٹھنا چاہا تھا۔۔مگر اُس کی کلائی حاکان کی گرفت میں قید ہو چکی تھی۔۔۔

"تم رات کہ اِس پہر میرے کمرے میں، میرے بیڈ پر موجود ہو۔۔۔اور پوچھ مجھ سے رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

حاکان فوراً انجان بنتے سارا ملبہ اُس پر ڈال گیا تھا۔۔

"آپ نے مجھے یہاں قید کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔میں اپنے شوق سے یہاں نہیں سوئی۔۔۔۔"

ارحا اُس کی بات کے جواب میں تپ کر بولی تھی۔۔۔

"تم صوفے پر بھی سو سکتی تھی نا۔۔۔تم سوئی بھی تو یہاں۔۔۔۔سیدھی طرح بتا دیتی تمہیں میری بانہوں میں۔۔۔۔"

حاکان نے ابھی بات مکمل بھی نہیں کی تھی کہ ارحا کے گال تپ اٹھے تھے۔۔۔اُس کی بے باک نگاہوں پر ارحا کا دل پوری شدت سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

"آپ انتہائی بے شرم انسان ہیں۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہیں۔۔۔ آپ اپنے یہ شوق اپنی محبوبہ اور فیانیس حریم سے ہی پورے کریں۔۔۔جو ہر وقت آپ کے ساتھ چپکی رہتی ہے۔۔۔۔"

ارحا اُس سے اپنی کلائی آزاد کرواتے بولی تھی۔۔۔

جب حاکان نے اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔وہ سیدھی اُس کے اوپر جا گری تھی۔۔۔

"تمہیں میں نے ابھی بھی معاف نہیں کیا۔۔۔بہت جلد تم خود اپنے منہ سے مجھے سب سچ بتاؤ گی۔۔۔میری جانب سے تمہاری سزا ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔۔۔"

حاکان اُس کے کان کی لوح کو چھوتا گھمبیر بوجھل لہجے میں بولتا۔۔۔ارحا کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

"میں کبھی کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔ تین سال پہلے آپ نے نہیں پوچھا تو اب میں بھی آپ کو کبھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔"

ارحا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر حاکان کے چہرے پر گرا تھا۔۔۔ ارحا بھی اُسے باور کروا دینا چاہتی تھی کہ ہرٹ صرف وہی اکیلا نہیں تھا۔۔۔

تکلیف میں وہ بھی بہت زیادہ تھی۔۔۔۔

"تم چاہتی ہو میں پھر سے ہار جاؤں۔۔۔۔"

حاکان نے اُس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامتے آنگوٹھے کی مدد سے اُس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔ کیونکہ آپ پوری دنیا سے جیت جائیں بے شک۔۔۔ مگر مجھ سے نہیں جیت سکتے۔۔۔ اور نہ وہ حریم آپ کو مجھ سے چھین سکتی ہے۔۔۔"

ارحا کا لہجہ ضدی تھا۔۔۔

"حریم نے مجھے تم سے چھینا نہیں ہے۔۔۔ تم نے خود مجھے اُسے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔"

حاکان اُس کے ایک ایک شکوے کا جواب دے رہا تھا۔۔ جو اُس کے اوپر ہی۔۔۔ اُس کے کندھے سے لگی۔۔ کسی نروٹھے بچے کی طرح معلوم ہوئی تھی۔۔۔

جو پوری طرح خود کو اُس کے حوالے بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اور نہ ہی اُسے کسی اور کا ہوتے دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"تو بس اتنی ہی محبت تھی آپ کی۔۔۔۔ میں نے کو چھوڑا اور آپ کسی اور کے ہوگئے۔۔۔ اتنی کمزور محبت تھی آپ کی۔۔۔۔"

ارحا نے شدید خفگی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔۔

"تم بھول رہی ہو۔۔۔ تم نے مجھے کس لیے چھوڑا تھا۔۔۔۔ تم تب بھی غلطی پر تھی اور اب بھی مجھے سچ نہ بتا کر غلطی کررہی ہو۔۔۔ مگر میری ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ اگر اِس بار میرا نقصان ہوا نا تو کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

حاکان اُس کی گردن پر اپنے لب رکھتا شدت پسندی سے بولا تھا۔۔۔

جبکہ ارحا اُس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اُس کے لمس پر کانپ گئی تھی۔۔۔

"تین سال پہلے بھلا کیا نقصان ہوا تھا آپ کا۔۔۔ ؟؟"

ارحا اُس سے کچھ اُگلوانا چاہتی تھی۔۔۔ جو وہ اب تک نہیں بولا تھا۔۔۔

ارحا اُس کی کی جانے والی گستاخی کے بعد اُس کے حصار سے نکل آئی تھی۔۔۔

"مجھ سے میری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی شے چھینی گئی تھی۔۔۔"

حاکان بھی بیڈ سے اُٹھا تھا۔۔۔

اور اپنے نیچے دبا ارحا کا دوپٹہ اُٹھایا تھا۔۔۔ مگر ارحا تو اُس کے لفظوں کے طلسم میں ہی بُری طرح غرق ہوچکی تھی۔۔

اُس کا محبوب ابھی بھی صرف اُس کا تھا۔۔۔ ارحا دل تشکر کے مارے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوا تھا۔۔۔

اُسے ہوش تو تب آیا تھا جب حاکان نے اُس کے قریب آتے اُس کے گرد دوپٹہ لپیٹا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا اگر اِس وقت ارحا کو اُس کے کمرے سے نکلتے کسی نے دیکھ لیا تھا۔۔۔ تو لمحے بھر کے لیے بھی سب صرف ارحا کو ہی قصور وار ٹھہرائیں گے۔۔۔

اِس لیے وہ اُس کا ہاتھ تھامے اُسے لیے روم سے باہر آیا تھا۔۔۔ کسی کے دیکھ لینے کے خوف سے ارحا حاکان کے بالکل ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

ہر طرف نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ سب لوگ اپنے روم میں تھے۔۔۔ حاکان ارحا کے روم کے دروازے کے سامنے پہنچتے ایک پل کے لیے اُس

کے پاس رُکا تھا۔۔۔ ارحا نے دھڑکتے دل کے ساتھ لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہم دونوں ہی ایک دوسرے کی محبت کا اعتبار چاہتے ہیں۔۔۔ جس میں شاید دونوں کو ہی تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔۔۔۔ مگر اِس بار یہ دل بے ایمان ہے۔۔۔ اِس بار جھکنے پر راضی نہیں ہو رہا۔۔۔ ہر بار پہل میری محبت نے کی ہے۔۔۔ اِس بار تمہیں اپنی محبت ظاہر کرنی ہو گی۔۔۔۔ بیسٹ آف لک۔۔۔۔"

حاکان اُس کے ماتھے پر بوسا دیتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

ارحا کو اِس وقت حاکان کی بولی ایک ایک بات ٹھیک لگی تھی۔۔۔ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔ ایک انا پرست مرد ہونے کے باوجود ہر بار اُسی نے اپنی انا کو سائیڈ پر رکھ کر اُس کی جانب پہل کی تھی۔۔۔

ہمیشہ اُس کے آگے جھکا تھا۔۔۔ تین سال پہلے اُس نے جو حاکان کے ساتھ کیا تھا اُس کی جگہ اگر کوئی اور مرد ہوتا تو پلٹ کر ارحا کی صورت بھی دیکھنا پسند نہ کرتا۔۔۔ مگر وہ اُس کا حاکان تھا۔۔۔

سب سے الگ۔۔۔ سب سے پیارا۔۔۔

مگر۔۔۔۔

ارحا اپنے دل سے کیے اِس اعتراف کے بعد بھی اُسے سچ نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ وہ مجبور تھی۔۔۔

ارحا اپنی آنکھوں میں آئے آنسو اندر دھکیلتی روم میں داخل ہوتی دروازہ بند کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ وہ دونوں ہی پردوں کے پاس چھپ کر کھڑی لائبہ کو نہیں دیکھ پائے تھے۔۔۔

جو اُن کو ایک ساتھ حاکان کے کمرے سے نکلتے بھی دیکھ چکی تھی۔۔۔ اور حاکان کی ارحا سے کہی باتیں بھی سن چکی تھی۔۔۔

آج اتنے عرصے بعد لائبہ نے اپنے بھائی کی اُداس آنکھوں میں خوشی کا چمکتا تاثر دیکھا تھا۔۔۔

"تو اِس کا مطلب یہ دنوں ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔ تو پھر تین سال پہلے ان دونوں کو جدا کس نے کروایا تھا۔۔۔ اگر ارحا بھائی سے اتنی محبت کرتی ہے تو اُس نے شہریار کے نام پر بھائی کو کیوں چھوڑا۔۔۔ جبکہ اُسے تو شہریار ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔

اِن گزرے تین سالوں میں وہ تو شہریار سے زیادہ ملی بھی نہیں۔۔۔۔ تو کیا اِس سب کے پیچھے کوئی اور ہے۔۔۔؟"

لائبہ کو دماغ تیزی سے کام کررہا تھا۔۔۔

مگر یہ گتھی اِس قدر اُلجھی ہوئی تھی کہ اُسے اِس کے بارے میں سوچتے سوچتے پوری رات نکل گئی تھی۔۔۔ مگر وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال شاور لے کر واش روم سے نکلی تھی۔۔۔ جب اُس کی نگاہیں بے اختیار بیڈ پر سوئے ماہبیر کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔۔

اُس نے رات کو دو بار اُٹھ کر دیکھا تھا۔۔ مگر تب تک ماہبیر روم میں نہیں آیا تھا۔۔۔

عشمال اپنے بالوں کو خشک کرتی پرپل رنگ کے گرم سوٹ میں ملبوس ہونٹوں پر ہلکا سا لپ گلاس لگائے باہر جانے کے لیے تیار تھی۔۔۔

ماہبیر پر اُس کی ناراضگی ہنوز قائم تھی۔۔۔ اور وہ آج ہی یہاں سے جانے کا ارادہ بھی رکھتی تھی۔۔۔ مگر وہ صبح صبح غزالہ بیگم اور شفقت صاحب کو کوئی شاک نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اِس لیے صبح کی شروعات نارملی ہی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔۔"

عشمال کچن میں موجود غزالہ بیگم کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ جب ہاجرہ کی پکار پر عشمال نے رک کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا ہوا ہاجرہ۔۔۔۔؟؟"

عشمال نے اُسے منہ لٹکائے دیکھ سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ میرے ساتھ آئیں گی۔۔ پلیز"

ہاجرہ نے ملتجی لہجے میں کہتے اُسے اپنے ساتھ آنے کا کہا تھا۔۔۔

"سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

اُس کے تاثرات دیکھ عشمال انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"نہیں بی بی جی۔۔۔ آپ سے ایک بات پوچھوں ناراض تو نہیں ہونگی۔۔۔ ؟

"

ہاجرہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں بولو۔۔۔۔"

عشمال کا تجسس بڑھ چکا تھا۔۔۔

"کیا کل رات آپ کی ماہبیر سر سے کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔۔؟؟"

ہاجرہ اُسے باہر لان میں لے آئی تھی۔۔۔ جہاں ایک جانب رکھی کرسیوں کے وسط میں پڑے ٹیبل پر سیگریٹس کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔۔۔

عشمال ہاجرہ کے سوال کے جواب میں کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"سر نے پوری رات یہیں پر بیٹھے گزار دی ہے۔۔۔ اور یہ سیگریٹ بھی اُنہوں نے ہی پیئے ہیں۔۔۔ رات کو شدید ٹھنڈ تھی۔۔۔ مگر وہ بنا کسی گرم شے کہ یہاں ایسے ہی بیٹھے رہے۔۔۔ بی بی جی اُن کو ایسے دیکھ کر میں پوری رات نہیں سو پائی۔۔۔ اُن کے ہم پر بہت احسانات ہیں۔۔۔ اُنہوں نے مجھے اور میرے شوہر کو اُس وقت سہارا دیا جب ہمارے پاس رہنے کا تو کیا کھانے کو بھی ایک وقت کی روٹی تک نہیں تھی۔۔۔ جب ہمیں اپنے پرائے سب چھوڑ گئے تھے۔۔۔ ہم نے تو وعدہ کیا ہے اُن سے۔۔۔ چاہے دنیا اِدھر سے اُدھر ہوجائے۔۔ ہم اُن کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ مگر اِس بات کے جواب میں اُنہوں نے جو جواب دیا تھا وہ آج بھی دل کو دکھی کر جاتا ہے جی۔۔۔۔"

ہاجرہ اپنے دوپٹے سے آنسو صاف کرتے نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔ جبکہ عشمال اپنی جگہ سن سی کھڑی اُس جگہ کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔

جہاں ماہبیر نے پوری رات گزاری تھی۔۔۔

اُس نے اب بھی ہاجرہ کی بات کے جواب میں کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ مگر اُس کی بات کے جواب میں دیا جانے والا ہاجرہ کا جواب عشمال کے دل کے کئ ٹکرے کر گیا تھا۔۔۔

"اُنہوں نے کہا تھا کہ وہ وعدہ مت کرو جو نبھا نہ پاؤ۔۔۔ میری قسمت میں کسی انسان کا بھی ساتھ اور پیار نہیں لکھا۔۔۔ شاید یہی تنہائی ہی میرا مقدر رہے گی مرتے دم تک۔۔۔"

ہاجرہ کی بات پر عشمال کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اُس کے آنچل میں جذب ہوا تھا۔۔۔

"اپنے گھر والوں سے دھتکارے جانے کے بعد وہ پہلی بار کسی انسان کے قریب گئے ہیں۔۔۔ اور وہ انسان آپ ہیں۔۔۔ پلیز آپ اُن کا دل مت توڑنا۔۔۔ ہم سب نے اُن کے ہر ہر انداز میں آپ کے لیے اُن کی بے پناہ محبت دیکھی ہے۔۔۔ اُن کی اُس محبت کی قدر کیجیے گا۔۔۔۔ وہ بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔ اُن جیسا انسان آپ کو زندگی میں دوبارہ کبھی نہیں مل پائے گا۔۔۔ میری کوئی بات اگر آپ کو بُری لگی ہو تو معافی چاہتی ہوں۔۔۔۔"

ہاجرہ اپنی بات مکمل کرتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ عشمال کتنے ہی لمحے ساکت کھڑی ٹیبل پر پڑے سگریٹ کے ڈھیر کو تکے گئی تھی۔۔۔

"عشمال بیٹا۔۔۔ آپ اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔ آئیں میرے ساتھ آج میں نے آپ لوگوں کے لیے اپنے ہاتھوں سے ناشتا بنایا ہے۔۔۔"

غزالہ بیگم کی پکار پر ہوش میں آتے عشمال جلدی سے اُن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی یہاں آکر غزالہ بیگم یہ سب دیکھیں۔۔۔

"جی خالہ جانی۔۔۔"

عشمال اُن کا ہاتھ تھامتی اُن کے ساتھ اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"بیٹا ماہبیر کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ وہ کبھی جاگنے میں اتنی دیر تو نہیں لگاتے۔۔۔ آپ زرا دیکھ آؤ ماہبیر کو۔۔۔ میں اتنی دیر میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔"

غزالہ بیگم اپنی بات کہتیں کچن کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔ جبکہ عشمال چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

عشمال اکبر آج تک اپنی زندگی میں اتنی کنفیوز کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ آج تک اُس نے جو فیصلہ کیا تھا اُس پر ڈٹ کر کھڑی رہی تھی۔۔۔

مگر اِس بات معاملہ دل کا تھا۔۔ جس میں دماغ نے اپنے دلائل دے کر اُسے بالکل کنفیوز کر دیا تھا۔۔۔

دل ماہبیر کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔

وہ خود کو اِس وقت حالات کے دھاڑے پر چھوڑ دینا چاہتی تھی۔۔۔

"ماہبیر اُٹھ جائیں۔۔۔۔"

عشمال نے بیڈ سے فاصلہ برقرار رکھتے دور رہ کر اُسے پکارا تھا۔۔ مگر ماہبیر کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

"ماہبیر اُٹھ جائیں پلیز۔۔۔"

عشمال دوسری بار زرا سا قریب آتے پہلے سے اُونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔

مگر اب کی بار بھی کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

عشمال نے مشکوک نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔ اُسے لگا تھا ماہبیر جان بوجھ کر کر رہا ہے۔۔۔

وہ واپس پلٹی تھی۔۔۔ جب اُس کے کان میں ہاجرہ کی کہی بات گونجی تھی۔۔۔

وہ پوری رات باہر ٹھنڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔ اِس خیال کے آتے ہی عشمال تشویش زدہ سی ماہبیر کے قریب گئی تھی۔۔۔

"ماہبیر۔۔۔"

ماہبیر کے چہرے سے کمبل ہٹاتے اُسے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔

مگر اُس کا کمبل بھی اتنا گرم تھا کہ عشمال کا دل دہل اُٹھا تھا۔۔۔ ماہبیر کو بہت سخت بخار تھا۔۔۔ اُس کا لال چہرا اور بند آنکھیں دیکھ عشمال کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"ماہبیر۔۔۔ آپ کو بہت سخت بخار ہے۔۔۔"

عشمال نے اُس کے ماتھے کو چھوا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پلیز نیچے کسی کو میری طبیعت کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گی۔۔۔ ہلکا سا بخار ہے جلدی اُتر جائے گا۔۔۔"

ماہبیر نے بنا آنکھیں کھولے بہت ہی آہستہ آواز میں اُسے جواب دیا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں تک نہیں کھول پا رہا تھا۔۔۔

"مگر ایسے کیسے بنا میڈیسن لیے ٹھیک ہوجائیں گے آپ۔۔۔ مجھے نیچے سب کو بتانا ہو گا۔۔۔ اور میں ڈاکٹر کو بھی۔۔"

عشمال اُس کی اِس حد تک خراب طبیعت دیکھ اپنی رات والی لڑائی بالکل بھول چکی تھی۔۔۔

"میں نے کہا نا آپ سے۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ جاسکتی ہیں یہاں سے۔۔۔"

ماہیر نے اب کی بار قدرے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"آپ ایسا کیوں کررہے ہیں۔۔۔؟ آپ جانتے ہیں آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔"

عشمال کو اُس کا لال پڑتا چہرا دیکھ بہت پریشانی ہورہی تھی۔۔۔

مگر اب کی بار ماہیر بنا اُسے کوئی جواب دیئے اپنے اُوپر سے کمبل ہٹاتا بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"آپ کہاں جارہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

عشمال اُس کے مقابل آتے فکرمندی سے بولی تھی۔۔۔۔ اِس شخص کو بہت زیادہ بخار تھا۔۔۔ مگر وہ اُس کی ضد میں اور غصے میں وہاں سے جانا چاہتا تھا۔۔۔

"میری آج بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے وہیں جارہا ہوں۔۔۔"

ماہبیر اُسے صاف نظر انداز کرتا واش روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آپ یہ سب کرکے خود کو تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔کیوں...؟؟؟"

عشمال اب کہ بار اُس کا بازو پکڑتی اُسے راستے میں ہی روک چکی تھی۔۔۔۔

مگر اب کی بات ماہبیر کا ضبط ختم ہوا تھا۔۔۔ اُس نے عشمال کو کلائی سے دبوچتے پیچھے موجود دیوار کی جانب دھکیلا تھا۔۔۔ اور اُس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اُد پر پوری طرح حاوی ہوا تھا۔۔۔

"رات کو آپ میرے سامنے اپنی شدید نفرت کا اظہار کر چکی ہو۔۔۔ تو پھر آج یہ فکر کیسی ہے۔۔۔۔ میں تنہا رہ کر اکیلے خود کو سنبھالنے والا شخص ہوں۔۔۔ مجھے اِس سب کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔ نہ ہی آپ کی جانب سے زرا سی بھی خدمت لے کر میں اپنی عادات بگاڑنا چاہتا ہوں۔۔۔ کیونکہ میں جانتا ہوں آپ بہت جلد مجھ سے دور جانے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔ تو پلیز یہ سب کرکے میری تکلیف میں اضافہ مت کرو۔۔۔۔"

ماہبیر پوری طرح اُس کے اُوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔ اُسے ابھی بھی بہت سخت بخار تھا۔۔۔ وہ بہت مشکل سے کھڑا تھا۔۔۔ اِس شدید بخار میں انسان کی آنکھیں بھی نہیں کھل پاتی تھیں۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ پلیز آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ مجھے بلانے دیں نا ڈاکٹر کو۔۔۔۔"

عشمال دل کی بہت زیادہ نرم تھی۔۔ وہ اُوپر سے خود کو چاہے جیسا بھی ظاہر کرتی مگر اندر سے کسی کی زرا سی بھی تکلیف نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اور اِس شخص کی تو بالکل بھی نہیں جو اُس کے لیے بہت اہم تھا۔۔۔

ماہبیر کی یہ حالت دیکھ وہ رات اُن دونوں کے بیچ ہوئی ساری لڑائی بھول چکا تھا۔۔۔

اُسے یاد رہا تھا تو صرف اتنا کے سامنے موجود شخص کو اِس وقت اُس کی ضرورت تھی۔۔۔

"آپ کو میری بات سمجھ کیوں نہیں آرہی ۔۔۔۔ مجھے اکیلے رہنے اور خود کو سنبھالنے کی بہت اچھے سے عادت ہے۔۔

آپ یہ سب کرکے میری عادت خراب کردیں گی۔۔۔۔ کیونکہ میں جانتا ہوں آپ میرے ساتھ نہیں رہنے والیں۔۔۔ تو پھر پلیز میری تنہائی کو کچھ

وقت کے لیے مجھ سے دور کرکے میری تکلیف میں اضافہ مت کریں۔۔۔۔۔

اور میں نے آج تک بہت ساری تکلیفیں برداشت کی ہیں۔۔۔ اُن سب کے آگے یہ معمولی سا بخار کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔"

ماہبیر اب کی بار سرد ترین لہجے میں بولتا اپنا کمبل خود سے ہٹاتا بیڈ سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔

ماہبیر کی لال آنکھیں دیکھ عشمال کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

یہ شخص اُس کی سوچ سے بھی زیادہ ضدی اور اکڑو تھا۔۔ رات کی کہی اُس کی باتوں کے جواب میں ہی خود کو اذیت میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔

مگر عشمال اُس کی یہ اذیت نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ وہ ماہبیر پر کسی قیمت پر واضح نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر یہ بھی ایک بہت بڑا سچ تھا کہ ماہبیر کیانی اُس کے دل میں اپنا بہت اونچا مقام بنا چکا تھا۔۔۔

جسے عشمال پوری زندگی نہیں جھٹلا سکتی تھی۔۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کو یہاں سے جانے دوں گی۔۔۔ وہ بھی اس حالت میں۔۔۔ آپ عشمال اکبر کو بہت ہلکے میں لے کر اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔۔۔"

عشمال اُس کے سامنے آن کھڑی ہوتی اُس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔

پرپل کلر کے لباس میں اُس کی دودھیا رنگت مزید دہمک رہی تھی۔۔۔ گلابی ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔۔ جب جھیل سے سیاہ آنکھیں خفگی بھرے انداز میں اُسے ہی گھور رہی تھیں۔۔۔۔

"میں نے کبھی بھی عشمال اکبر کو ہلکے میں نہیں لیا۔۔۔ اور نہ ہی اب لے رہا ہوں۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کے دلکش سراپے سے نظریں چراتا اُسے سائیڈ پر کر گیا تھا۔۔۔

"اُف یہ شخص کتنا گھمنڈی ہے۔۔۔۔"

عشمال تپ کر بولتی واپس سے اُس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔

"آپ بات کیوں نہیں مان رہے۔۔۔ اتنے شدید بخار میں آنکھیں تک نہیں کھل پاتیں۔۔۔ اور آپ کو اِس وقت بھی کام پر جانا ہے۔۔۔ آپ کہیں نہیں جارہے۔۔۔۔"

عشمال اُس کے سامنے کھڑی دھونس بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جب ماہبیر نے اُسے بازو سے تھام کر دیوار سے لگایا تھا۔۔۔ اور اُس کے دائیں بائیں ہاتھ جماتے وہ پوری طرح سے اُس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

اُس کی گرم سانسوں کی تپش اور اِس قدر گرفت پر عشمال کا دل زور زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔۔

"میرا یہاں رُکنا آپ کے کیے مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔ اِس لیے مجھے یہاں روکنے کی غلطی مت کریں۔۔۔۔"

ماہبیر جھکا تھا اور اُس کے ناک میں پہنی خوبصورت سی نتھلی پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔۔

عشمال نے اُس کے شدت بھرے لمس پر بنا کوئی مزاحمت کیے سختی سے اپنی مُٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

"اب بھی مجھے یہاں روکنا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟"

ماہبیر نے اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے اُس کے چہرے کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

غیر ہوتی حالت کے بعد بھی عشمال خاموشی کے ساتھ سر نفی میں ہلا گئی تھی۔۔۔

جو دیکھ ماہبیر کی تکلیف میں زرا سی کمی ہوئی تھی۔۔۔

وہ رُکا نہیں تھا۔۔ آج وہ اِس لڑکی کے دل میں اپنی اہمیت کا پتا لگوا کر ہی رہنا چاہتا تھا۔۔۔

ماہبیر دوبارہ اُس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔ اِس بار شکار اُس کے لال گلابی ہوتے گال تھے۔۔۔ جو اُس کا شدت بھرا وحشیانہ لمس پاتے ہی مزید دہک اُٹھے تھے۔۔۔

ماہبیر کے ایک ایک انداز سے اُس کی دیوانگی جھلک رہی تھی۔۔۔

"کیا اب بھی آپ نہیں چاہتیں میں جاؤں۔۔۔"

ماہبیر نے دوبارہ پوچھا تھا۔۔۔

اِس بار عشمال نگاہیں نہیں اُٹھا پائی تھی۔۔۔ مگر جواب اُسکا اِس بار بھی انکار ہی تھا۔۔۔۔

ماہبیر ایک بار پھر سے اُس کی جانب جھکا تھا اور اُس کی ٹھوڑی پر اپنی پیار کی مہر ثبت کرتا۔۔ عشمال کی چمکتی دودھیا گردن کو اپنے لمس سے معطر کرنے سے خود کو نہیں روک پایا تھا۔۔۔

وہ اگلے ہی لمحے عشمال کی گردن سے بال سائیڈ پر کرتا اُس کی شفاف دودھیا گردن پر پے در پے اپنے ہونٹوں سے نشان چھوڑتا چلا گیا تھا۔۔۔

عشمال نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

وہ اِس شخص کو اِس وقت اُس کی من مانی کرنے کا پورا حق دینا چاہتی تھی۔۔۔ اُس کے ساتھ رہتے وہ اتنا تو سمجھ ہی چکی تھی کہ ماہبیر کیانی کی ضد کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

"اب بھی نہیں چاہتیں۔۔۔۔؟؟"

ماہبیر نے اُس کے خطرناک حد تک لال ہوتے چہرے کو اپنی نگاہوں کے فوکس میں لیا تھا۔۔۔

اُس کے حصار میں اُس کی شدتوں پر تھر تھر کانپتی عشمال اکبر نے اب بھی ہار نہیں مانی تھی۔۔۔۔

اُس نے بنا ماہبیر کی جانب دیکھے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔

اُس کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ اُسے محسوس ہورہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔ مگر وہ اِس شخص کو اِس قدر اذیت میں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

جو اُس کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔۔۔

"آپ نے بہت کمزور اور خودغرض سمجھا تھا عشمال اکبر کو۔۔۔ مگر میں آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں عشمال اکبر بے وفا نہیں ہے۔۔ اور نہ ہی دھوکے باز ہے۔۔۔۔"

عشمال اُس کی گردن میں بازو حمائل کرتے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے چیلنجنگ انداز میں بولی تھی۔۔۔

"آر یو شیور۔۔۔؟؟ سوچ لو۔۔۔ تمہارا یہ بولنا تم پر بہت بھاری بھی پڑ سکتا ہے۔۔۔۔"

ماہبیر کی نگاہیں عشمال کے ہونٹوں پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

جن کی خوبصورت تراش میں اُسے اپنا دل اٹکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"یس۔۔۔ آئم ٪ 100 شیور۔۔۔۔"

عشمال کی پلکیں لرز اُٹھی تھیں۔۔۔ اُس کا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

"آپ کے ہونٹ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔۔"

ماہبیر نے اُنگلیوں کی پوروں سے اُس کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔۔

عشمال اِس سے پہلے کہ اُس کے خطرناک ادارے جان پاتی۔۔۔ ماہبیر اُس کی جانب جھکا تھا اور اُس کے گداز شیریں لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

عشمال کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلے یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔

ماہیر کیانی کا یہ وحشتناک لمس اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔ اگر وہ اِس وقت ماہبیر کے سہارے نہ کھڑی ہوتی تو کب سے زمین بوس ہوچکی ہوتی۔۔۔۔

ماہبیر اُس کی سانسوں کو محسوس کرتا اپنے اتنے دنوں کی تڑپ کو کم کرنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

اُس کی لمس کی چاہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔

عشمال کو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنی سانسیں مدھم ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔ ماہبیر اُسے خود سے جدا کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

مگر عشمال کی رکتی سانسیں اُسے ایسا کرنے پر مجبور کر گئی تھیں۔۔۔

عشمال کی سانسوں کو آزادی بخشتے وہ اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"میری محبت کی شدت پسندی کا اندازہ تو ہی گیا ہو گا۔۔۔ آپ نجانے کب سے اِن رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی ہیں آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔ مگر میں آپ کو صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ آپ میرے لیے بہت

ضروری ہیں۔۔۔ زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے آپ کو اب نہیں کھونا چاہوں گا۔۔۔"

ماہبیر اُس کی پیشانی پر لب رکھتا سرگوشیانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال اِس ستمگر کے جنونی لمس کے بعد اپنی سانسیں بحال کرتی اِس شخص کے سامنے کچھ بھی بول پانے کے قابل نہیں تھی اِس وقت۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحا نوریز کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا تھا۔۔۔ جن کے لیے شروع دن سے زندگی مشکل ہی رہی تھی۔۔ آزاد ریاست میں پیدا ہونے کے باوجود اُنہیں غلام بنا دیا جاتا تھا۔۔۔

اُن کی احساسات اور جذبات کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔۔۔۔

ارحا بھی اُنہیں بے ضرر لوگوں میں سے ایک تھی۔۔۔۔

اُس کی زندگی کبھی بھی اُس کے لیے آسان نہیں رہی تھی۔۔۔۔

ارحا کی ماما ثمینہ شاہ نے اپنے والدین اور بھائیوں کے فیصلے سے بغاوت کر کے اپنے کلاس فیلو سے شادی کرلی تھی۔۔۔ جس کے بعد اُن کے والد نے سختی سے سب کو بول دیا تھا کہ اب کبھی کوئی ثمینہ شاہ سے رابطہ نہیں کرے گا۔۔۔ اور اُن سے اپنا ہر تعلق بھی توڑ دیا تھا۔۔۔

مگر ثمینہ بیگم یہ نہیں جانتی تھیں کہ جس محبت کی خاطر وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ آئی تھیں۔۔۔ اُس کے ساتھ اُنہیں زیادہ وقت رہنا نصیب نہیں ہو گا۔۔۔ اُنہیں نے اپنے جان چھڑکنے والے ماں باپ کا دل دکھا کر اپنی خوشیوں کا سودا کیا تھا۔۔۔ پھر بھلا وہ خوش کب تک رہ پاتیں۔۔۔۔

وہ خود بھی اپنے ماں باپ اور بھائیوں سے بہت محبت کرتی تھیں۔۔۔

اور پورا ایک سال اُن سے ملنے کی چاہ اور تڑپ میں گزار دیا تھا۔۔۔ مگر اُن کے گھر والوں نے اُنہیں معاف نہیں کیا تھا۔۔۔ ثمینہ بیگم شادی کو شادی کے ڈیڑھ سال بعد اللہ نے ایک بہت ہی پیاری سی ننھی پری سے نوازہ تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔ مگر اُنہیں آنے والے وقت کی بے رحمی کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

وہ ارحا کی پیدائش کے اگلے دن ہی اپنے شوہر نوریز کے ساتھ اپنے والدین کو ملنے نکل آئی تھیں۔۔۔ مگر اُن تک پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں اُن کی گاڑی ایک بہت بڑے حادثے کا شکار ہوگئی تھی۔۔۔

جو ننھی ارحا کو یتیم کرتی اُس کے ماں باپ کو ہمیشہ کے لیے اُس سے چھین کر لے گئی تھی۔۔۔ ارحا اِس حادثے میں بالکل محفوظ رہی تھی۔۔۔

یہ دل دہلا دینے والی خبر جیسے ہی ثمینہ بیگم کے گھر والوں تک پہنچی وہ ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔ مگر اُن کی لاڈلی بیٹی اُنہیں بغیر منائے ایسے ہی چھوڑ کر جاچکی تھی۔۔۔

ثمینہ بیگم کی والدہ ناصرہ بیگم نے ارحا کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔۔۔ مگر ناصرہ بیگم اور اُن کے شوہر کے علاوہ گھر کے باقی کسی بھی فرد نے ارحا کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

وہ لوگ اپنی بہن کی موت کا زمہ دار اُس معصوم بچی اور اُس کے باپ کو ہی مانتے تھے۔۔۔ جنہوں نے اُن کی بہن کو اُن سے چھین کر ہمیشہ کے لیے دور کردیا تھا۔۔۔۔

مگر ارحا کے زیادہ بُرے دن تو تب شروع ہوئے تھے جب اُس کے شاہ حویلی آنے کے ایک ہفتے بعد کی اُس کے نانا اپنی جوان بیٹی کی موت کا صدمہ برداشت نہ کر پاتے اِس دنیا سے رخصت ہوگئے تھے۔۔۔

صرف اتنا ہی نہیں اپنے باپ کے جنازے میں شرکت کرنے کے لیے آتے ارحا کے بڑے ماموں اور حاکان کے فادر آصف شاہ بھی پلین کریش کا شکار ہوتے اُن سب کے دلوں پر ایک اور قیامت برپا کرگئے تھے۔۔۔

ایک مہینے کے اندر شاہ حویلی نے اپنوں کے تین جنازے دیکھے تھے۔۔۔

لاریب بیگم اپنے شوہر ، عزیز نند اور جان چھڑکنے والے سسر کی موت کا زمہ دار ارحا کی منحوسیت کو ٹھہرانے لگی تھیں۔۔۔

صرف وہیں نہیں۔۔۔ ناصرہ بیگم کے علاوہ شاہ حویلی کا ہر فرد ارحا کے قریب بھی آنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔ اُس ایک مہینے کی بچی کو سب نے ہی نفرتوں کی نظر کر دیا تھا۔۔۔

سب کو یہی لگتا تھا کہ ارحا کے سبز قدموں کی وجہ سے اُن کا خاندان اُجڑ گیا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ وقت گزرتا رہا تھا۔۔۔ گھر میں آئی ہر مصیبت اور کسی بھی فرد کے ساتھ ہوئے زرا سے بھی حادثے کا زمہ ارحا کو ہی ٹھہرایا جانے لگا تھا۔۔۔ ارحا کی ممانیاں اُسے اپنے بچوں کے قریب بھی نہیں آنے دیتی تھیں۔۔۔

ارحا کو بالکل اچھوت سمجھا جاتا تھا۔۔۔۔

ایک ناصرہ بیگم اور اُن کے بعد نسرین بیگم ہی تھیں جنہوِں نے ارحا کو سینے سے لگا کر بڑا کیا تھا۔۔۔ اُسے احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اُس کو بہت زیادہ محبت دی تھی۔۔۔ ارحا اگر اتنی نفرتیں سہنے کے بعد بھی زندہ تھی تو صرف اُن دونوں کی وجہ سے۔۔۔ ورنہ وہ معصوم لڑکی کبھی اتنی نفرتوں کا اکیلے مقابلہ نہ کر پاتی۔۔۔۔

بڑوں کی دیکھا دیکھی بچے بھی ارحا کو بُرا ہی سمجھتے تھے۔۔۔ اُس سے نفرت کرتے تھے۔۔۔

سوائے حاکان شاہ کے۔۔۔۔ جو ارحا کے سب سے بڑے ماموں آصف شاہ کا بیٹا تھا۔۔۔ لاریب بیگم نے اپنے دونوں بچوں حاکان اور لائبہ کے سامنے ہمیشہ ارحا کے خلاف ہی بات کی تھی۔۔۔

اُنہیں ارحا سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ باقی بچوں کی طرح وہ دونوں بھی پہلے پہل ارحا سے دور رہتے تھے۔۔۔ مگر جیسے ہی بڑے ہوتے گئے۔۔ اُن دونوں کو ہی اِس بات کا شعور آتا گیا کہ اُن کی ماما اور باقی سب کتنی غلط سوچ رکھتے ہیں ارحا کے بارے میں۔۔۔

حاکان نے اُس معصوم اور بے ضرر لڑکی کو گھر میں آئی ہر خوشی کے موقع پر ایک کونے میں ڈرا سہما کھڑے پایا تھا۔۔ پھر اُس کے بعد سے وہ اکثر یہ بات نوٹ کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ارحا اُس سے پانچ سال چھوٹی تھی۔۔۔ وہ گڑیا جیسی پیاری سی لڑکی اُسے اپنی جانب متوجہ کرنے لگی تھی۔۔۔ جس کے بعد حاکان آہستہ آہستہ ارحا کے قریب ہونا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

وہ جب بھی اکیلی بیٹھی ہوتی حاکان اُسے خود سب کزنز کے بیچ لے کر آتا یا پھر خود جاکر اُس کے پاس بیٹھ جاتا۔۔۔ مگر وہ دوسرے شہر میں ہاسٹل میں رہتا تھا۔۔ لیکن جب بھی چھٹی پر آتا تھا ارحا کو بھرپور کمپنی دیتا تھا۔۔۔

ارحا جو ہمیشہ سب کی نفرتیں برداشت کرنے کی عادی ہوچکی تھی اُس کے لیے یہ بتا بہت بڑی تھی۔۔۔ اِس گھر کا سب سے چہیتے اور اہم فرد اُسے اہم سمجھنے لگا تھا۔۔ ارحا کو شروع دن سے حاکان کی شخصیت بہت پسند تھی۔۔۔ وہ سنجیدہ صوبر اور اپنی ہر بات منوانے کی صلاحیت رکھنے والا سحر انگیز شخص۔۔۔ ارحا کو پہلے دن سے پسند تھا۔۔ اُس نے کبھی کسی کے سامنے بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ حاکان شاہ کو چھپ چھپ کر دیکھتی ہے۔۔۔

جب بھی وہ آیا ہوتا تھا تو دن بھر میں اُس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے پہروں لان میں بیٹھ کر گزار دیتی تھی۔۔۔ ارحا کو اُن میں سے کسی کے

کمرے میں جانے کی اجازت تک نہیں تھی۔۔۔ ارحا کے دل کو بہت اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔ جب حاکان اُسے اہمیت دیتا تھا۔۔۔

مگر ارحا اُس کے قریب جانے سے گریز برتتی تھی۔۔۔ اُسے اپنی ممانیوں کی کہی ساری باتیں یاد آنے لگ جاتیں۔۔۔ اُسے بھی کہیں نہ کہیں یہی لگتا تھا کہ وہ واقعی منحوس ہے۔۔۔ جو بھی اُس کے قریب آتا ہے تو اُسی کو ہی کوئی نہ کوئی مصیبت برداشت کرنی پڑتی ہے۔۔۔

یہ بات ارحا کے دماغ میں اُس وقت بیٹھی تھی جب ڈاکٹرز نے اُس کی نانو کو کینسر کی بیماری بتائی تھی۔۔۔

اُس دن ارحا بہت بُری طرح ٹوٹ کر بکھری تھی۔۔۔

بہت زیادہ روئی تھی۔۔۔

اُسے اُس دن گھر والوں کی کہی ساری باتیں بالکل ٹھیک لگنے لگی تھیں۔۔۔ وہ واقعی منحوس تھی۔۔۔ جو خود ہی اپنے پیاروں کو کھا گئی تھی۔۔۔

مگر اُس وقت میں ایک شخص تھا جو اُس کے ساتھ اُس کی ڈھال بن کر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ناصرہ بیگم کی بیماری کا سن کر پوری شاہ حویلی میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔ سب یہی چاہتے تھے اِس سے پہلے کہ اُن کا مزید نقصان ہو۔۔۔ ارحا کو یتیم خانے بھیج دیا جائے۔۔۔

ناصرہ بیگم بستر کی ہو کر رہ گئی تھیں۔۔ اُنہیں علم ہی نہیں تھا کہ اُن کی لاڈلی ارحا کو گھر والے کس طرح ٹارچر کر رہے ہیں۔۔۔

ارحا کو یتیم خانے بھیجنے کی ساری تیاری ہو چکی تھی۔۔۔ نسرین بیگم نے بھرپور احتجاج کیا تھا۔۔۔ مگر اُن کے اپنے شوہر نے اُنہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

جب حالات کو دیکھتے ہوئے نسرین بیگم نے حاکان کو کال کرکے ساری بات بتا دی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھیں ایک حاکان ہی تھا جو گھر والوں کے اِس فیصلے کو بدل سکتا تھا۔۔۔

حاکان گھر کا بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے شروع دن سے بہت لاڈلا تھا۔۔۔

اور آصف شاہ کے انتقال کے بعد وہ دو مہینے بہت سخت بیمار رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹرز نے اُس کی جانب سے نااُمیدی کا اظہار کردیا تھا۔۔۔ مگر لاریب بیگم سسکیاں اور دعائیں اُن کے رب نے سن لی تھیں۔۔۔ اور شوہر کے بعد اُن کے بیٹے کو اُن سے نہیں چھینا تھا۔۔۔

مگر اُس دن کے بعد سے اُن سب نے حاکان کو اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا۔۔ حاکان کی فرمائش منہ سے نکلتے ہی پوری کردی جاتی تھی۔۔۔ اُس کی کبھی کوئی بات رد نہیں کی گئی تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ چاہے گھر کو کوئی بھی میٹر کو حاکان کی بات سنی بھی جاتی تھی اور مانی بھی۔۔۔

نسرین بیگم کے اطلاع دیتے ہی حاکان فوراً گھر پہنچا تھا۔۔ اور بڑوں کے اِس بے حسی بھرے فیصلے پر شدید خفگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔

"ارحا کہیں نہیں جائے گی یہاں سے۔۔۔ یہ گھر جتنا ہم سب کا ہے اُتنا ہی ارحا کا بھی ہے۔۔ آپ سب پلیز اپنی اِس دقیانوسی سوچ کو بدلیں۔۔۔ کوئی انسان منحوس نہیں ہوتا۔۔ ہماری زندگیوں میں ہمارے ساتھ جو بھی ہوتا ہے صرف ہمارے پرودگار کی مرضی اور رضا سے ہوتا ہے۔۔۔ کسی بھی انسان کا دوسری کی زندگی پر کوئی منحوسیت کا اثر نہیں ہوتا۔۔۔ ارحا اِسی گھر میں ہی رہے گی۔۔۔

اُسے کوئی کہیں نہیں بھیجے گا۔۔۔"

حاکان اُن سب کو اپنا فیصلہ سناتے اُن سب کو وہیں خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

حاکان کے سامنے کوئی نہیں بول پایا تھا۔۔۔ لاریب بیگم خود بھی نہیں۔۔۔

حاکان اُن سب کے سامنے ارحا کے کیس لڑنے کے بعد ارحا کے روم کی جانب آیا تھا۔۔۔ جہاں وہ خود کو اندھیروں کی نظر کیے ایک کونے میں ڈری سہمی سی ہرنی کی طرح گھٹنوں میں چہرا چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔

اُس کی یہ حالت دیکھ حاکان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ وہ دبے پاؤں چلتا ارحا کے قریب زمین پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"ارحا۔۔۔۔"

حاکان نے نرمی اور فکر سے لبریز لہجے میں اُسے پکارا تھا۔۔۔

ارحا نے اپنا آنسوؤں میں بھیگا چہرا اُٹھا کر حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

نم آلود سوجی ہرنی جیسی خوفزدہ آنکھیں۔۔۔ لرزتے کپکپاتے بھیگے بھیگے گلابی ہونٹ اور لال ہوئی چھوٹی سی ناک۔۔۔

حاکان شاہ اِس دلفریب منظر سے نگاہیں ہٹانا بھول گیا تھا۔۔۔ اُسے اپنا دل اِس طلسماتی لمحے کے حصار میں دغا دیتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ ارحا نوریز نے اُسے ایک نظر میں کی گھائل کرکے رکھ دیا تھا۔۔۔

حاکان کو لگا تھا اب کبھی وہ اِس معصوم لڑکی کے حصار سے نہیں نکل پائے گا۔۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا پلیز۔۔۔ اگر آپ لوگ کہیں گے تو میں نانو کے پاس بھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ اُنہیں دن میں صرف ایک بار دور سے دیکھ لیا کروں گی۔۔۔ یہاں اِس کمرے میں ہی خود کو قید رکھو گی۔۔۔۔مگر پلیز مجھے اِس

گھر سے مت نکالیں۔۔۔ مجھے باہر کی دنیا سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ وہ یہاں سے بھی زیادہ بُرا سلوک کریں گے میرے ساتھ۔۔۔۔"

ارحا سسکیوں کے بیچ بولتی حاکان کا دل کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر گئی تھی۔۔۔ وہ اُس کی یہ اذیت بھری التجائیں سنتا کتنے ہی لمحے اُسے دیکھے گیا تھا۔۔۔

اِس لڑکی کا قصور کیا تھا بھلا۔۔۔ جس کی یہ اتنی سزا بھگت رہی تھی۔۔۔ یہی وہ لمحہ تھا جب حاکان نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اِس لڑکی کو اِس کی خوشیاں لوٹا کر دے گا۔۔۔۔ وہ اپنے گھر والوں کو مزید سفاک نہیں بننے دے گا۔۔۔

انسان غصے میں آکر غلطی پر غلطی کرنے لگ جاتا ہے۔۔۔ اور آہستہ آہستہ اِسی شے کی عادت اپناتے خود کو حق پر سمجھنے لگتا ہے۔۔۔ اُس کے گھر والے بھی یہی کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"تمہیں کوئی کہیں نہیں بھیجے گا۔۔۔ میں نے سب سے بات کرلی ہے۔۔۔ تم اب اِسی گھر میں رہو گی اور پوری آزادی کے ساتھ۔۔۔ تمہیں نہ تو کسی سے ڈرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی سے دبنے کی۔۔۔ اگر کسی نے اب اگر تمہیں پریشان کیا تو تم سیدھا آکر مجھے بتاؤ گی۔۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اب۔۔۔۔"

حاکان اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اپنا یقین دلاتے بولا تھا۔۔۔

"اور اگر آپ خود مجھے چھوڑ کر چلے گئے تو۔۔۔۔؟؟ کیونکہ میرے پاس کوئی نہیں ٹھہرتا۔۔۔ میں منحوس ہو نا اِس لیے۔۔۔ نانو بھی کہتی تھیں مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔۔۔ اب دیکھے وہ مجھ سے بات تک نہیں کر رہیں۔۔۔ سب کا یہی کہنا ہے کہ میری منحوسیت اُنہیں بھی کھا گئی۔۔۔ بہت جلد وہ بھی مجھے چھوڑ جائی گی۔۔۔"

ارحا نے نجانے کس خوف کے زیرِ اثر اُس کی جانب دیکھتے اُسے لمحے بھر کو خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

اُس کی باتیں سنتے حاکان کو اپنا دل زخمی ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نہیں میں تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔۔ یہ وعدہ کرتا ہوں تم سے۔۔۔"

حاکان نے اُس کا بڑھایا ہاتھ تھام کر وعدہ کیا تھا۔۔۔ جس پر سامنے بیٹھی معصوم سی پیاری لڑکی اُس کے کہے پر یقین کرتی دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

اُس کے بھیگے چہرے پر آتی مسکراہٹ اتنا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔ کہ حاکان کا دل چاہا تھا اِس لڑکی کو پوری دنیا سے چھپا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں قید کر لے۔۔۔

جہاں اِس لڑکی کو کوئی غم نہ سہنا پڑے۔۔۔۔

حاکان نے اُس کے بعد ارحا سے کیا اپنا وعدہ پورے طریقے سے نبھایا بھی تھا۔۔ جب جب ارجا کو کہیں بھی زرا سی بھی مشکل پیش آتی یا سپورٹ کی ضرورت ہوتی حاکان فوراً اُس کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہوجاتا تھا۔۔۔

اُس نے صرف ارحا کا ساتھ کی نہیں دیا تھا۔۔ بلکہ اُسے اتنا مضبوط بھی بنا دیا تھا کہ وہ اب اپنے حق کے لیے آواز اُٹھانے لگی تھی۔۔۔

اب وہ ہر ایک کی جلی کٹی باتیں نہیں سنتی تھی۔۔۔

ارحا جسے یہی لگتا تھا کہ اُس کی زندگی میں کبھی کوئی خوشی نہیں آئے گی۔۔۔ اُس دن اُس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔ جب حاکان نے اُس کے

سامنے اپنی محبت کا اظہار کرتے اُسے اُس کی نگاہوں میں دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی ثابت کر دیا تھا۔۔۔

ارحا تو حاکان سے بھی پہلے سے اُس سے محبت کرتی تھی۔۔۔ اور یہی سوچتی تھی کہ وہ لڑکی کتنی خوش قسمت ہو گی جو حاکان کے نام کی شریکِ سفر بنے گی۔۔۔ حاکان کے منہ سے اپنے لیے یہ اعتراف سن کر اُسے اپنی خوش بختی پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

مگر کہیں نہ کہیں اُسے گھر والوں اور خاص کر لاریب بیگم کے ری ایکشن سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

اور اُس کا یہ ڈر آگے چل کر سچ بھی ثابت ہوا تھا۔۔۔ حاکان نے جیسے ہی گھر والوں کے سامنے اِس بات کا اعتراف کیا۔۔۔ ایک ہنگامہ ہی مچ گیا تھا۔۔۔۔

لاریب بیگم نے سختی سے انکار کر دیا تھا۔۔ جبکہ باقی سب کا ری ایکشن بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔ ارحا ایک بار پھر سب گھر والوں کے نشانے پر آگئی تھی۔۔۔

مگر اِس بار اُس کے سامنے حاکان شاہ کھڑا تھا۔۔۔ حاکان نے ہمیشہ کی طرح سب لوگوں کی مخالفت اور غصے کو ٹھنڈا کرتے یہاں بھی اپنی بات منوا کر دم لیا تھا۔۔۔

جس دن ارحا اور حاکان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی۔۔۔ اُس دن ارحا کے پیر زمین پر نہیں ٹھہر رہے تھے۔۔۔ وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

حاکان نے اپنا کہا سچ کر دیکھایا تھا۔۔۔

حاکان نے شادی کی ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ رکھوائی تھی۔۔۔ وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ خود بھی لاعلم تھا کہ قسمت اُس کے ساتھ کیسا کھیل کھیلنے والی تھی۔۔۔

شہریار ملک ارحا کا کلاس فیلو ہونے کے ساتھ ساتھ حاکان کا بزنس حریف اور اُس کے ماموں کا بیٹا بھی تھا۔۔۔ جو حاکان کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔۔

حاکان کی شروع دن سے اُس سے نہیں بنی تھی۔۔۔ اُسے نہ تو شہریار کا کردار پسند تھا اور نہ ہی اُس کی نیچر۔۔۔

حاکان کو اُس کا اپنے گھر آنا بھی سخت ناپسند تھا۔۔۔

شہریار کی فیملی فائنینشلی اُن لوگوں سے کافی زیادہ سٹرانگ تھے۔۔۔

شہریار اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔ اور باپ کا سن کچھ اُسی کا تھا۔۔۔ اِس لیے اُس کی آوارگی کے باوجود اکثر لڑکیاں چاہتی تھیں کہ شہریار جیسے امیر زادے سے اُن کی شادی ہوجائے۔۔

مگر شہریار کی نگاہیں تو حاکان کی ہونے والی بیوی ارحا نوریز پر تھیں۔۔۔ جو بے پناہ خوبصورت بھی تھی اور حاکان کی محبت بھی۔۔۔

حاکان کو شہریار کی ارحا کے لیے پسندیدگی کے بارے میں بالکل بھی علم نہیں تھا۔۔۔

ارحا کو ایک دور بار شہریار نے یونی میں روک کر بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ارحا نے اُسے کوئی خاص گھاس نہیں ڈالا تھا۔۔۔

اور نہ ہی اِس بارے میں حاکان کو کچھ بتایا تھا۔۔۔ وہ حاکان کے غصے سے واقف تھی اور اپنے حوالے سے پوزیسونیس کی بھی۔۔۔ وہ کوئی ہنگامہ نہیں

چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ شہریار نامی مصیبت تو اُس کے سر پر آنی ہی تھی۔۔۔

حاکان اور ارحا کی شادی میں دو دن باقی تھے جب ایک دن آفس سے گھر آتے حاکان کی گاڑی کا بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔

حاکان کی گاڑی بُری طرح سے کچلی گئی تھی۔۔۔ مگر حاکان کی خوش قسمتی تھی کہ وہ اتنے بُرے ایکسیڈنٹ سے معجزانہ طور پر بچ گیا تھا۔۔۔

اُس کو بازو اور ماتھے پر معمولی سے چوٹیں آئی تھیں۔۔۔

مگر یہ حادثہ لاریب بیگم کے ممتا بھرے دل کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی حاکان اور ارحا کی شادی پر بالکل بھی خوش نہیں تھیں۔۔۔ حاکان کے اِس ایکسیڈنٹ کا ریزن وہ ارحا کو ہی سمجھنے لگی تھی۔۔۔ جو اُن کے بیٹے

کی زندگی میں ابھی آئی بھی نہیں تھی۔۔۔ اور وہ ایسے حادثوں کا شکار ہونے لگا تھا۔۔۔

لاریب بیگم نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب کسی قیمت پر ارحا کی شادی حاکان سے نہیں ہونے دیں گی۔۔۔ وہ جانتی تھی حاکان اُن کی بات نہیں مانے گا اور نہ ہی ارحا کو چھوڑے گا۔۔۔

اِس لیے اُنہوں نے ایک پلان ترتیب دیا تھا۔۔۔ جس کے مین کردار ارحا نوریز اور شہریار ملک تھے۔۔۔ اُنہیں شہریار کی ارحا کے لیے پسندیدگی کا پتا چل چکا تھا۔۔۔

جس کا فائدہ اُٹھاتے اُنہیں نے مہندی والی رات ارحا کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔ اور اُس کے سامنے اپنی سوچ رکھتے اُس کی خوشیوں کا قتل کردیا تھا۔۔۔

"تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔ تم جس کے بھی قریب گئی ہو آج تک۔۔۔۔ اُن سب کو نقصان پہنچا ہے۔۔۔ تمہارے ماں باپ، ابا جان، میرے آصف اور دیکھ رہی ہو اماں جان کس اذیت میں ہیں۔۔۔ تم نے مجھ سے میرے بہت سارے پیاروں کو چھینا ہے۔۔۔ لیکن اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں سہہ نہیں پاؤں گی۔۔۔ مرجاؤں گی میں۔۔۔ خدا کے لیے اِس ماں پر رحم کرو۔۔۔ اور چھوڑ دو میرے بیٹے کا پیچھا۔۔۔ مجھ میں اب اُسے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔ تمہارا دعوا ہے نا کہ تم اُس سے محبت کرتی ہو۔۔۔ محبت تو انسان کے ظرف کو بہت وسیع کر دیتی ہے نا۔۔۔ تو اُسی محبت کی خاطر چھوڑ دو اُسے۔۔۔ تم میرے بیٹے کو زندہ سلامت دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔ یا صرف اپنے ساتھ دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔۔"

لاریب بیگم نے روتے روتے ارحا کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔

جبکہ حاکان کے نام کی مایوں کا جوڑا پہنے کھڑی ارحا کو لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے سینے میں نوکیلا خنجر کھونپ کر اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہوں۔۔۔ وہ اپنی محبت کی زندگی کے لیے خطرہ تھی۔۔۔

ارحا اتنی خود غرض نہیں تھی کہ سامنے کھڑی روتی گڑگڑاتی ماں کی فریاد کو خالی لوٹا دیتی۔۔۔۔

"حاکان کو چھوڑنے کے لیے کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔۔۔؟؟"

ارحا کو اپنی آواز بہت اجنبی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"میرا بیٹا تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ کبھی نہیں چھوڑے گا تمہیں۔۔۔ تمہیں ہی اُس کے دل میں اپنے لیے نفرت پیدا کرنی ہو گی۔۔۔ اتنی نفرت کے وہ تمہاری صورت دیکھنا بھی گوارہ نہ کرے۔۔۔ اور تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دستبردار ہو جائے۔۔۔۔"

لاریب بیگم انتہائی سفاکی سے بولتیں یہ بھول چکی تھیں کہ اُن کے سامنے کھڑا وجود بھی ایک جیتا جاگتا انسان ہے۔۔۔

ارحا نے اُن کی باتیں سنتے اپنی مُٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔۔۔ اُس کا دل اِس وقت خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

"تمہیں نکاح کے وقت سب کے سامنے حاکان سے نکاح کرنے سے انکار کرنا ہو گا۔۔۔ اور سب کے سامنے اِس بات کا اقرار کرنا ہو گا کہ تم حاکان سے محبت نہیں کرتی۔۔۔ تم شہریار سے شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔ اور اُسی سے محبت کرتی ہو۔۔۔"

لاریب بیگم کی بات پر اُس نے شاکی نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو ماں ہو کر پوری دنیا کے سامنے اپنی ہی اولاد کا تماشہ بنانے کا کہہ رہی تھیں۔۔

مگر ارحا کے پاس بولنے کو اِس وقت کچھ نہیں تھا۔۔۔

"تمہیں حاکان اور اُس کی محبت کی قسم۔۔۔ تم حاکان کا یا کسی کو کبھی سچ نہیں بتاؤ گی۔۔۔ ہمارا یہ سچ صرف تمہارے، میرے اور شہریار کے بیچ ہی رہے گا۔۔۔"

لاریب بیگم کی بات مکمل ہوتے لی ارحا اپنی خوشیوں کا جنازہ اُٹھائے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

حاکان شاہ کو یہ دنیا اُس سے چھین رہی تھی۔۔۔ ارحا کو اِس وقت لاریب بیگم اِس دنیا کی سب سے زیادہ سفاک عورت لگی تھیں۔۔۔

لیکن کی محبت نے ارحا کے ہاتھ پیر بالکل باندھ دیئے تھے۔۔۔ وہ حاکان کی خاطر خوشی خوشی اپنی جان بھی دے سکتی تھی۔۔۔ مگر اُس سے دستبرداری کا زخم ارحا کی پوری زندگی کے لیے بہت بڑھا تھا۔۔

جس شخص کی محبت کی عادی تھی وہ۔۔۔ کل کے بعد وہ اُسے دھوکے باز لڑکی سمجھ کر اُس سے نفرت کرنے والا تھا۔۔۔۔

ارحا نے وہ پوری رات آنکھوں میں گزار دی تھی۔۔۔۔

اگلے دن بھی وہ اپنے حواسوں میں نہیں رہی تھی۔۔۔ حاکان نے کئی بار اُسے کال کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اُس میں بالکل بھی نہیں تھی حاکان کا سامنا کرنے کی۔۔۔

اُس نے اپنی زندگی میں پہلی بار حاکان کو اگنور کیا تھا۔۔۔۔۔

بہت جلد وہ پل بھی آگئے تھے جو ارحا نوریز کی زندگی کی ہر خوشی اُس سے چھیننے والے تھے۔۔۔

ارحا کو حاکان کے پہلو میں بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ ارحا نے ایک بار بھی نگاہیں اُٹھا کر حاکان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ جو سب کے کہے کے مطابق آج اپنی چارمنگ پرسنیلٹی کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا۔۔۔

مولوی صاحب کے آتے ہی نکاح شروع کر دیا گیا تھا۔۔۔ ارحا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"ارحا نوریز ولد نوریز خان آپ کا نکاح حاکان شاہ ولد افضال شاہ کے ساتھ بہ عوض ایک لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کے ہونا قرار پاتا ہے۔۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟"

مولوی صاحب نے سٹیج پر بلیک شیروانی میں ملبوس حاکان شاہ کے پہلو میں بیٹھی سجی سنوری اُس نازک دوشیزہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے نکاح کے کلمات ادا کیے تھے۔۔۔۔ لاریب بیگم سمیت خاندان کے ہر فرد کی

نگاہیں ارحا نوریز پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔ اُن کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا کہ ارحا کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کیا ہونے والے تھے۔۔۔ کس کس کے دل پر کیا کیا قیامت برپا کرنے والے تھے۔۔۔۔

ارحا کا پورا وجود دھیرے دھیرے لرز رہا تھا۔۔۔۔ آنے والے وقت کا سوچتے اُسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہورہی تھیں۔

"مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے۔۔۔۔"

دوپٹے کے اندر اپنی دونوں مٹھیوں کو سختی سے بھینچے اُس نے اپنے دل کا خون کرتے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔ گھونگھٹ کے اندر چھپا اُس کا چہرا پوری طرح آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ کوئی اِس وقت اُس کی اذیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔۔ اُس کا دل خون آلود ہوتا کئی ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے برابر میں بیٹھے اپنی زندگی کے سب سے خاص انسان کو

کھونے جارہی تھی۔۔۔ اُسے محسوس ہورہا تھا آہستہ آہستہ اُس کی زندگی اُس کے ہاتھوں سے سرک رہی ہو۔۔۔۔

حاکان شاہ نے جھٹکے سے گردن موڑ کر شاکی نظروں سے ارحا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ ارحا نوریز اُس سے نکاح سے بھلا کیسے انکار کرسکتی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں تو ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے پھر وہ بھلا اُس کے ساتھ ایسا کیسے کرسکتی تھی۔۔۔ یوں بھری محفل میں اُس کی محبت کو رسوا کیسے کرسکتی تھی۔۔۔۔ زندگی میں پہلی بات حاکان شاہ کو اتنی شدید چوٹ ملی تھی۔۔۔۔اُسے اپنے بائیں پہلو میں درد سا اُٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

جبکہ ارحا کے فیصلے پر وہاں کھڑی لاریب بیگم کے ہونٹوں پر ایک پرسکون سی مسکراہٹ جھلک دکھا کر غائب ہوچکی تھی ۔۔۔۔

وہ ارحا کا جواب سن کر بہت خوش تھیں۔۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنے بیٹے کو کو ارحا کی منحوسیت سے بچا لیا تھا۔۔۔

حاکان کے چہرے پر جو غصہ تھا یہی غصہ نفرت کی ملاوٹ کے ساتھ دیکھنا چاہتی تھیں وہ ارحا کے لیے۔۔۔

"ارحا یہ کیا مذاق ہے۔۔۔؟؟؟"

حاکان نے سٹیج سے نیچے اُتر کر جاتی ارحا کا ہاتھ تھام کر اُسے وہیں رکتے قدرے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔

"یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔۔۔ میں نے پہلے بھی بہت بار کوشش کی تھی آپ کو بتانے کی مگر بتا نہیں پائی۔۔۔ یہ سچ ہے کہ میں نہ ہی آپ سے محبت کرتی ہوں اور نہ ہی شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ نے شروع سے لے کر اب تک مجھ پر بہت زیادہ احسان کیے۔۔۔ آپ کی وجہ سے میں اِس گھر میں

رہی۔۔۔ جب آپ نے مجھ سے اپنی محبت کا قرار کیا تو مجبوراً مجھے ہاں بولنی پڑی۔۔۔ مگر اُن احسانات کے بدلے میں اپنی پوری زندگی پر کمپرومائز نہیں کرسکتی۔۔۔ میں آپ سے شادی نہیں کرسکتی۔۔۔۔"

ارحا نے اُسی مضبوط اور پر اعتماد لہجے میں بولتے حاکان کو انکار کیا تھا۔۔ جو اعتماد حاکان کی جانب سے ہی اُسے دیا گیا تھا۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے تم ایسی کوئی بھی کہانیاں مجھے سناؤ گی اور میں یقین کرلوں گا۔۔۔ میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ اور نجانے کس وجہ سے یہ سب بول رہی ہو۔۔۔۔"

حاکان اُس کی بات ماننے سے صاف انکاری تھا۔۔۔ ارحا اُس کے ساتھ اتنا غلط کر چکی تھی۔۔۔ مگر وہ اب بھی اُسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ ارحا کو خود پر شدید غصہ آیا تھا۔۔۔۔

" جب وہ تم سے نکاح ہی نہیں کرنا چاہتی تو کیوں زبردستی فورس کررہے ہو اُسے۔۔۔ چھوڑ دو اُس کی جان۔۔۔ یا کہیں اُس کے نام لگی جائیداد کی وجہ سے تمہارا دل نہیں چاہ رہا اُسے چھوڑنے کو۔۔۔۔"

شہریار وہاں آتا ارحا کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

حاکان جو پہلے ہی اپنے غصے اور اشتعال پر بہت مشکل سے قابو کیے ہوئے تھا۔۔۔ شہریار کا یوں دخل دینا برداشت نہیں کرپایا تھا۔۔۔۔

"تم اپنی بکواس بند کرو گھٹیا انسان۔۔۔۔"

حاکان نے شہریار کو دھکا مارا تھا۔۔۔ جس پر شہریار اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتا پیچھے پڑی کرسیواں پر جاگرا تھا۔۔۔

"آپ اپنا بی ہیوئیر ٹھیک کریں مسٹر حاکان شاہ۔۔۔ شہریار ملک سے محبت کرتی ہوں میں۔۔۔ اِس لیے وہ اِس معاملے میں آئے گا۔۔۔ آپ اپنی لمٹس

میں رہیں تو آپ کے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔ اور اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں۔۔۔ میں نے اس بات کا اقرا کیا ہے کہ میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ کیونکہ آپ صرف میری جائیداد کی لالچ میں آکر مجھ سے شادی کررہے ہیں۔۔۔ اور مجھے ایسے لالچی اور کم حیثیت انسان کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔ مروتاً شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔ مگر اب مروتاً پوری زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔"

ارحا نے دوبارہ شہریار کی جانب بڑھتے حاکان کے راستے میں آتے اُدے دور دھکیلا تھا۔۔۔

جبکہ حاکان اُس کے اِس نفرت آمیز عمل اور الفاظ پر جیسے ساکت ہوا تھا۔۔۔

اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ زندگی میں کبھی ارحا سے اپنے بارے میں ایسے الفاظ سننے کو ملیں گے۔۔۔

حاکان کا دل چاہا تھا اتنے بڑے دھوکے پر ارحا نوریز کو اپنے ہاتھوں سے ختم کردے۔۔۔ مگر کسی اور کی دسترس میں نہ جانے دے۔۔۔ لیکن وہ ایسا صرف سوچ ہی سکتا تھا۔۔۔۔

اِس لڑکی کی طرح اُس کی محبت اِن مادی چیزوں سے بہت اُوپر تھی۔۔۔

وہاں کھڑا ہر شخص بت بنا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔ سب کو اِس لمحے ارحا سے مزید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ سب ہی حاکان کی ارحا سے محبت کے گواہ تھے۔۔۔۔

لاریب بیگم کو اپنے بیٹے کی حالت دیکھ لمحے بھر کو لگا تھا کہ وہ بہت غلط کر چکی ہیں۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اِس احساس کے ساتھ اُنہوں نے اپنے دل کو

سمجھا لیا تھا کہ جو بھی اُنہوں نے کیا ہے۔۔۔ اِس میں صرف اُن کے بیٹے کی بھلائی ہے۔۔۔۔

حاکان آگے بڑھا تھا اور ارحا کی کلائی میں اپنے پنجے گاڑھتا اُسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"بہت غلط کیا ہے تم نے۔۔۔ کبھی معاف نہیں کرو گی تمہیں۔۔۔ اور میری معافی کے بغیر پوری زندگی تڑپو گی تم۔۔۔۔"

حاکان اُس پر اپنی مفرت اُنڈیلتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ارحا نے دھندلائی آنکھوں سے حاکان کو خود سے دور جاتے دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنے حواس کھوتی زمین بوس ہوگئی تھی۔۔۔ نسرین بیگم کے سوا اُسے اُٹھانے کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔

حاکان گھر سے ہی چلا گیا تھا۔۔۔ سب اُس کے پیچھے گئے تھے۔۔ اُسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر حاکان بنا کسی سے ملے چند دنوں کے اندر اندر امریکہ کے لیے روانہ ہوگیا تھا۔۔۔

ارحا کو پورے تین دن کے بعد ہوش آیا تھا۔۔۔ وہ اپنی زندگی کی خوشیاں اپنے ہاتھوں سے لوٹ چکی تھی۔۔۔

لاریب بیگم جنہوں نے یہ سب صرف حاکان کی خاطر کیا تھا وہ اِس سب میں اپنے ہی بیٹے کو گنواں چکی تھیں۔۔۔۔

ارحا اور حاکان کی زندگی تو اُنہوں نے خراب کی ہی تھی مگر اُن کو خود بھی پورے تین سوال اپنے بیٹے کی جدائی کاٹنی پڑی تھی۔۔۔

حاکان کی شادی کے ایک سال بعد ارحا کی نانو بھی اُسے چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔۔۔ ارحا پر یہ وقت وہ اذیت بھرا تھا۔۔۔

ایک بار پھر سے گھر والوں کا رویہ اُس کے لیے نفرت آمیز ہوچکا تھا۔۔۔ حاکان نے جو عزت گھر والوں سے دلوائی تھی۔۔۔ وہ حاکان کے جانے کے ساتھ ہی ختم ہوچکی تھی۔۔۔۔۔۔

شہریار نے کئی بار ارحا سے رابطہ کرنے اُس سے ملنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ارحا نے ہر بار اُس سے ملنے سے صاف انکار کردیا تھا۔۔۔ ارحا تک گھر والوں کے تھرو ہی حاکان کی حریم سے منگنی کی خبر پہنچی تھی۔۔۔

جو سننے کے بعد ارحا نے اِس قدر زہنی ٹینشن لی تھی کہ بہت شدید بیمار ہوجانے کی وجہ سے وہ پورا ایک مہینہ بستر سے نہیں اُٹھ پائی تھی۔۔۔

تین سال کے بعد حاکان کے واپس آنے کی خبر ارحا کے مردہ دل میں جیسے جان ڈال گئی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی حاکان اُس سے شدید نفرت کرتا ہو گا۔۔۔ مگر حاکان نے یہاں بھی اپنی سچی محبت ثابت کر دی تھی۔۔۔ اُس نے حقیقت سے انجان ہوتے ہوئے بھی ارحا کو شہریار جیسے شخص سے محفوظ کر لیا تھا۔۔۔۔

ارحا اِس نکاح کے بعد ابھی ٹھیک سے خوش نہیں ہو پارہی تھی۔۔۔ اُس کی خوشیوں کا دورانیہ ہمیشہ بہت کم رہا تھا۔۔۔ اُن دونوں کے نکاح کی خبر گھر میں کیا طوفان لانے والی تھی ارحا کو دل یہ سوچ کر ہی کانپ جاتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال نے اپنا فیصلہ کچھ وقت کے لیے بدل دیا تھا۔۔۔ وہ گھر چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔۔۔ مگر ماہبیر اور اُس کے بیچ بول چال بالکل بند تھی۔۔۔ نہ ماہبیر نے اُسے بلایا تھا نہ ہی اُس نے ماہبیر کو۔۔۔۔

ماہبیر شوبز کے ساتھ ساتھ اپنا الگ سے بزنس بھی سیٹ اپ کر چکا تھا۔۔ دونوں کاموں پر ایک ساتھ فوکس ہونے کی وجہ سے وہ گھر پر بہت کم نظر آتا تھا۔۔۔

عشمال بھی پوری طرح اپنے پریکٹس پر فوکس کر رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے گھر آئی تھی۔۔۔ جب غزالہ بیگم نے اُس کی بات ماہبیر کی بہن شاہانہ سے کروائی تھی۔۔۔ اُن کے گھر میں کوئی شادی تھی۔۔۔ اور وہ چاہتی تھیں عشمال بھی شرکت کرے۔۔۔

عشمال نہیں جانتی تھی اُس کا جانا ماہبیر کو اچھا لگے گا یا نہیں۔۔۔۔ اِس لیے اُس نے اُنہیں ابھی کچھ بھی کنفرم نہیں بتایا تھا۔۔۔

غزالہ بیگم اپنے کمرے میں جاچکی تھیں۔۔۔ جب عشمال کسلمندی سے ٹی وی آن کرکے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

مگر اچانک سکرین پر جو منظر اُسے نظر آیا تھا۔۔۔ وہ عشمال کو وہی شاک کر گیا تھا۔۔۔ وہاں کوئی سانگ چل رہا تھا۔۔۔ جہاں ماہبیر کے ساتھ موجود لڑکی اُس کے کندھے پر سر رکھے کھڑی تھی۔۔۔ اور ماہبیر بھی مسکرا کر اُسی می جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"واٹ دا ہیل۔۔۔۔ یہ کیا بکواس ہے۔۔۔ یہ لڑکی ماہبیر سے اِس طرح کیوں چپک رہی ہے۔۔۔۔"

عشمال یہ منظر دیکھ تپ اُٹھی تھی۔۔۔

عشمال نے ماہبیر کا کام آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اُس کی شہرت اور اُس کے آئے روز وائرل ہوتی خبریں ہی سن رکھی تھیں۔۔۔۔

مگر ماہبیر کو یوں دوسری لڑکیوں کے ساتھ دیکھنا اُس کا دل جلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ عشمال نے گوگل اوپن کرتے ماہبیر کا اب تک کا سارا کام دیکھا ڈالا تھا۔۔۔ اِس ایک گانے میں ہی لڑکی کچھ زیادہ چپک رہی تھی۔۔ اِس کے علاوہ سب کام ٹھیک تھا۔۔۔

مگر عشمال پھر بھی برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ نجانے کون کون سی لڑکیاں ڈراموں میں اُس کی بیویاں اور دوستیں بنی ہوئی تھیں۔۔۔

"ماہبیر کیانی اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو یہ کام تو چھوڑنا ہی پڑے گا آپ کو۔۔۔۔"

عشمال نے فوراً ہاجرہ کو بلایا تھا اور اُس سے ماہبیر کی اِس وقت کی لوکیشن پتا کروائی تھی۔۔۔ اُس کا شوہر ہر ٹائم ماہبیر کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔۔۔

اِس لیے ماہبیر کا پتا لگانے میں عشمال کو زیادہ مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ ماہبیر کے سیٹ پر پہنچی تھی۔۔۔

ماہبیر شاید کسی شوٹنگ میں مصروف تھا عشمال کو ماہبیر سے نہیں ملنے دیا تھا۔۔۔۔

عشمال نے مزید غصے سے پاگل ہوتے ماہبیر کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ جو ہمیشہ کی طرح دوسری بیل پر ہی اٹینڈ کرلیا گیا تھا۔۔۔

"ماہبیر کیانی میں عشمال اکبر بات کررہی ہوں۔۔۔ اور پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے شوہر سے ملنے کے لیے خوار ہورہی ہوں۔۔۔ اگر آپ کو زرا سا بھی ٹائم ہو تو کیا آپ مجھے باہر ملنے آسکتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی تھی۔۔۔

جس کے چند سیکنڈ بعد ہی اُسے ماہبیر وہاں آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

اپنی اِس قدر اہمیت کو دیکھتے عشمال کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ ماہبیر خود اُسے ریسیو کرنے آیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

عشمال اُس کے مقابل آتے ہی سنجیدگی سے بولی تھی۔

ماہبیر اُس کے انداز پر تھوڑا حیران ہوتے سر اثبات میں ہلا گیا تھا۔۔۔

"آپ کو یہ سب کام چھوڑنا ہو گا۔۔۔ مجھے آپ کا یہ کام نہیں پسند۔۔۔"

عشمال نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے بے تاثر چہرے کے ساتھ اپنی بات کہی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ؟؟ یہ میرا کام ہے۔۔۔ میں اِسے کیوں چھوڑوں گا۔۔۔۔؟"

ماہبیر نے حیرت بھری سوالیہ نگاہوں سے سامنے کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔۔۔

"اگر آپ میری یہ بات نہیں مانیں گے تو پھر آپ کو مجھے چھوڑنا ہو گا۔۔۔۔"

عشمال نے ضدی لہجے میں بولتے سزا بھی سنا دی تھی۔ ماہبیر خاموش نگاہوں سے اُسے تکے گیا تھا۔۔۔ کریم کلر کے خوبصورت سے ڈریس میں ملبوس غصے

سے پھولے گالوں کے ساتھ کھڑی کسی ضدی بچے کی طرح اپنی بات منوانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

"یہ تو سزا بتا رہی ہیں آپ۔۔۔ اگر آپ کی بات مان لی تو ریوارڈ کیا ملے گا مجھے اِس کا۔۔۔؟؟"

ماہبیر درمیانی فاصلہ ختم کرتا اُس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔ عشمال بالکل گاڑی کے ساتھ لگ گئی تھی۔۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

عشمال اپنے چہرے پر پڑتیں اُس کی گہری وارفتگی بھری نگاہوں کو دیکھ پزل ہوتے بولی تھی۔۔۔

"میرا انعام کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟"

ماہبیر نے اپنی بات دوہرائی تھی۔۔۔

"جو آپ کہیں گے۔۔۔۔؟؟"

عشمال بھی مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔ کیونکہ اُسے کہیں نہ کہیں یہی لگ رہا تھا کہ ماہبیر کیانی اُس کی ضد کو پورا کرنے کے لیے اتنی بڑی قربانی نہیں دے گا۔۔۔

"اپنی بات پر قائم رہیئے گا۔۔۔ کیونکہ یہ اتنی بڑی قربانی دینے کے انعام میں مجھے میری محبت میری بیوی چاہیئے۔۔۔؟؟"

حاکان نے اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اپنے مقابل کرتے اُن میں جھانکا تھا۔۔۔

اُس کے انداز پر عشمال بالکل ریڈ ہوئی تھی۔۔۔ ماہبیر کے سوال کے جواب میں دل نے زور و شور سے اثبات میں جواب دینے کو کہا تھا۔۔ مگر دل یہاں بھی اُسے خاموش رہنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کو اگر میری بات نہیں ماننی تو بے شک مت مانیں۔۔۔ مگر یہ مت سوچیئے گا کہ میں اب آپ کی کوئی بھی بات مانوں گی۔۔۔۔"

عشمال کو ماہبیر سے ایسے کسی سوال کی توقع نہیں تھی۔۔۔ وہ اندر سے تھوڑا گڑبڑا گئی تھی۔۔۔ اِس لیے اُس کے سوال کے جواب میں کچھ بھی بولتی واپس گاڑی میں جا بیٹھی تھی۔۔۔

ماہبیر خاموشی سے کھڑا اُسے وہاں سے جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

عشمال نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور کو کیانی ہاؤس جانے کو کہا تھا۔۔۔ جہاں ماہبیر کا پورا خاندان رہتا تھا۔۔۔ عشمال اب تک اُن سب سے فون پر تو بات کرچکی تھی۔۔۔ مگر ملی کسی سے بھی نہیں تھی۔۔۔

آج اُسے نجانے کیا ہوا تھا کہ شاہانہ کے انوائیٹ کا سوچتے وہ وہاں آن پہنچی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اُس کے ایسا کرنے پر ماہبیر کو بہت غصہ آئے گا۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کہ سب کر کیوں رہی تھی۔۔۔

اُس کا دل ہر لمحہ ماہبیر کیانی کے پاس رہنے کا خواہاں تھا۔۔۔ مگر عشمال کی انا اُسے ایسا نہیں کرنے دے رہی تھی۔۔ نہ ہی وہ ابھی تک ماہبیر کی اُس غلطی کو معاف کرنے کو تیار تھی۔۔۔

لیکن خود ماہبیر کیانی کو آزمانے کے لیے غلطیوں پر غلطیاں کیے جارہی تھی۔۔۔۔

عشمال جیسے ہی کیانی ہاؤس پہنچی اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا۔۔۔ گھر کا ہر فرد اُسے بہت محبت سے ملا تھا۔۔۔ عشمال کو وہاں دیکھ اُن سب کو ایک اُمید سی پیدا ہوگئی تھی کہ اب بہت جلد اُن کا بیٹا بھی واپس لوٹ آئے گا۔۔۔

عشمال کو وہ سب لوگ بہت اچھے لگے تھے۔۔۔

مگر اُس کا دل ماہبیر کے خوف سے اندر سے بہت زور کا دھڑک رہا تھا۔۔۔

نجانے ماہبیر کا اب کیا ری ایکشن آنے والا تھا۔۔۔

"جلدی سے ٹی وی لگائیں۔۔۔ دیکھیں ماہبیر بھائی کی پریس کانفرنس چل رہی ہے۔۔۔۔"

ماہبیر کی کزن نے ڈرائینگ روم میں آتے کہا تھا اور ساتھ ہی ٹی وی بھی آن کر دیا تھا۔۔۔

جہاں سامنے ہی ماہبیر کیانی بیٹھا اپنے شوبز چھوڑنے کا اعلان کر چکا تھا۔۔۔

سب لوگ حیرت بھری نگاہوں سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ وہ اِس وقت ٹاپ تھری سٹارز میں سے ایک تھا۔۔ سب نے پہلی بار کسی سٹار کو اپنے کیریئر کی اونچائی پر پہنچتے اپنے کیریئر کو چھوڑتے دیکھا تھا۔۔

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ ماہبیر نے ایسا کیوں کیا تھا۔

سوائے عشمال اور ماہبیر کے۔۔۔

ماہبیر نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی پانے کے لیے اپنا کیریئر تک چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اُسے اپنی زندگی کا سکون واپس چاہیئے تھا۔۔۔

وہ تنہا رہ رہ کر تھک گیا تھا۔۔۔ اُس کے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہ ادھورا تھا۔۔۔

عشمال کی حالت اِس وقت سب سے زیادہ خراب تھی۔۔۔ اُسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ماہبیر کیانی نے اُس کے کہنے پر اتنا بڑا قدم اُٹھا لیا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے عشمال کا فون بجا تھا۔۔۔

"آپ وہاں کیا کررہی ہیں۔۔۔؟؟"

ماہبیر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔۔

"وہ میں۔۔۔"

عشمال سے الفاظ ہی نہیں بن پائے تھے۔۔۔

"عشمال آپ بنا میری اجازت کے وہاں کیوں گئی ہیں۔۔ ؟"

ماہبیر اپنے غصے پر قابو پاتے بولا تھا۔۔

"یہ آپ کے پیرنٹس کا گھر ہے میں یہاں کیوں نہیں آسکتی۔۔۔۔؟؟"

عشمال اندر ہی اندر اُس کے غصے سے خوف زدہ بھی ہوئی تھی۔۔۔

"کیونکہ میں وہاں نہیں جاتا۔۔۔ آپ سب جانتے ہوئے انجان بننے کی کوشش مت کریں۔۔ اور فوراً واپس آئیں۔۔۔"

ماہبیر کا سرد و سپاٹ انداز ہنوز قائم تھا۔۔۔

"مگر مجھے وہاں سے زیادہ یہاں سب کے بیچ رہنا زیادہ اچھا لگتا ہے۔۔۔پلیز آپ بھی یہاں آجائیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

عشمال ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔۔وہاں بیٹھے ماہبیر کے تمام فیملی ممبرز کی اُمید بھری نگاہیں عشمال پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

ش

"عشمال آپ میری نرمی کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہیں۔۔۔"

ماہبیر کا لہجہ اب سخت ہوا تھا۔۔۔

"میں نے ابھی تک جائز فائدہ نہیں اُٹھایا ناجائز کیسے اُٹھاؤں گی۔۔۔۔"

عشمال منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔۔جو وہاں موجود لوگ تو نہیں سن پائے تھے۔۔۔ مگر ماہبیر تک با آسانی پہنچ چکی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔کیا کہا آپ نے۔۔۔؟"

ماہبیر کے سوال پر عشمال شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔اُسے اندازہ نہیں تھا کہ ماہبیر اُس کی اتنی آہستہ آواز میں بولی بات بھی سن لے گا۔۔۔

"آپ میری اتنی سی بات بھی نہیں مان سکتے۔۔۔آپ ایک بار یہاں پر آجائیں۔۔آئی سیور آپ مجھے جو کہیں گے میں وہ مانوں گی۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

عشمال ماہبیر کو اُس کی فیملی سے ملا کر اُس کی اذیت کم کرنا چاہتی تھی۔۔مگر وہ ضدی انسان اُس کی کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

عشمال نے موبائل کان سے ہٹاتے اُس کی سکرین کو شاکی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"ماہبیر نے کیا کہا۔۔۔۔؟؟"

ماہبیر کی ماما نے عشمال کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھتے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔۔

"اُنہیں نے کال ہی کاٹ دی۔۔۔۔"

عشمال افسردگی سے بولی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔ ہماری ضد کی وجہ سے آپ کی لڑائی ہو گئی۔۔۔۔۔"

شاہانہ اُٹھ کر عشمال کے قریب آتے ندامت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ارے کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ لوگ فکر مت کریں۔۔۔ میرا نام بھی عشمال اکبر ہے جو ٹھان لیتی ہوں وہ تو کر کے ضرور رہتی ہوں۔۔۔ آپ سب نے ماہبیر کے ساتھ بہت غلط کیا۔۔۔ مگر اب آپ سب کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو چکا ہے۔۔۔ ماہبیر کا آپ سب سے اتنے سال ناراض ہونا اور غصہ کرنا بنتا بھی تھا۔۔۔ جو کہ اُنہوں نے کیا بھی۔۔۔ لیکن وہ یہ سب کر کے اپنی زندگی میں خوش اور پر سکون نہیں ہیں۔۔۔ وہ بھی آپ لوگوں کو معاف کر کے اپنوں کے بیچ آنا چاہتے ہیں۔۔ مگر ایک انا ہے جو آڑے آ رہی ہے۔۔۔ میں اپنے شوہر کو اُس جان لیوا تنہائی کی بھٹی میں سلگتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

میں اُس مہربان اور پیارے انسان کی زندگی کا ہر درد دور کر دینا چاہتی ہوں۔۔۔ جس کے لیے مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا میں وہ کروں گی۔۔۔ میرے مطابق اپنوں کے بیچ پیدا ہو جانے والی انار شتوں کو توڑ دیتی ہے۔۔۔ میں ماہبیر کا کوئی بھی رشتہ ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ اِس سب میں آپ لوگوں نے میرا ساتھ دینا ہو گا۔۔۔۔"

عشمال کے ہر ہر انداز سے ماہبیر کے لیے محبت چھلک رہی تھی۔۔۔ جو دیکھ وہاں بیٹھا ہر شخص مسکرا دیا تھا۔۔۔

ماہبیر کی ماما جو ہمیشہ سے اِس بات کے لیے خوفزدہ رہی تھیں۔۔۔ کہ ماہبیر نجانے کیسی لڑکی سے شادی کرے گا۔۔۔۔ کہیں وہ لڑکی انہیں اُن کے بیٹوں سے مزید دور نہ کر دے۔۔۔ مگر آج عشمال سے مل کر اُس کا حُسنِ اخلاق اور اتنی اچھی سوچ جان کر اُنہیں اپنے عشمال پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

اُنہوں نے دل ہی دل میں عشمال کی نظر اُتار لی تھی۔۔

"مگر آپ کیا کریں گی بھابھی۔۔۔۔"

ماہبیر کی چچازاد کزن صبا نے سوالیہ نگاہوں سے عشمال کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں ایک وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت زبردست ایکٹر بھی ہوں۔۔۔ آپ لوگ بس میرے کمالات دیکھیں۔۔۔"

عشمال اُن کو اپنی جانب متوجہ کرتی اُن کے بیچ صوفے پر جا کر بیٹھتی اپنا پلان سمجھانے لگی تھی۔۔۔

عشمال کچھ گھنٹوں میں ہی اُن سب کے ساتھ بالکل گھل مل گئی تھی۔۔۔

"ماہبیر عشمال بھابھی کو اچانک پتا نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ اُن کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔۔۔ وہ ہوش میں نہیں آ رہیں۔۔۔ ہم نے ڈاکٹر کا کال کر دی ہے آپ بھی پلیز جلدی سے پہنچ جائیں۔۔۔۔"

عشمال کے بنائے پلان کے مطابق شاہانہ نے ڈرتے ڈرتے ماہبیر کو کال ملائی تھی۔۔۔

عشمال گزرے دنوں میں اتنا تو بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ ماہبیر کیانی کے دل پر وہی راج کرتی تھی۔۔۔وہ اُس کی طبیعت خرابی کا سن کر زیادہ دیر دور نہیں رہ پاتا۔۔۔

اور ہوا بھی وہی تھا۔۔۔شاہانہ کی کال سنتے ہی وہ فوراً وہاں آن پہنچا تھا۔۔۔

سب لوگ عشمال کی ہدایت کو فالو کرتے پریشانی کے عالم میں ماہبیر کے بیڈ روم کے باہر کھڑے تھے۔۔۔عشمال نے اِس وقت ماہبیر کے پہلے والے بیڈ روم میں رہنا ہی پسند کیا تھا۔۔۔۔

ماہبیر کو پورے پانچ سال بعد وہاں دیکھ اُس کے سب اپنے خوشی سے جیسے پاگل ہو اُٹھے تھے۔۔۔اُنہوں نے کتنی کوششیں کی تھیں ماہبیر کو منانے کی۔۔۔یہاں لانے کی۔۔۔۔

مگر عشمال نے ایک بار میں ہی یہ ناقابلے یقین کام کر دکھایا تھا۔۔۔

"عشمال۔۔۔کیا ہوا ہے عشمال کو۔۔۔۔"

ماہبیر بیڈ پر بے سدھ پڑی عشمال کے قریب آیا تھا۔۔۔وہ اپنے گھر سے یہاں تک کیسے پہنچا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔۔عشمال کو آنکھیں موندے دیکھ ماہبیر کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"پتا نہیں بھائی۔۔۔آپ سے فون پر بات کرنے کے بعد بھابھی کو پتا نہیں کیا ہوا۔۔۔وہ بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔ڈاکٹر چیک کر رہی ہیں آپ فکر مت کریں بھابھی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔"

شاہانہ بہت مشکل سے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے بولی تھی۔۔۔

وہ سب لوگ وہی کر رہے تھے جو عشمال اُن سے کروا رہی تھی۔۔۔

ماہبیر عشمال کی جانب پلٹا تھا۔۔۔جب اُسے محسوس ہوا تھا کہ عشمال نے اپنی پلکیں جھپکائی ہوں۔۔۔ماہبیر نے اُس کے سینے پر دھرے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔۔

جب وہ آیا تھا تو یہ ہاتھ اِس پوزیشن میں نہیں تھے۔۔۔

ماہبیر کو چند سیکنڈ لگے تھے سمجھنے میں کہ اُس کی ڈرامہ کیوئین بیوی کیا کر رہی تھی۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے شاہانہ کی جانب پلٹا تھا۔۔ اور سرد نگاہوں سے اُسے گھورتے ڈاکٹر کو وہاں سے لے جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

شاہانہ نے ماہبیر کے غصے بھرے تاثرات دیکھ درزیدہ نگاہوں عشمال کی جانب دیکھا تھا۔۔ جسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ پکڑی جا چکی ہے۔۔۔

شاہانہ ماہبیر کے اشارے پر ہی بنا کوئی آہٹ پیدا کیے ڈاکٹر کو لیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اُن کے نکلتے ہی بنا آواز پیدا کیے ماہبیر دروازہ لاک کرتا واپس بیڈ پر عشمال کے قریب آیا تھا۔۔۔

جو اِس خاموشی پر اندر ہی اندر تجسس کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔

"عشمال آنکھیں کھولیں۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟"

ماہبیر نے اُس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے جان بوجھ کر آواز دی تھی اُسے۔۔۔ وہ اپنی بیوی کی ایکٹنگ چیک کرنا چاہتا تھا۔۔۔

عشمال ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ وہ ہنوز ساکت پڑی رہی تھی۔۔۔ مگر ماہبیر کی مسلسل خود پر جمی تپیش زدہ نگاہوں سے اپنے گالوں کو تپنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔

ماہبیر اُس کے اردگرد دونوں ہتھیلیاں جماتا اُس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

"آپ اچھی ایکٹر کے مسز عشمال ماہبیر۔۔۔۔ مگر میرا شمار اِس ملک کے سپر سٹارز میں ہوتا ہے۔۔۔"

ماہبیر اُس کے کان کے قریب جھکتا گھمبیر سرگوشیانہ لہجے میں بولتا عشمال کی سانسیں روک گیا تھا۔۔

اُسے محسوس ہوا تھا وہ اب سچ میں آنکھیں نہیں کھول پائے گی۔۔۔

مگر ماہبیر اُس کی لرزتی پلکیں نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

"خود ہی آنکھیں کھول دیں گی یا میں مدد کروں۔۔۔۔"

ماہبیر نے دھیرے سے اُس کے گلابی ہونٹوں کو چھوتے عشمال کو وارن کیا تھا۔۔۔

جس پر ناچار عشمال کو اپنی آنکھیں کھولنی پڑی تھیں۔۔۔

ماہبیر کو اپنے اتنے قریب دیکھ اُس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

اُس کی ساری اداکاری دھری کی دھری رہ گئی تھی۔۔۔

خوف کے عالم میں اُس سے پلکیں اُوپر نہیں اُٹھائی گئی تھیں۔۔۔

"آپ جانتی ہیں آپ نے اپنے بارے میں اتنی غلط خبر دے کر کتنا بڑا جرم کیا ہے میری نظروں میں۔۔۔۔"

ماہبیر کی نگاہیں اُس کی سہمی نتھ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ اِس وقت شدید غصے میں تھا۔۔ مگر اِس لڑکی کے سامنے اُس کا غصہ۔۔۔ غصہ ہی نہیں رہتا تھا۔۔۔

مگر وہ یہاں اپنا غصہ اپنے طریقے سے نکال سکتا تھا۔۔۔ کیونکہ اتنی آسانی سے تو وہ معافی کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور عشمال کی صراحی دار شفاف گردن پر چمکتے تل پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

عشمال اُس سے اِس بات کی توقع نہیں کر پارہی تھی۔۔۔ وہ پوری جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

اُس نے ماہبیر کو خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ماہبیر اُسکی دونوں کلائیاں تھام کر تکیے سے لگا چکا تھا۔۔۔

"آپ کو بہت شوق ہے نا مجھے ہرٹ کرنے کا۔۔۔ مجھے تڑپانے کا۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کی گردن پر اپنے وحشت کے جابجا نشان چھوڑتا اُس پر اچھے سے اپنی اندرونی کیفیت واضح کر گیا تھا۔۔۔

"میں نے جو کیا آپ کی خوشی کی خاطر کیا۔۔۔"

عشمال اُس کی غصے سے لال آنکھیں دیکھ با مشکل بول پائی تھی۔۔۔

"میری خوشی کس میں ہے آپ جانتی ہیں۔۔۔؟؟"

ماہبیر پیچھے ہوتا اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

عشمال سیدھی اُس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔ آپ کی خوشی اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنے میں ہے۔۔۔۔ آپ نے مجھے اپنے پاس پناہ دے کر بہت احسان کیا ہے

مجھ پر۔۔۔ میں آپ کے اُسی احسان کا بدلہ اُتارنا چاہتی ہوں۔۔۔ تاکہ جب ہمارا کانٹریکٹ ختم ہو تو آپ اکیلے نہ ہو۔۔۔"

عشمال کی بات ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ جب ماہبیر اُسے اپنے حصار سے جدا کرتا اُس کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

اُس کے چہرے کے سرد ترین تاثرات بتا رہے تھے کہ اُسے عشمال کی بات کتنی بُری لگی ہے۔۔۔

"بات بدلنی ہی تھی تو کوئی اور بات بھی کر سکتی تھی تم۔۔۔ سیدھا میرے دل پر وار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

ماہبیر اُس کی جانب سے رُخ موڑتے بولا تھا۔۔۔

عشمال بھی بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

جب ماہبیر بنا پلٹ کر اُس کی جانب دیکھے وہاں سے جانے کے لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اُس کا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔۔۔

"ماہبیر میری بات سنیں۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

عشمال تیز قدموں سے اُس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔

اور ماہبیر کے باہر نکلنے سے پہلے ہی دروازے کے آگے آکر کھڑی ہوتی اُس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔

ماہبیر کا چہرا دیکھ کر اُسے خود پر غصہ آیا تھا۔۔۔ بھلا ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔ ایسی بکواس کرنے کی۔۔۔۔ جو اب وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"آپ کو میری بات سننی ہو گی۔۔ میں نے آپ کو یہاں۔۔۔"

عشمال کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اُسے کیسے نارمل کرے۔۔

"آپ چاہتی ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کو معاف کردوں اور اُن سب کے ساتھ رہنے لگوں۔۔۔؟"

ماہبیر نے عشمال کی بات کاٹتے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر عشمال نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"میں سب کو معاف کرچکا ہوں۔۔۔ اور اب اپنے پیرنٹس کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھو گا۔۔۔ اِس کے علاوہ کوئی احسان کرنا چاہیں گی آپ مجھ پر۔۔۔ یا ہم دونوں کے احسانات برابر ہوچکے ہیں۔۔۔ کیونکہ آپ کے نزدیک یہ صرف احسانات ہی ہیں نا۔۔۔ محبت کا تو ہمارے کانٹریکٹ کے بیچ کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے۔۔۔"

ماہبیر انتہائی سنجیدگی سے بولتا عشمال کے دل کو مُٹھی میں مسل گیا تھا۔۔۔۔

ماہبیر کی آنکھوں میں کوئی درد ایسا تھا جو عشمال کے دل کی دنیا کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

عشمال کچھ نہیں بول پائی تھی اور خاموشی سے سائیڈ پر ہوگئی تھی۔۔۔

ماہبیر ایک بھرپور نگاہ اُس کے سراپے پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ عشمال کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ آرام سے کانٹریکٹ ختم کرنے کی بات کہہ تو گئی تھی۔۔۔ مگر اِس وقت اُسے اپنا دل میں اُداسیاں سی بھرتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج لائبہ کی شادی تھی۔۔۔ ہر طرف ہنستے مسکراتے چہرے نظر آرہے تھے۔۔۔ بہت وقت کے بعد وہ سب ایک ساتھ مل کر یوں خوشیاں منا رہے تھے۔۔۔

لاریب بیگم بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔اُن کا بیٹا اُن کے پاس واپس آ چکا تھا۔۔بہت جلد وہ اب حریم اور حاکان کی شادی کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔مگر اِس سب کے باوجود اُن کے دل و دماغ میں ایک عجیب سی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔جو ہر لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

فنکشن کا انتظام حویلی کے اندر ہی کیا گیا تھا۔۔۔حاکان سارے انتظامات چیک کرتا وہاں آیا تھا۔

تقریباً سبھی مہمان آ چکے تھے۔۔مگر اُسے وہ کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔جسے دیکھنے کے لیے صبح سے اُس کی نگاہیں ہر جانب بھٹک رہی تھیں۔۔۔لیکن وہ اِس وقت کہیں پر بھی نہیں تھا۔۔۔

حاکان کو اُس کی فکر ہوئی تھی۔۔۔

حاکان اِس وقت سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس اپنی چھا جانے والی پرسنلٹی کے ساتھ بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص کی نگاہوں کا مرکز وہی تھا۔۔۔

حاکان اپنا موبائل روم میں بھول آیا تھا وہی لینے وہ اُوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھ شدید حیرت کا شکار ہوا تھا۔۔۔

پنک کلر کے انتہائی خوبصورت پیروں تک آتے لانگ فراک میں اپنی سیاہ زلفوں کو کمر پر آزاد چھوڑے۔۔۔۔ ہلکے سے میک اپ اور جیولری پہنے وہ اپسرا بنی کھڑی حاکان کو اُس کے ہوش بھلا گئی تھی۔۔۔

وہ اُس کی الماری کھولے اُس میں سے نجانے کیا تلاش کرنے کی کوشش کرتی پوری طرح سے اُس میں گم تھی۔۔۔۔۔۔اُسے حاکان کے وہاں آنے کا پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

اُسے شاید یہی لگا تھا کہ ایک بار نیچے جانے کے بعد شاید حاکان دوبارہ اُوپر نہیں آئے گا۔۔۔

حاکان خاموشی کے ساتھ دروازہ بند کرتا بنا زرا سی آواز پیدا کیے ارحا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اور اُس کے بہت قریب عین اُس کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ اپنے ہونٹوں پر اُمڈ آئی مسکراہٹ روک نہیں پایا تھا۔۔۔

ارحا اُس کی الماری میں پڑے فوٹو البم میں سے اُس کی تصویریں نکال رہی تھی۔۔۔یہ ساری تصویریں اُس کی امریکہ کی تھیں۔۔۔

ارحا جو جلدی جلدی اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔ نتھنوں سے ٹکراتی حاکان شاہ کی سحر انگیز خوشبو پر اُس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔

حاکان روم میں کب آیا تھا۔۔۔ ارحا اپنے عین پیچھے اُس کی موجودگی نوٹ کرتی جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

جب حاکان نے اُسے بازو سے تھام کر ایک جھٹکے سے اپنی جانب موڑ کر الماری کا پٹ بند کرتے اُسے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

ارحا کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"کیا کر رہی تھی تم میرے کمرے میں۔۔۔؟؟ وہ بھی میری اجازت کے بغیر۔۔۔۔"

حاکان اُس کے ارد گرد ہتھیلیاں ٹکائے اُس کے سہانے روپ کو سر سے پیر تک گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ارحا اُنگلیاں مڑورتی کوئی بہانہ نہیں سوچ پائی تھی۔۔کیونکہ حاکان کے سامنے آتے ہی اُس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔"

ارحا نے سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا۔۔

جب حاکان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"تم ہر بار بنا جواب دیئے نہیں نکل سکتی۔۔۔۔"

اُس کے سجے سجائے حسین نقوش سے نگاہیں ہٹانا حاکان کے لیے مشکل ہوا تھا۔۔۔

"میں آپ کی چیزوں کے ساتھ بنا آپ کی اجازت کے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔مُیرا بھی برابر کا حق ہے۔۔۔اور اِس روم میں بھی بنا آپ کی اجازت کے آ جا سکتی ہوں۔۔۔"

ارحاب کی بغیر بنا نگاہیں چرائے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے مضبوط لہجے میں بولتی حاکان شاہ کا چین و قرار پوری طرح سے لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔ کس نے دیا ہے تمہیں یہ حق۔۔۔۔"

اُس کے چہرے سے بالوں کی لٹوں کو ہٹاتے وہ سوال کر گیا تھا۔۔۔

"ہمارے نکاح نے۔۔۔۔"

ارحا نے اُس کی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتے جواب دیا تھا۔۔۔

"اوہ رئیلی۔۔۔ پھر تو تمہیں مجھ سے محبت بھی بہت ہو گی۔۔۔ اور تم نے تین سال پہلے میرے ساتھ جو بھی کیا وہ بھی اُسی محبت میں چور ہو کر کیا ہو گا۔۔ ہے نا۔۔۔"

حاکان نے اُس کی گردن کو پیچھے سے اپنی ہتھیلی میں جکڑتے اُس کا چہرا اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

"میرے درد کا زرا سا بھی اندازہ نہیں ہے نا تمہیں۔۔۔۔ ہر بار اپنی مردانہ انا کو مار کر تمہارے قریب آتا ہوں۔۔۔ اپنی محبت کا سب سے آگے رکھتا ہوں۔۔۔ مگر تم جانتی ہو۔۔۔ تمہیں میری محبت کی قدر نہیں ہے۔۔۔"

حاکان کی گرم سانسیں ارحا کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔

"مجھے صرف آپ کی ہی تو پرواہ ہے۔۔۔ میں نے بھی ہمیشہ خود سے پہلے آپ کو سوچا ہے۔۔۔ کیونکہ میں خود اپنی پوری زندگی آپ کے لیے تڑپتے ہوئے گزار سکتی ہوں۔۔۔ مگر آپ کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی۔۔۔ آپ کے بغیر کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔ اگر آپ کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤ گی۔۔۔"

ارحا اُس کی آنکھوں میں تیری اذیت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

حاکان کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامے بولتی وہ حاکان کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھتی اُس کی اذیت کم کرنے اور اپنی محبت کا یقین دلانے کی معمولی سی کوشش کر گئی تھی۔۔۔

ارحا کا یہ محبت اور وارفتگی بھرا انداز حاکان کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار بن کر برسا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔؟ میں کیسے یقین کر لوں۔۔۔"

حاکان اِس لڑکی کی اپنے لیے یہ دیوانگی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جو چند پلوں میں ہی اُس کی اذیتوں کا مداوا کر گئی تھی۔۔۔

ارحا نے اُس کی بات پر خاموش نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ میرے لیے کیا ہیں اور کس مقام پر ہیں۔۔ شاید اِس بات کا اندازہ آپ کبھی لگا ہی نہ پائیں۔۔۔ اُس دن میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔ بکواس کی تھی کہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔۔ سب جھوٹ تھا۔۔۔

میں ہمیشہ آپ کو دیکھ کر ہی جیتی آئی ہوں۔۔ اِن گزرے تین برسوں میں آپ نہیں تھے میرے پاس۔۔۔ تو آپ کی تصویر دیکھ کر زندہ رہی ہوں میں۔۔۔ کئی بار لاریب

مامی کا موبائل چرا کر چھپ کر کال ہے آپ کو۔۔۔ صرف آپ کی آواز سننے کے لیے۔۔۔ آپ نے اگر مجھ سے محبت کی ہے تو کم پاگل میں بھی نہیں رہی آپ کے لیے۔۔۔"

ارحا حاکان کے پیروں پر کھڑی ہوتی اُس کے چہرے کو اپنی گداز ہتھیلیوں میں مقید کیے بولتی اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتی چلی گئی تھی۔۔۔

حاکان نے اُسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کر رکھا تھا۔۔۔

ارحا کا یہ اظہارِ محبت اور دیوانگی بھرا انداز حاکان شاہ کے دل پر چھایا تین سالوں کا غصہ اور تکلیف دور کر گیا تھا۔۔۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔ اب کبھی مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا۔۔۔۔"

ارحا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔ میری زندگی ہو تم۔۔۔۔ تم سے دور ہوتے ہوئے بھی ہر پل ہر لمحہ میرا دل تمہارے پاس رہا ہے۔۔۔ تم پر غصہ تھا مگر نفرت کبھی نہیں ہوئی تم سے۔۔۔۔ تم نہیں جانتی مگر ہر روز لائبہ کو کال کرکے تمہاری خیریت بھی دریافت کرتا تھا۔۔۔ میری منگنی کی خبر کے بعد تمہارا بیمار رہنا مجھے بے چین رکھنے کے ساتھ ساتھ میرے دل کو اِس بات کی خوشی اور سکون بھی پہنچا گیا تھا کہ تمہارے دل میں اب بھی میرے لیے محبت موجود ہے۔۔۔۔"

حاکان اُس کو اپنی بے قراریوں سے آگاہ کرتا اُس کے چہرے پر جھکتا اُس کے ایک ایک آنسو کو نہایت ہی نرمی سے اپنے ہونٹوں میں چن گیا تھا۔۔۔

ارحا اُس کی شدتوں پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔ اُس نے حاکان کے سینے پر دباؤ پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اُسے خود سے دور دھکیلا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟"

حاکان اُس کے زرا سے دور ہونے پر اُسے مزید قریب کر چکا تھا۔۔۔

"آپ نے حریم سے منگنی کیوں کی۔۔۔۔؟؟"

ارحا کے چہرے پر اُس کی اذیت عیاں ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں احساس دلانے کے لیے کہ تمہیں شہریار کے ساتھ دیکھ کس درد سے گزرا تھا میں۔۔۔۔"

حاکان نے اُس کے جھمکوں کو چھوا تھا دھیرے سے۔۔۔

"تو کیا اب اُس سے شادی بھی کریں گے آپ۔۔۔۔؟؟"

یہ سوال پوچھتے کئی آنسو ارحا کی آنکھوں سے گرے تھے۔۔۔

"حریم سب جانتی ہے۔۔۔ بلکہ میری تمہارے لیے تڑپ کو دیکھ کر ہی اُس نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔۔۔ یہ صرف ایک دکھاوا تھا۔۔۔ اُس کا اصل فیانسی تو امریکہ میں بیٹھا ہے۔۔۔۔"

حاکان کی بات پر ارحا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اُس کے رگ و پے میں جیسے سکون سا اُتر گیا تھا۔۔۔

"مگر حریم کی آنکھوں میں۔۔۔ میں نے آپ کے لیے محبت دیکھی ہے۔۔۔۔"

ارحا کا انداز خالص بیویوں والا تھا۔۔

جو اپنے شوہر پر اُٹھی ہر نگاہ سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔۔

"یہ اُس کی چوائس ہے۔۔ میں نے وہاں جاتے ہی اُسے بتا دیا تھا کہ میری لائف میں ارحا نوریز کے علاوہ کبھی کوئی لڑکی شامل نہیں ہوسکتی۔۔۔۔"

حاکان کی نگاہیں ارحا کے ایک ایک نقش کا طواف کررہی تھیں۔۔

جو بات ارحا کو کنفیوز کررہی تھی۔۔۔

"اسی لیے اُس دن مجھے روم سے باہر پھینکا تھا آپ نے۔۔۔ مجھے اتنی سخت چوٹ بھی آئی تھی۔۔۔"

ارحا خفگی کا اظہار کرتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

جب حاکان نے اُس کے سلکی بالوں میں ہاتھ پھنساتے اُسے واپس اپنے قریب کرتے۔۔۔ وہ اُس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

"میں اپنی اُس حرکت کے لیے معافی چاہتا ہوں۔۔۔ لیکن تمہارے ہونٹوں سے اپنے علاوہ اگر کسی اور کا نام سن کر پاگل ہو اُٹھتا ہوں۔۔۔ تم نے بھی تو

مجھے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کرتے وہ کس قدر غلط باتیں بولی تھیں۔۔۔ اور میرا صرف حریم کا ہاتھ پکڑنا تک برداشت نہیں کر پائی۔۔۔۔ ویسے تم نے اب تک نہیں بتایا مجھے تین سال پہلے تم نے وہ سب کیوں کیا تھا۔۔۔۔"

حاکان کا چہرا ارحا کے چہرے کے بے حد قریب تھا۔۔۔ اتنا کہ حاکان کے بولنے پر اُس کے ہونٹ ارحا کے گالوں سے ٹچ ہورہے تھے۔۔۔

"وہ میں کبھی بتاؤں کی بھی نہیں۔۔۔۔"

ارحا کبھی نہیں چاہتی تھی کہ حاکان اپنی ماں سے بد ظن ہو۔۔۔

"اور تمہیں لگتا ہے زیادہ دیر وہ بات مجھ سے چھپ پائے گی۔۔۔ مگر تمہیں اِس کی سزا تو ضرور ملے گی۔۔۔"

حاکان اپنے حصار سے دور ہوتی ارحا کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر تھام کر واپس اپنے قریب کھینچتا اُس کے لپسٹک سے سجے لال ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا ارحا نوریز کے ہوش پوری طرح سے گم کر گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال اپنی یونی کسی کام سے آئی ہوئی تھی۔۔وہ جیسے ہی گیٹ سے نکل رہی تھی۔۔۔

ایک نسوانی پکار نے اس کے قدم وہیں روک لیے تھے۔۔۔

عشمال جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔۔

"حنا۔۔۔فاریہ پی۔۔۔۔"

کچھ فاصلے پر کھڑی حنا اور اُس کے ساتھ کھڑی فاریہ کو دیکھ عشمال کا چہرا خوشی سے کھل اُٹھا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اُن دونوں کی جانب بڑھتی ایک ساتھ اُن دونوں کو اپنے ساتھ لگا چکی تھی۔۔۔

وہ تینوں بھول چکی تھیں کہ یہ یونی کا مین گیٹ ہے۔۔۔

وہ ایک ساتھ گلے لگیں اپنے اتنے دنوں کی جدائی پر آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔

"جب آس پاس سے گزرتی گاڑیوں کے ہارن نے اُنہیں ہوش دلایا تھا۔۔۔۔

"آپی آپ لوگ یہاں کیسے۔۔۔۔؟؟؟"

عشمال کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

"تم گھر چلو ہمارے ساتھ تمہیں سب بتاتے ہیں۔۔۔"

فاریہ اُس کا ہاتھ تھامے گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ عشمال کا چہرا اِس وقت خوشی سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

اُس کی دونوں پیاری شہزادیاں۔۔۔اُس کی بہنیں اتنے ٹائم بعد اُسے واپس مل گئی تھیں۔۔۔

اب اُسے بس اپنے بابا کے سینے سے لگ کر اُن سے معافی مانگنی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں گھر پہنچ گئی تھیں۔۔۔جہاں سامنے ہی اُنہیں۔۔اُن کے بابا کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔

عشمال پر نظر پڑتے ہی اکبر صاحب کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔اپنے خود غرض بھائی اور اُس کے آوارہ بیٹوں کے کہنے پر اُنہوں نے سب سے زیادہ ٹارچر اپنی اِسی بیٹی کو کیا تھا۔۔۔

عشمال سر جھکائے اُن کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں بابا۔۔۔میں نے اُس دن جو بھی کیا۔۔اُس سے آپ بہت ہرٹ ہوئے ہونگے۔۔۔مگر میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔"

عشمال ابھی بول ہی رہی تھی جب اکبر صاحب نے اُس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔

"ضروری نہیں ہمیشہ ماں باپ ٹھیک اور بچے غلط ہوں۔۔ تم لوگوں کے معاملے میں غلطی پر میں تھا۔۔۔ بیٹیوں جو اللہ کی سب سے بڑی رحمت ہیں۔۔۔ اُنہیں پوری زندگی اپنے سر کا بوجھ سمجھ کر اپنے رب کو ناراض کرتا رہا۔۔۔ مگر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ماہبیر جیسے اچھے شخص کو میرے پاس بھیج کر مجھے ہدایت دے دی۔۔۔ اور میری بیٹی کے نصیب میں وہ اتنا اچھا شخص لکھ دیا۔۔۔"

اکبر صاحب نجانے کتنی ہی دیر عشمال کو سینے سے لگائے یوں ہی کھڑے روتے رہے تھے۔۔۔

جبکہ اُن کے منہ سے ماہبیر کا نام سن کر عشمال الگ شاک میں جا چکی تھی۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟تم سب لوگ ماہبیر کو کیسے جانتے ہو۔۔۔اور بابا کس بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔"

عشمال اُس وقت اکبر صاحب کے سامنے کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔مگر روم میں آتے ہی وہ اپنی دونوں بہنوں کو ہاتھ تھام کر اپنے پاس بیٹھاتے بولی تھی۔۔۔

جس پر وہ دونوں مسکراتی اُسے سب بتاتی چلی گئی تھیں۔۔۔

ماہبیر اُس کے بابا کو پہلے سے جانتا تھا۔۔دو سال پہلے جب اُن کے بھائی اور بھتیجوں کی ہیرا پھیری کی وجہ سے اُن کی دونوں فیکٹریاں بہت زیادہ نقصان میں چل رہی تھیں۔۔۔۔تب اُنہوں نے ماہبیر کیانی کی کمپنی سے مدد مانگی تھی۔۔۔

اُنہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُن کی ہیلپ کی جائے گی۔۔۔مگر ماہبیر کیانی کی اُن کی بات سنتے ہی اُن کی مدد کرنے کے حامی بھری تھی۔۔۔۔ماہبیر کی کمپنی نے اُس کے بابا کی فیکٹریوں کا سارا نقصان اُٹھایا تھا۔۔۔اور ایگریمنٹ کے مطابق اب ماہبیر اُن

دونوں فیکٹریوں کا برابر کا حصہ دار تھا۔۔۔چند دن پہلے جب اکبر صاحب نے یہ ساری باتیں اپنے بھائی بھتیجوں کے سامنے رکھی تھی جو وہ سنتے ہی واویلا کرنے لگے تھے کہ اکبر صاحب نے اُن سے اتنی بڑی بات چھپائی کیوں۔۔۔

اکبر صاحب کی بیٹیوں سے شادی کرنے کا مقصد ہی یہی تھا۔۔۔کہ وہ دونوں فیکٹریاں اُن کے نام لگ سکیں۔۔۔اب اُنہیں بھلا کیا چاہیے تھا اکبر صاحب کی بیٹیوں سے۔۔ جب فیکٹریاں اُن کے نام نہیں لگ سکتی تھیں۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اکبر صاحب کی آنکھوں کے سامنے اپنے بھائی اور بھتیجوں کی اصلیت آگئی تھی۔۔۔

ماہبیر نے پہلی بار عشمال کو اکبر صاحب کی فیکٹری میں ہی دیکھا تھا۔۔۔

اور وہیں اپنا دل بھی ہار بیٹھا تھا۔۔

وہ پراپر طریقے سے رشتہ بھجوا کر عشمال کو اپنانا چاہتا تھا۔۔۔

مگر اُس کی نوبت ہی نہیں آسکی تھی۔۔۔

عشمال اُس رات جس حالت میں اُس کے سامنے آئی تھی۔۔۔ماہبیر اپنی محبت کو اِس حال میں دیکھ خود پر ضبط نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

اُس نے نہ اُن لڑکوں کو چھوڑا تھا جو عشمال کو گھسیٹ رہے تھے۔۔۔اور نہ ہی عدیل کو۔۔۔جس کی وجہ سے عشمال اِس حد تک پہنچ گئی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا عشمال بہت اچھی سوچ رکھنے والی مضبوط لڑکی تھی۔۔۔وہ اتنی آسانی سے اُس کی محبت پر یقین کر کے اُس سے شادی کبھی نہ کرتی۔۔۔

اِس لیے ماہبیر نے جان بوجھ کر وہ سب بولا تھا۔۔۔اور کانٹریکٹ کے تحت ہی سہی مگر عشمال اکبر اُس کے نام لگ گئی تھی۔۔۔

ماہبیر خود سے عہد کر چکا تھا کہ اب وہ کبھی عشمال کو خود سے دور نہیں کرے گا۔۔۔اور اُس کے قریب کوئی پریشانی تک نہیں بھٹکنے دے گا۔۔۔۔۔

"آپ جانتی ہیں ماہبیر بھائی نے ہی بابا کو سمجھایا ہے کہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ ایسا مت کریں۔۔۔وہ غلط نہیں ہے۔۔۔اُنہی کی کوشش کی وجہ سے بابا نے فاریہ آپی کو بھی معاف کر دیا ہے اور آپ کو بھی واپس بلا لیا ہے۔۔۔ماہبیر بھائی بہت اچھے ہیں آپی اور بہت زیادہ ہینڈسم بھی۔۔۔آپ بہت لکی ہیں۔۔۔۔"

حنا مزید بھی بول رہی تھی۔۔۔مگر عشمال کو اِس وقت کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اُسے بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اُس شخص کی اِن محبتوں اور احسانوں کا بدلہ کیسے چکائے گی۔۔

وہ شخص اُس سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔۔وہ بھی اتنے ٹائم سے اور اُس ڈفر انسان کو پتا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحا اور شہریار کی شادی کا دن آن پہنچا تھا۔۔۔سب سے زیادہ خوش لاریب بیگم اور شہریار ہی تھے۔۔۔

شہریار آج پوری طرح حاکان شاہ کو مات دے کر اُس کی آنکھوں کے سامنے ارحا کو لے جانے کا سوچتے خوشی سے پاگل ہورہا تھا۔۔ جبکہ لاریب بیگم کو اِس بات کا سکون تھا کہ اتنے سالوں سے اُن کے سر پر لٹکی ارحا نامی تلوار آج ہٹنے والی تھی۔۔۔

ارحا نے ریڈ کلر کا نہایت ہی خوبصورت لہنگا پہن رکھا تھا۔۔۔ جو حاکان کی پسند سے لیا گیا تھا۔۔ مگر اِس بات سے صرف لائبہ اور ارحا ہی واقف تھیں۔۔۔

ُآج پھر شاہ حویلی کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

ارحا نوریز کی شادی پر اتنا اہتمام کسی کو ہضم نہیں ہوا تھا۔۔ مگر اُن سب میں سے کسی کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ صرف ارحا نوریز کی نہیں بلکہ حاکان شاہ کی بھی رخصتی تھی۔۔۔

جس میں اتنا اہتمام تو بنتا تھا۔۔۔

ارحا کا دل الگ ڈر رہا تھا۔۔ وہ نہیں جانتی تھی سب کا کیا ری ایکشن آنے والا تھا۔۔ اور حاکان شہریار کے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہے۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ مجھے معاف کردو۔۔ میں نے بھی باقی سب کی طرح تمہیں غلط سمجھا۔۔۔ تم بھائی کے جانے کے بعد ہم سب سے زیادہ اذیت میں تھی۔۔ تمہیں سنبھالنے کے بجائے۔۔۔ میں نے تمہیں مزید بُرا بھلا کہا۔۔۔"

لائبہ ارحا کے پاس روم میں آتے اُس کے دلہناپے کے حسین روپ کی نظر اُتارتے بولی تھی۔۔۔

جو کبھی اتنی تیار نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اِس لیے آج اُس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔۔۔

بلڈ ریڈ لہنگا اُس کے نازک سراپے کو مزید دو آتشہ بنا گیا تھا۔۔۔ ارحا کے پاس صرف لائبہ ہی آئی تھی۔۔۔ باقی کسی نے آنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

مگر اب ارحا کو اِن باتوں کا بُرا نہیں لگتا تھا۔۔۔ وہ عادی ہوچکی تھی۔۔۔ اور اب تو اُسے کسی کی رتی برابر پرواہ بھی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ اب اُس کا حاکان شاہ اُس کا محافظ بن کر اُس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔

ارحا نے لائبہ کی بات سنتے ہی اُسے معاف کردیا تھا۔۔۔ اُسے اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی تھی۔۔۔ اور بھلا کیا چاہیے تھا اُسے۔۔۔

نیچے بارات آچکی تھی۔۔۔ اور مولوی صاحب بھی۔۔۔

کچھ سیکنڈز بعد دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔ اور اُس کے ساتھ سیاہ پینٹ شرٹ میں بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے۔۔۔ حاکان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اُسے سامنے دیکھ ارحا کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

اُس کے آتے ہی لائبہ مسکراتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارحا حاکان کی وارفتگی بھری نگاہوں پر خود میں ہی سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔

حاکان نے ارحا کو ہاتھ سے تھام کر کھڑا کیا تھا۔۔۔

ارحا کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔ جب دھڑکنوں کی رفتار کا شمار لگانا بہت مشکل ہوا تھا اُس کے لیے۔۔۔

"تمہارا یہ حسین روپ میرے دل کو پاگل کررہا ہے۔۔۔ دل چاہ رہا ہے ابھی اسی وقت اپنے سینے میں چھپا کر اِس پوری دنیا سے بہت دور لے جاؤں۔۔۔ جہاں صرف تم ہو اور میں۔۔۔۔"

حاکان اُس کی ٹھوڑی کو تھام کر چہرا اوپر کرتا اُس کی پیشانی پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ارحا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر حاکان کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

ارحا کی کمزور سی آواز نکلی تھی۔۔۔

"میرے ہوتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

حاکان نے اُسے اپنے حصار میں لیتے اُس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔

"کسی اور سے نہیں آپ ہی سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ آپ غصے میں کسی کی نہیں سنتے۔۔۔"

ارحا کے منہ بسور کر بولنے پر حاکان کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

"مجھ سے ڈرنا بھی چاہیے آج تمہیں۔۔۔ کیونکہ جس طرح اِس وقت تم مجھ پر بجلیاں گرا رہی ہو۔۔۔ آج تمہیں میں نہیں بخشنے والا۔۔۔ تین سالوں میں میرے گزرے ایک ایک لمحے کا حساب سود سمیت لوٹانا ہو گا تمہیں۔۔۔ اور رہی غصے کی بات تو وہ اُسی پر نکلے گا جو غلط ہو گا۔۔۔۔"

حاکان مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ارحا کو لہنگے میں چلنے میں مشکل ہورہی تھی۔۔۔ جب حاکان نے ہاتھ آگے بڑھاتے ایک جانب سے اُس کا لہنگا بھی تھام لیا تھا۔۔۔

ارحا نے محبت پاش نگاہوں سے حاکان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جسے اپنی بیوی کے لیے یہ سب کرنے میں زرا سی عار محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

خوبصورتی سے سجا پورا لان اِس وقت مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ جب حاکان ارحا کا ہاتھ تھامے وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔ ایک ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔ اللہ جی اِن کو بُری نظر سے محفوظ رکھیے گا۔۔۔"

اُن دونوں پر سب سے پہلی نظر لائبہ کی ہی پڑی تھی۔۔ حاکان نے اُسے دو دن پہلے ہی اپنے نکاح کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔

لائبہ کے علاوہ وہاں موجود ہر شخص اُن دونوں کو شاک کی کیفیت میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

سب سے زیادہ بُری حالت تو سٹیج پر مولوی صاحب کے ساتھ بیٹھے شہریار کی ہوئی تھی۔۔۔

"حاکان۔۔۔۔"

لاریب بیگم سب سے پہلے قریب آئی تھی۔۔۔ اور نفرت آمیز نگاہوں سے ارحا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

تین سال پہلے کا منظر آج مخالف سمت میں پلٹ چکا تھا۔۔۔

"ارحا کو سٹیج پر لے جانا ہے۔۔ پلیز کوئی تماشا کری ایٹ مت کرنا۔۔۔"

لاریب بیگم نے دھیمے لہجے میں کہتے حاکان کو ہوش دلانا چاہا تھا۔۔۔۔

"ماما آپ کو لگتا ہے میں اپنی بیوی کو ایسے ہی کسی کے ساتھ بیٹھا دوں گا۔۔۔
اور تین سال پہلے بھی تماشا ہوا تھا تو ایک تماشا آج بھی ہوجائے۔۔۔۔"

حاکان نے بہت ہی تحمل کے ساتھ اُن سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

شہریار جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔ اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ حاکان ایسے گیم پلٹ دے گا۔۔۔

"بیوی۔۔۔۔"

لاریب بیگم کے ہونٹ سے بمشکل یہ لفظ ادا ہو پایا تھا۔۔۔

"حاکان بیٹا یہ کیا کہہ رہے ہو آپ۔۔۔؟؟ اِس لڑکی کی آج شہریار سے شادی ہورہی ہے۔۔۔۔"

لاریب بیگم نے حاکان کا کندھا ہلاتے اُسے احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔

"ایک ہفتے پہلے ہم دونوں نکاح کر چکے ہیں۔۔۔۔ آج یہی بتانے میں نے سب لوگوں کو یہاں انوائٹ کیا ہے۔۔۔ ارحا میری محبت ہے۔۔ جسے میں تین سال تک بھلا نہیں پایا۔۔۔ وہ میری تھی۔۔ اُسے آخر کو آنا بھی میرے پاس تھا۔۔۔ آج یہاں آنے کا مقصد سب کے سامنے اپنے نکاح کا اعلان اور آپکے اِس بھتیجے کی اصلیت دنیا والوں کے سامنے لانا تھا۔۔۔ جو تین سالوں سے میری ارحا کو بلیک میل کرتا آیا ہے۔۔۔"

حاکان کے الفاظ لاریب بیگم کے وجود کو سن کر گئے تھے۔۔۔ اُنہوں نے گھبرائی ہوئی نگاہوں سے ارحا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر خوف سے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ ارحا نے بھی نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ بھلا حاکان کے سامنے اُن کا نام لے کر حاکان کے سر کی اُٹھائی قسم کیسے توڑ سکتی تھی۔۔۔

"حاکان پلیز۔۔۔۔"

حاکان کو سٹیج سے اُترتے شہریار کی جانب بڑھتے دیکھ ارحا نے اُس کا بازو تھامتے کمزور سی آواز میں پکارا تھا۔۔۔ اُسے اسی بات کا خوف تھا۔۔۔

جو اب ہونے جارہی تھی۔۔۔ مگر وہ کب تک اس سچ کو چھپا سکتی تھی۔۔ جو ایک دن تو سامنے آنا ہی تھا۔۔

"تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔۔۔ وہ میری فیانسی ۔۔۔۔"

شہریار ابھی پورا جملہ ادا بھی نہیں کر پایا تھا جب حاکان کی جانب سے عین اُس کے منہ پر جڑے جانے والا مکا اُس کا جبڑا ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"خبردار۔۔۔ میری بیوی کا نام بھی مت لینا۔۔۔ اِس سے پہلے کہ میں تمہیں مار مار کر دوبارہ بول پانے کے قابل بھی نہ چھوڑوں۔۔۔ بتاؤ تم نے تین سال پہلے کیا گیم کھیلا تھا۔۔۔ میں جان چکا ہوں میری ارحا کو بلیک میل کیا گیا ہے۔۔۔ اپنا سچ اپنے منہ سے ہی اُگل دو۔۔۔ کیا پتا تھوڑی بہت بچت ہو جائے تمہاری۔۔۔"

حاکان نے اُسے گریبان سے اتنی سختی سے دبوچ رکھا تھا کہ شہریار کو بول پانے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

"حاکان اُس کی سانس رک جائے گی۔۔ چھوڑو اُسے۔۔۔"

لاریب بیگم کو اپنا ڈر پڑ چکا تھا۔۔۔ وہ شہریار کو حاکان کے چنگل سے بچانے کے لیے آگے بڑھی تھیں۔۔۔

"ماما پلیز آپ بیچ میں مت آئیں۔۔۔"

حاکان نے اُنہیں نرمی سے ٹوک دیا تھا۔۔۔

وہ آج اُس ڈرامے کا دی اینڈ کر دینا چاہتا تھا جو تین سال پہلے شروع کیا گیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اُس ڈرامے کو ڈائریکٹ کرنے والی اُس کی اپنی ماں تھیں۔۔۔

شہریار تو صرف ایک کردار تھا۔۔۔

ارحا دور کھڑی دھندلائی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُس کا دل اُس درد سے بھر چکا تھا جو کچھ لمحوں بعد حاکان برداشت کرنے والا تھا۔۔۔

حاکان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کی خوشیوں کی قاتل اور اُس کی محبت کو اُس سے چھیننے والی کوئی اور نہیں اُس کی سگی ماں تھی۔۔۔

"حاکان شاہ میں ارحا کو پسند کرتا تھا اور اُس سے شادی بھی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر تین سال پہلے جو بھی ہوا اُس کا اکیلا زمہ دار میں نہیں ہوں۔۔۔ اور نہ کی ارحا کو بلیک میل کیا میں نے۔۔۔ بلکہ ارحا سے تو پوری زندگی میں اب تک چند فقروں کے سوا کبھی کوئی بات ہوئی ہی نہیں۔۔۔ تین سال پہلے تمہیں اور ارحا کو جدا کرنے کے لیے جو سازش رچی گئی تھی۔۔۔ اُس میں میرا زرا سا بھی ہاتھ نہیں تھا۔۔۔ وہ سب کرنے والی تمہاری سگی ماں لاریب پھوپھو تھیں۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ارحا کی تم سے شادی ہو۔۔۔۔"

شہریار ابھی اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پایا تھا جب حاکان نے زور دار تمانچہ اُس کے چہرے پر جڑ دیا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری ماں پر اتنا بڑا الزام لگانے کی۔۔۔ میری ماں مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہیں۔۔۔ وہ مجھ سے میری محبت کبھی نہیں چھین سکتیں۔۔۔"

حاکان کے پے در پے پڑنے والے تھپڑوں نے شہریار کو بے حال کر دیا تھا۔۔۔

لاریبی بیگم اپنے بیٹے کے ہاتھوں اپنے بھتیجے کو پٹتے نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔ وہ آگے بڑھی تھیں اور حاکان کا بازو تھامتے اُنہیں جو الفاظ ادا کیے تھے وہ حاکان کی ہستی ہلا کر رکھ گئے تھے۔۔۔

"حاکان شہریار بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ میں نے ہی کیا تھا وہ سب۔۔۔ میں ہی تھی تم دونوں کو الگ کرنے کی زمہ دار ہوں۔۔۔ کیونکہ میں نہیں

چاہتی تھی کہ یہ لڑکی تمہاری زندگی میں شامل ہوکر تمہیں مجھ سے چھین لے۔۔۔"

لاریب بیگم اِس وقت نگاہیں جھکائے بولتیں۔۔۔ خود کو شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں دھنسا ہوا محسوس کرنے لگی تھیں۔۔۔

حاکان کا دھواں دھواں ہوتا بے یقین چہرا اُن کی ممتا کو تڑپا گیا تھا۔۔۔

"مجھے لگا تھا اِس لڑکی کی نحوست تمہیں مجھ سے چھین لے گی۔۔۔ اِس لیے میں نے اِسے مجبور کردیا تھا کہ یہ تمہیں چھوڑ دے۔۔۔ مگر مجھے اِس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب کرکے میں صرف ارحا سے ہی تمہیں نہیں چھینوں گی بلکہ اپنے بیٹے کو ہی خود سے بہت دور بھیج دوں گی۔۔۔"

لاریب بیگم روتے ہوئے بولتیں تین سال پہلے ارحا کو کہی جانے والی ساری باتیں حاکان کے سامنے رکھ گئی تھیں۔۔

وہاں کھڑے فیملی کے تمام افراد شاکی نگاہوں سے اُنہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

"میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک دقیانوسی فضول سوچ کے پیچھے لگ کر میری ماں ایسا کچھ کرے گی۔۔۔ آپ سب لوگ کیسے کسی کو بھی منحوس اور اچھوت سمجھ کر اُس کے اپنوں کی موت کا الزام اُس پر لگا سکتے ہیں۔۔۔ کیا ہمارے دین اسلام میں ایسی کسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔۔

ایک مہینے کی بچی جس کے ماں باپ کے بچھڑ جانے کے بعد سب سے زیادہ نقصان اُسی کا ہوا تھا۔۔۔ آپ سب لوگوں نے اُسے منحوس قرار دے کر اپنے رب کو ہی ناراض کر دیا۔۔۔

ہمارا ایمان اتنا کمزور کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک انسان کی موت کا زمہ دار دوسرے انسان کی ذات کو ٹھہرا دیں۔۔۔ میں بچپن سے دیکھتا آرہا ہوں۔۔۔ شاہ حویلی پر آئی ہر مصیبت کا زمہ دار ارحا کو ٹھہرایا جاتا رہا۔۔۔ کیا ارحا سے

پہلے شاہ حویلی میں کبھی کسی کی ڈیتھ نہیں ہوئی۔۔۔ کبھی کوئی مصیبت نہیں آئی۔۔۔ کیا دنیا میں باقی کوئی انسان نہیں مر رہا۔۔۔ اتنے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود آپ سب نے ایک بے قصور اور معصوم لڑکی کی پوری زندگی کو اپنی فضول سوچوں کی نذر کر دیا۔۔۔ کیا ہمارا رب ہمیں اِس کے لیے معاف کرے گا۔۔ کیا جن پیاروں کا الزام آپ ارحا پر لگاتے آئے ہیں۔۔۔ وہ آپ کو معاف کریں گے۔۔۔۔"

حاکان کی آنکھیں شدتِ ضبط سے بالکل لال ہو چکی تھیں۔۔۔

جبکہ شاہ حویلی کا ہر فرد حاکان کی باتوں پر شرمندہ سا سر جھکائے کھڑا تھا۔۔ اپنے غلط ہونے کا احساس تو اُن سب کو بہت پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔ مگر جس لڑکی کو ساری زندگی دھتکارتے آئے تھے اُس کے سامنے جھکنے میں سب کے اندر ایک انا سی در آئی تھی۔۔۔

جو آج حاکان کی باتوں نے بالکل ہی ختم کردی تھی۔۔۔

اِس وقت سب سے بُری حالت لاریب بیگم کی تھی۔۔۔ اُنہیں ارحا کے ساتھ کی گئی ایک ایک زیادتی یاد آرہی تھی۔۔

"میں نے بہت کوشش کی آپ سب کے دل میں ارحا کی جگہ بنانے کی مگر بہت بُری طرح ناکام ہوا ہوں۔۔۔ ماما میں آپ سے کچھ نہیں کہوں گا مگر آپ کے اِس عمل نے آپ کے بیٹے کو اندر سے توڑ کر رکھ دیا ہے۔۔۔ لیکن آپ کو جو ٹھیک لگا آپ نے وہ کیا۔۔۔ اب جو مجھے ٹھیک لگ رہا ہے میں وہ کروں گا۔۔۔ میں اب اُس جگہ پر بالکل نہیں رہوں گا جہاں میری بیوی کی عزت نہ ہو۔۔۔ میں جارہا ہوں ارحا نوریز کو یہاں سے لے کر۔۔۔ آپ سب ہنسی خوشی رہیں۔۔ کیونکہ اب آپ لوگوں کے سروں پر کسی قسم کا منحوسیت کا سایہ نہیں رہے گا۔۔۔۔"

حاکان ارحا کے قریب آتا اُس کا ہاتھ تھامتے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ سب نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن حاکان نہیں رُکا تھا۔۔۔

"بھائی نے بہت ہی خوشی کے ساتھ نیا گھر بنوایا تھا کہ وہ ہم سب کو ایک ساتھ اپنی شادی والے دن اُس گھر میں لے کر جائیں گے۔۔۔ مگر ماما آپ نے تو بھائی کا دل توڑ دیا۔۔۔ آپ کو اتنا ظلم نہیں کرنا چاہیے تھا اُن دونوں پر۔۔۔"

لائبہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے لاریب بیگم کو دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ لاریب بیگم کے لیے یہ لمحے اُن کی زندگی کے سب سے کٹھن لمحات تھے۔۔۔ اُنہوں نے اپنے لاڈلے بیٹے کو اپنے ہاتھوں خود سے اتنا بدظن کر دیا تھا۔۔۔

اُنہیں آج احساس ہورہا تھا کہ وہ کتنی غلط تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشمال کی شاہانہ سے بات ہوئی تھی۔۔۔ماہبیر اُن سب کو معاف کر چکا تھا۔۔اور اب وہ سب بہت خوش تھے۔۔

شاہانہ بار بار اُس سے واپس آنے کا پوچھ رہی تھی۔۔۔جس پر بات گول مول کرتے وہ فون بند کر گئی تھی۔۔۔۔

عشمال کو یہاں آئے تین دن ہو چکے تھے مگر نہ تو عشمال نے کوئی بات کی تھی نہ ماہبیر کی جانب سے کوئی کال آئی تھی۔۔۔

عشمال کے دل کو ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔۔

اُسے خوف محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں اُس کا کہنا مان کر ماہبیر کانٹریکٹ سچ میں ختم نہ کر دے۔۔۔۔

عشمال نے اپنے بے کل ہوتے دل کی سنتے ساری انا اور ناراضگی پسِ پشت ڈالتے ماہبیر کو کال ملائی تھی۔۔۔

مگر عشمال کے غصے کی انتہا تب نہیں رہی تھی۔۔جب ماہبیر نے کئی دفعہ کی ٹرائے کے بعد کال اُٹھانے تک کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

"کتنا گھمنڈی اور سٹریل شخص ہے یہ۔۔میری کال تک پک نہیں کی۔۔۔اب بالکل بات نہیں کرنی مجھے اِس سے۔۔۔"

عشمال نم آلود آنکھوں کے ساتھ موبائل وہیں صوفے پر پھینکتی۔۔۔۔بیڈ پر آ کر اوندھے منہ گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد دروازہ پر دستک ہوئی تھی۔۔

عشمال اب تک ایسے کی اوندھے بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔رونے کی وجہ سے اُس کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔

"حنا پلیز میرا موڈ سخت آف ہے مجھے تنگ مت کرو۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

عشمال نم آلود آواز میں بولتی دروازے پر کھڑے شخص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے جانے کے بجائے دروازہ بند کرتا عشمال کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

روم میں پھیلتی سحر انگیز خوشبو اور قدموں کی چاپ پر عشمال جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ مگر سامنے کھڑے ماہبیر کو دیکھ اُسے چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا تھا۔۔۔

وہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح نہایت ہی ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔

عشمال کا دل بہت زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔

"آپ یہاں۔۔۔۔"

عشمال اُسے یوں اچانک سامنے دیکھ بہت بُری طرح گھبرا چکی تھی۔۔۔وہ اِس وقت ییلو کلر کے ڈریس میں رف سے حلیے کے ساتھ بالوں کو باندھے۔۔رونے کی وجہ سے گلابی ہوتی آنکھوں کے ساتھ کھڑی سہمی نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتی وہ ماہبیر کیانی کا چین و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔

"ایک بہت ضروری کام رہ گیا تھا وہی پورا کرنے آیا ہوں۔۔۔"

ماہبیر اُس کے دلنشین سراپے کو سر سے پیر تک گھورتا سائیڈ ٹیبل پر رکھی فائل کی جانب اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

جسے دیکھ عشمال کا چہرا زرد ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اُسے کوئی کورٹ کے پیپر ہی لگے تھے۔۔۔

تو اِس کا مطلب ماہبیر اُسے چھوڑنے کا فیصلہ سنانے آیا تھا۔۔۔۔ویسے بھی اب کانٹریکٹ کی ساری شرائط پوری ہو چکی تھیں۔۔۔

عشمال نے چہرا نیچے کرتے اپنی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو ماہبیر کیانی سے پوشیدہ رکھنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

جبکہ ماہبیر اپنی بیوی کی نادانی پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ اِن پیپرز کو کیا سمجھ رہی تھی۔۔۔

عشمال نے اُس کی سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔جب ماہبیر اُس کی نازک سی کمر میں اپنا بازو پھیلاتے اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

عشمال اِس حملے کے لیے تیار نہیں تھی سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

اُس کا چہرا پوری طرح آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔

"آپ کیا چاہتی ہیں مسز۔۔۔؟میرا قریب آنا بھی پسند نہیں آپ کو۔۔۔اور میرے دور جانے کا خیال آپ کی حالت غیر کر دیتا ہے۔۔۔"

ماہبیر اُس کی جانب سرد نگاہوں سے دیکھتا اُس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔اور اُس کے چہرے پر سجے آنسوؤں پر اپنے لب رکھتا چلا گیا تھا۔۔۔

عشمال اُس سے اِس عمل کی توقع نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ماہبیر کی اِن والہانہ شدتوں پر گھبراتے عشمال پوری طرح سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

مگر آج اُسے روکنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

آج اُس کے پاس آخری چانس تھا اپنے رشتے اور اُس محبت کو بچانے کا جس کے بغیر گزارا اب ممکن نہیں تھا اُس کے لیے۔۔۔۔

"آپ مجھے چھوڑنے کے لیے آئے ہیں۔۔۔؟؟"

عشمال نے اپنے خوف کی اصل وجہ اُس سے پوچھ لی تھی۔۔۔

"آپ کیا چاہتی ہیں میں آپ کو چھوڑ دوں۔۔۔؟؟"

ماہبیر کی محبت پاش نگاہیں اُس کے چہرے سے ٹکراتیں اُسے پزل کر رہی تھیں۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔اگر چھوڑنا ہوتا تو کب کا آپ کو چھوڑ چکی ہوتی۔۔۔ مگر آپ ایک انتہائی گھمنڈی انسان ہیں۔۔۔ آپ کبھی مجھے سمجھے ہی نہیں۔۔۔"

عشمال کو ساتھ رکھی فائل کا خوف کھائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کی بات کے جواب میں ماہبیر نے اُسے گھورا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی محترمہ ماہبیر کیانی آج تک جتنا آپ کے آگے جھکا ہے۔۔۔ آج تک کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا۔۔۔"

ماہبیر اُس کو اپنے قریب تر کرتا اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال اُس کے اِس خوبصورت اقرار پر کانپ سی گئی تھی۔۔۔

"تو پھر آپ مجھے چھوڑ کیوں رہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

عشمال کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

ماہبیر اُسے ایسے ہی اپنے حصار میں لیے کھڑا سائیڈ ٹیبل پر رکھی فائل اُٹھاتے اُس کے مقابل کر گیا تھا۔۔۔

جو دیکھ عشمال نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماہبیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ نے یہ سب۔۔۔..."

ماہبیر نے دونوں فیکٹریاں عشمال کے نام کر دی تھیں۔۔۔

"کیونکہ میرا کبھی کوئی مقصد ہی نہیں رہا آپ لوگوں کی فیکٹریاں اپنے نام کرنے کا۔۔۔ میں نے یہ سب صرف اِس لیے کیا تاکہ انکل پر اُن کے بھائی کی اصلیت کھول سکوں۔۔۔جو میں کر چکا ہوں۔۔۔۔"

ماہبیر نے اُس کی پھولی ہوئی ناک کو دباتے کہا تھا۔۔۔

جس پر عشمال کتنے ہی لمحے اُسے تکے گئی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ اپنی قسمت کو کوستی آئی تھی۔۔

مگر آج اُسے اچھے سے احساس ہو چکا تھا کہ وہ کتنی خوش نصیب تھی۔۔۔۔

عشمال کا یہ وار فتگی بھرا انداز ماہبیر کو گھائل کر گیا تھا۔۔۔

وہ ہولے سے اُس کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔اُس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے عشمال کی سانسیں مدھم ہوئی تھیں۔۔

"میرا یہاں آنے کا مقصد صرف یہی نہیں تھا۔۔بلکہ میں یہاں ایک اور بہت اہم مقصد کے تحت آیا ہوں۔۔۔۔میں انکل سے پراپر طریقے سے اُن کی بیٹی کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔۔۔اور اس وقت تمہیں یہاں یہ بتانے کے کل میں بارات لے کر آؤں گا اور پوری شان و شوکت کے ساتھ دوبارہ نکاح کر کے تمہیں پوری دنیا کے سامنے اپنے نام لگوا کر اپنی محبت بھری دنیا میں لے جانے آؤں گا۔۔اور یہ گھمنڈی انسان تمہیں کل کے بعد ہر روز بتائے گا کہ تم اِس کے لیے کتنی ضروری ہو۔۔۔اور ہاں بھول جانا کہ

اب تمہیں کوئی مہلت ملے گی۔۔۔خود کو میرے عشق کی دیوانگی سہنے کے لیے تیار کر کے آنا۔۔

کیونکہ اِس گھمنڈی شخص کے سر پر تمہارے عشق کا فتور پوری طرح سے چڑھ چکا ہے۔۔۔"

ماہبیر اپنی بات مکمل کرتے عشمال کے کان کی لوح پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

عشمال کا دل بہت بُری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اُسے سے حیا کے بوجھ سے بوجھل ہوتیں پلکیں اُٹھانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

"انتظار کرنا میرا۔۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کے شرم سے دہکتے گالوں پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ عشمال چہرے پر شرمگی مسکراہٹ سجائے دھڑک دھڑک کر باہر آتے دل پر ہاتھ رکھتی وہیں بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

اُس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ زندگی اتنی حسین ہو جائے گی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان نے ارحا کے لیے گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔وہ ارحا پر بھی بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔نہ ہی اُس کی جانب دیکھ رہا تھا نہ اُس سے کوئی بات کر رہا تھا۔۔۔

اُس کے بیٹھتے ہی گاڑی کا دروازہ بھی بہت زور دار آواز میں بند کرتے وہ فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔اور گاڑی فل سپیڈ سے وہاں سے نکال لی تھی۔۔۔اُسے ارحا پر بہت زیادہ غصہ تھا۔۔۔جو اُس کی ماما کی ایموشنل بلیک میلنگ پر اتنے آرام سے اُسے چھوڑنے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔

اُس پر اتنا سا بھی بھروسہ نہیں کیا تھا کہ ایک بار آکر اُسے ساری بات بتا دیتی۔۔۔۔

حاکان فل سپیڈ میں ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔اُس کے چہرے کے نقوش سختی سے تنے ہوئے تھے۔۔۔

ارحا نے کن اکھیوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔حاکان کے غصے سے اس وقت اُسے بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔

"حاکان۔۔۔۔"

ارحا نے خود میں ہمت مجتمع کرتے اُسے پکارا تھا۔۔۔

مگر حاکان کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔اُس نے نگاہیں موڑ کر دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

"حاکان مجھے بھوک لگی ہے بہت سخت۔۔۔پلیز مجھے گول گپے کھانے ہیں۔۔۔"

ارحا نے اُس کا بازو تھام کر روڈ سائیڈ کھڑے گول گپے والے کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔جبکہ اتنی سیریس سچویشن میں اُس کی فرمائش سن کر حاکان نے فوراً بریک پر ہیر

رکھا تھا۔۔ جس کے نتیجے میں گاڑی عین گول گپے والے سٹال کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔

حاکان نے خونخوار نگاہوں سے برابر میں بیٹھی اپنی نئی نویلی دلہن کو دیکھا تھا۔۔۔ جس سے اِس وقت وہ شدید ناراض تھا۔۔۔

مگر اُسے منانے کے بجائے اُس کی بیوی اپنی فرمائشیں شروع کر چکی تھی۔۔۔

حاکان اِس وقت شدید غصے میں تھا۔۔ مگر چاہنے کے باوجود بھی ارحا کی انتہائی معصومیت سے کی گئی فرمائش کو رد نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

کچھ سیکنڈز بعد ہی ارحا کی فرمائش کے مطابق گول گپے اُس کے سامنے پہنچ چکے تھے۔۔۔

"آپ نہیں کھائیں گے۔۔۔؟"

ارحا نے پوری دلجمعی سے گول گپے کھاتے اُسے آفر کی تھی۔۔۔اُسے دیکھ کر لگ رہا تھا۔۔۔جیسے اُس کے لیے اِس وقت گول گپوں سے زیادہ اہم کچھ نہیں تھا۔۔۔

"نو تھینکس۔۔۔۔"

حاکان سرد لہجے میں بولتا چہرا دوسری جانب موڑ گیا تھا۔۔۔

"کیا تم جلدی کر سکتی ہو۔۔۔؟؟"

حاکان اب کی بار تپ کر بولا تھا۔۔

شاید وہ پہلی دلہن تھی جو اپنی رخصتی کے دوران اتنے ریلیکس طریقے سے گول گپے کھاتی اپنے شوہر کو زچ کر رہی تھی۔۔۔

جو تھا بھی اُس سے شدید ناراض۔۔۔

"میں اِس سے زیادہ جلدی نہیں کھا سکتی۔۔۔مجھے بہت سخت بھوک لگی تھی۔۔۔اِس لیے میں یوں کھا رہی ہوں۔۔"

ارحانے اس قدر معصوم بنتے وضاحت دی تھی کہ اِس بار حاکان اُسے گھور بھی نہیں سکا تھا۔۔۔

اُس نے پورے چالیس منٹ کے اندر دو درجن گول گپے کھائے تھے۔۔۔اُس نے زندگی میں پہلی بار ایک ساتھ اتنا کھایا تھا۔۔۔

جس کا ریزن لائبہ کے بار بار آتے میسجز تھے۔۔۔جو صرف ایک ہی بات بول رہی تھی کہ زیادہ سے زیادہ دیر کے لیے حاکان کو وہیں روکے رکھے۔۔۔جس پر ارحانے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔۔۔

مگر اب مزید وہ اپنے ہٹلر بنے بیٹھے شوہر کو نہیں روک سکتی تھی۔۔۔اِس لیے اُس نے حاکان کے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی لائبہ کو میسج کر دیا تھا۔۔۔

حاکان اُسی سپیڈ کے ساتھ گھر پہنچا تھا۔۔۔

مگر سامنے لائبہ کے ساتھ باقی سب کو اپنے ویلکم کے لیے کھڑا دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔۔ یہ سب اُن سے بھی پہلے یہاں کیسے پہنچ گئے تھے۔۔۔ مگر پھر ارحا کا جان بوجھ مر گول گپوں کے لیے رُکوانا وہ سب سمجھ گیا تھا۔۔ جبکہ ارحا کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔

اُس نے حاکان کا بازو مزید مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔ حاکان نے اُس سے کیا اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا۔ اور اُس کی عزت سب گھر والوں کی نظر میں اونچی کر دی تھی۔۔

حاکان اُن سب سے اچھے سے ملا تھا۔۔

کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی اُس کا قصوروار نہیں تھا۔۔ نسرین بیگم ارحا کو حاکان کے پہلو میں دیکھ بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔۔

سب لوگ وہاں موجود تھے سوائے لاریب بیگم کے۔۔۔

پھولوں کے سائے تلے وہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے سامنے ہی اُنہیں لاریب بیگم کھڑی دکھائی دی تھیں۔۔

جو حاکان سے بھی پہلے ارحا کے پاس گئی تھیں۔۔۔

"میں نے بچپن سے لے کر اب تک جو بھی تمہارے ساتھ کیا وہ معاف کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ مجھے اپنی ایک ایک غلطی کا احساس ہوچکا ہے۔۔۔ ہوسکے تو مجھے معاف۔۔۔۔۔"

لاریب بیگم نے روتے ہوئے ارحا کے سامنے ہاتھ جوڑنے چاہے تھے جب ارحا نے تڑپ کر اُن کے ہاتھوں کو تھام لیا تھا۔۔

"پلیز مامی جان ایسا مت کریں۔۔۔۔ میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ اور نہ ہی میرے دل میں آپ کے لیے زرا سی بھی بدگمانی ہے۔۔۔"

ارحا نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے صرف اور صرف حاکان کی خاطر اُنہیں معاف کرتے حاکان کے دل میں اپنی عزت اور محبت کو بڑھا دیا تھا۔۔۔

لاریب بیگم ارحا کے اتنی جلدی مان جانے پر مزید شرمندہ ہوتیں اُسے اپنے سینے سے لگا گئی تھیں۔۔۔ اُنہوں نے اِس لڑکی کی پوری زندگی خراب کردی تھی۔۔ مگر ارحا نے ایک پل بھی نہیں لگایا تھا اُنہیں معاف کرنے میں۔۔۔

لاریب بیگم کے پچھتاوں میں کئی گنا اضافہ ہوچکا تھا۔۔۔

ارحا سے ملنے کے بعد وہ حاکان کی جانب پلٹی تھیں۔۔۔

"حاکان تم جانتے ہو پوری دنیا میں میرے لیے تم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔۔۔ میں کبھی تمہارے بارے میں کچھ غلط سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ اُس وقت نجانے مجھے کیا ہوا تھا جو اپنے ہی ہاتھوں اپنے ہی بیٹے کی خوشیاں چھین

لیں۔۔۔ میں تمہاری زرا سی بھی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھے معاف کردوں۔۔"

لاریب بیگم ابھی مزید بھی بول رہی تھیں۔۔۔ مگر حاکان شاہ اپنی ماں کا جھکا سر نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ اُسے نہ ہی اُن سے معافی منگوانی تھی اور نہ ہی اُنہیں اپنے سامنے شرمندہ ہوتے دیکھنا تھا۔۔۔

وہ بس اتنا چاہتا تھا کہ اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہو۔۔۔

جو کہ اُنہیں ہوچکا تھا۔۔۔

جو دیکھتے ہی حاکان اُنہیں اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے دوسرے ہاتھ میں اُس کی بیوی کا ہاتھ موجود تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی کی اِن دو سب سے اہم خواتین کو ایسے ہی ایک ساتھ اپنے پاس دیکھنا چاہتا تھا۔۔

جو کہ آج ہو چکا تھا۔۔

سب لوگ بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔ اور آج ارحا کو ہاتھوں ہاتھ لیا جارہا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی اپنے گزرے سالوں کی زیادتی کا مداوا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ اور ارحا کا خوشی سے جگمگاتا چہرا دیکھ حاکان کے دل و دماغ میں سکون اُتر گیا تھا۔۔

مگر وہ ارحا سے ناراض بھی تھا۔۔۔ اپنی وہی ناراضگی جتانے کی خاطر وہ روم میں جانے کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔۔۔

اُس نے ارحا کو مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔

"بھائی آپ روم میں جارہے ہیں تو رسم کے مطابق آپ کو ارحا کو اپنی بانہوں میں اُٹھا کر لے کر جانا ہو گا۔۔۔ یہ ہماری رسم ہے۔۔۔۔"

لائبہ حاکان کا ارجا کو جان بوجھ کر نظرانداز کرنا اود ارحا کا بار بار کن اکھیوں سے حاکان کو دیکھنا نوٹ کرچکی تھی۔۔۔

اِس لیے اُس نے جان بوجھ کر خود سے اِس نئ رسم کو شروع کیا تھا۔۔۔

"مگر ایسی۔۔۔۔"

حاکان تو نہیں مگر ارحا بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اُن کے خاندان میں ایسی کوئی رسم موجود نہیں تھی۔۔۔

ارحا نے بولنا چاہا تھا جب لائبہ کے اشارے پر سب کے ایک دم اثبات میں سر ہلانے پر ارحا بے چارگی سے اُن سب کو دیکھ کر رہ گئ تھی۔۔۔

اُس کا دل بہت بُری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

حاکان خود بھی بھلا کہاں روم میں اکیلے جانا چاہتا تھا۔۔۔

سب لوگوں کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر وہ لال انگارہ ہوتی ارحا کو اپنی بانہوں میں اُٹھاتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ارحا کی حالت مزید غیر ہوچکی تھی۔۔۔ اُس کا دل حاکان کی بولتی قربت اور اُس کی ناراضگی کے احساس سے بُری طرح لرز رہا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ حاکان اُس سے بھی بہت زیادہ ہرٹ تھا۔۔۔ یہی شے اُسے بہت زیادہ بے چین بھی کررہی تھی۔۔۔۔

حاکان نے روم میں آتے کی اُسے اپنی بانہوں سے آزاد کردیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وعدے کے مطابق ماہبیر کیانی اپنے پورے خاندان کے ہمراہ پوری دھوم دھام سے اپنی محبت کو لینے آیا تھا۔۔۔ آج بہت عرصے بعد وہ سب ایک ساتھ تھے۔۔۔ سب کے چہرے خوشی سے جگمگا رہے تھے۔۔۔

اکبر صاحب نے بارات کا استقبال نہایت ہی شاندار طریقے سے کیا تھا۔۔۔اُنہوں نے فاریہ اور اُس کے شوہر کو بھی معاف کر دیا تھا۔۔۔

فاریہ نے جو کیا تھا وہ بہت غلط تھا۔۔ مگر اُس کا مقصد اپنے بابا کی عزت نیلام کرنا نہیں صرف اپنی زندگی عدیل جیسے شخص کے ساتھ برباد ہونے سے بچائی تھی۔۔۔

عشمال اپنے بابا کے سائے میں اور دونوں بہنوں کے بیچ چلتی ماہبیر کیانی کے پاس آن رکی تھی۔۔ جس نے ابھی کچھ دیر پہلے سب کے سامنے نکاح کرتے اُس کے بابا کے ہوتے ہوئے اُسے دوبارہ اپنے نام لگوایا تھا۔۔۔۔

ماہبیر عقیدت اور محبت سے اکبر صاحب کے ہاتھ سے عشمال کا ہاتھ تھامتا اُسے اپنی دسترس میں لے گیا تھا۔۔۔۔

عشمال کا دل بہت بُری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ماہبیر کیانی کے دل میں موجود اپنے لیے محبت سے بھی وہ واقف تھی۔۔۔۔اور اُس کی شدتوں سے بھی۔۔۔

ماہبیر کے ساتھ رخصت ہو کر کیانی ہاؤس آتے اُس کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

"کول ڈاؤن۔۔۔میں اتنا خونخوار بھی نہیں ہوں۔۔۔جتنا آپ مجھ سے ڈر رہی ہیں۔۔..."

ماہبیر نے اُس کے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔مگر اُس کے لہجے میں چھپا شوخی بھرا انداز عشمال کی دھڑکنیں بڑھا گیا تھا۔۔۔

عشمال اکبر کو کراٹے چیمپئن اور دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنے والی ایک نڈر اور کانفیڈنٹ لڑکی تھی۔۔۔جو کئی بار عدیل تک کو پیٹ بھی چکی تھی۔۔جو اپنے تو کیا دوسروں کے حق کے لیے بھی ڈٹ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اور مستقبل کی بہت کامیاب وکیل بھی بننے والی تھی۔۔وہ اِس وقت ماہبیر کیانی کی سیج سجائے اپنے بے قابو ہوتے حواسوں کے ساتھ دھیرے دھیرے کانپ رہی تھی۔۔۔

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اُسے اپنا دل بھی بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اُس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ اُسے اپنے دل کی سرزمین پر سنائی دے رہی تھی۔۔۔

ماہبیر اُس کے سامنے آن بیٹھا تھا۔۔ مگر عشمال آنکھیں موندے اپنا چہرا گھونگھٹ میں چھپائے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

ماہبیر کچھ لمحے اُس کے لرزتے کانپتے دلکش سراپے کو وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا تھا۔

"آپ کی یہ گھبراہٹ میرے دل کو مزید پاگل کر رہی ہے۔۔۔۔"

ماہبیر اُس کے قریب جھکتا اُس کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اُتارتا اُس کا گھونگھٹ اُلٹ گیا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔۔"

ماہبیر کے ہونٹوں سے بے ساختہ یہ الفاظ بر آمد ہوئے تھے۔۔۔ آج پہلی بار وہ عشمال کو یوں سجا سنورا دیکھ رہا تھا۔۔۔

سامنے بیٹھی حُسن کی ملکہ کو دیکھ وہ اپنا دل تھام کر رہ گیا تھا۔۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔۔۔ کہ آپ واقعی میرے پاس ہیں۔۔۔۔ کیا آپ مجھے یقین دلا سکتی ہیں۔۔۔"

ماہبیر اُس کے نہایت قریب بیٹھا سرگوشیانہ لہجے میں بولتا عشمال کی جان مشکل میں ڈال رہا تھا۔۔۔

اُس کے محبت سے چور لہجے میں کی گئی فرمائش پر عشمال نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

یہ شخص نجانے کب سے پس پردہ رہ کر اُس کی مشکلات آسان کرتا آرہا تھا۔۔۔

اُس کی جنگ وہ لڑ رہا تھا۔۔۔ایسی بے لوث محبت بھلا اُسے کہاں مل پاتی۔۔اور نہ ہی ایسا مخلص انسان۔۔۔جو دل و جان سے صرف اُس کا تھا۔۔۔

عشمال کو لگا تھا کہ اِس شخص کو اپنا حالِ دل نہ بتا کر وہ اِس کے ساتھ زیادتی کرے گی۔۔۔

اِس لیے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ سجائے۔۔مُٹھیاں بھینچ کر اپنی دھڑکنوں کو کنٹرول کرتی وہ ماہبیر کے مزید قریب ہوتی درمیانی فاصلہ بالکل ختم کر گئی تھی۔۔۔

"میں ہمیشہ سے اِس بات کا دعوا کرتی آئی ہوں کہ اِس دنیا میں کوئی ایسا انسان پیدا ہی نہیں ہوا جو عشمال اکبر کے دل پر حکمرانی کر سکے۔۔اُسے اپنا گرویدہ کر سکے۔۔۔مگر میں آج اپنے اُن لفظوں کو واپس لیتی ہوں۔۔کیونکہ اب میرا دل و دماغ پر ماہبیر کیانی کی حکومت چھا چکی ہے۔۔۔۔جو اب اِس دل کی حرکتِ قلب کے ساتھ ہی ختم ہو گی۔۔۔۔"

عشمال اُس کے مقابل چہرا جھکائے بولتی ماہبیر کیانی کو پوری طرح سے فتح کر گئی تھی۔۔۔ماہبیر کے دل و دماغ پر چھایا ہر وہم و فکر اُڑن چھو ہو چکی تھی۔۔

اُس کی عشمال بھی اُس سے اتنی محبت ہی کرتی تھی۔۔۔یہ احساس ماہبیر کے لیے بہت ہی خوشنما تھا۔۔۔

" تھینکیو سو مچ مائی لو۔۔۔میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔ آج میں اِس کا زبانی کلامی نہیں بلکہ عملی ثبوت دوں گا تمہیں۔۔۔"

ماہبیر عشمال کو اپنے حصار میں قید کرتا اُس کے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ کو پوری شدت سے اپنی سانسوں میں چن گیا تھا۔۔۔

عشمال اُس کی وارفتگیاں سہتی پوری طرح سے خود کو اُس کے حوالے کر گئی تھی۔۔۔

کیونکہ اب تک جتنا وہ اِس شخص کے صبر کو آزما چکی تھی۔۔۔اُس صبر کا یہ حسین انعام تو اُس کا حق بنتا تھا۔۔۔

عشمال اُس کے سینے میں چہرا چھپاتی اُس کی شدتوں سے بچنے کے لیے اُسی کی پناہوں میں جا چھپی تھی۔۔۔۔

اُن دونوں نے ہی اپنی زندگی کی بہت زیادہ تلخیاں دیکھی تھیں۔۔۔ مگر آج اُن سب کا خاتمہ اُن کی محبت سے ہو چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حاکان ارحا کو نرمی سے نیچے اُتارتے خود اُس کی جانب سے رُخ موڑ تا واپس پلٹ آیا تھا۔۔

"حاکان پلیز۔۔۔"

ارحا نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے روکا تھا۔۔۔

"ارحا نو ریز کیا اب کوئی اور انکشاف بھی رہ گیا ہے جس سے آپ مجھے مزید ہرٹ کر سکیں۔۔۔۔ میرے دل کو مزید توڑ سکیں۔۔۔۔"

حاکان اُس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرواتا غصے بھرے طنزیا لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اُس کا غصہ دیکھ ارحا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"ارحا نو ریزرونا مت۔۔۔ورنہ میں مزید غصہ ہو جاؤں گا۔۔۔"

حاکان نے اُس کی نم آلود آنکھوں کو دیکھتے خفگی سے اُسے وارن کیا تھا۔۔۔

"تو آپ مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔۔میں نے وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔۔۔ میرے لیے ہمیشہ سے آپ کی سلامتی اور خوشیاں مجھ سے بڑھ کر رہی ہیں۔۔۔اُس وقت جو باتیں میرے سامنے رکھی گئی تھیں۔۔۔مجھے لگا تھا کہ اگر میں آپ کو اپنے لیے چنوں گی تو بہت زیادہ خود غرض بنوں گی۔۔۔اِس لیے میں نے۔۔۔"

بات کرتے کرتے ارحا کے آنسو پھر سے بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تمہیں ہماری محبت اتنی کمزور لگی تھی کہ تم نے اتنی جلدی اِسے ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔ تم نے مجھے زرا سے اعتبار کے قابل بھی نہیں سمجھا کہ مجھے اپنی اُس تکلیف اور اذیت سے آگاہ کر دیتی۔۔۔۔"

حاکان اُس سے غصہ تھا صرف اِس لیے کہ اُس کے سامنے یہ بات نہ لا کر سب سے زیادہ تکلیف میں ارحا ہی رہی تھی۔۔۔ وہ اکیلی یہ سب سہتی اپنے دل کو زخمی کرتی رہی تھی۔۔۔

ارحا اِس وقت اپنے ہوش رُبا حسین روپ کے ساتھ اُس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ حاکان کتنی مشکل سے اپنے دل و دماغ پر ضبط کیے کھڑا تھا کہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"میں خود سے زیادہ آپ پر بھروسہ کرتی ہوں۔۔۔ مگر آپ کی دی گئی سر کی قسم میں توڑ نہیں پائی تھی۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔۔۔ آپ جانتے ہیں مجھے منانا نہیں آتا۔۔۔ اگر اب آپ مجھ سے مزید ناراض رہے تو میں۔۔۔۔"

ارحا اب کی بار خفگی سے بولی تھی۔۔۔

اُسے منانا تو بالکل بھی نہیں آتا تھا۔۔۔

جب حاکان اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"تو کیا۔۔۔ تمہیں اب منانا سیکھنا پڑے گا۔۔۔ کیونکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اکثر تم مجھے ناراض رکھنے والی ہو۔۔۔۔"

حاکان کی گہری بے باک نگاہیں اُس کے حسین روپ کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"بالکل بھی نہیں ہمیشہ کی طرح ہر بار آپ ہی منائیں گے مجھے۔۔۔ مجھے نہیں آتا منانا۔۔۔"

ارحا اُس کی ہی باتوں میں پھنستی منہ بسورتے فوراً انکار کر گئی تھی۔۔۔

"اوکے مجھے بالکل بھی کوئی ایشو نہیں ہے منانے میں۔۔۔۔"

حاکان اُس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں مقید کرتا اُسے بھاری بھر کم دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ ارحا شرم وحیا سے خود میں سمٹی تھی۔۔۔

مگر اُس نے حاکان کی بانہوں سے نکلنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

حاکان نے یہاں بھی بنا اُس کے معافی مانگے ہی اُسے معاف کر دیا تھا۔۔۔ وہ اُس کے معاملے میں ایسا کی بڑا دل رکھتا تھا۔۔۔ مگر ارحا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

ہر بار حاکان ہی پہل کرتا تھا چاہے غلطی جس کی جانب سے بھی ہوتی۔۔۔ لیکن ارحا آج اُسے بتا دینا چاہتی تھی کہ وہ اُس کے لیے کتنا اہم تھا۔۔۔

"آپ میری زندگی کے سب سے اہم انسان ہیں۔۔۔ وہ انسان جس کے بغیر ارحا نوریز کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ آپ کا میرے ساتھ ہونا مجھے مضبوط کرتا ہے۔۔ آپ وہ ہیں

جس نے مجھے زندگی کو جینا سکھایا ہے۔۔۔اگر آپ نہ ہوتے تو آج میں بھی نہ ہوتی۔۔۔ آپ کے بغیر بالکل ادھوری ہوں میں۔۔۔"

اُس کی گردن میں بانہیں ڈالتے ارحا نے ندامت سے چور لہجے میں اپنی غلطی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

حاکان تو کیسے اُس کے اِس اقرار پر دل و جان سے سرشار ہوا تھا۔۔۔

"آئندہ مجھ سے کوئی بات چھپاؤ گی۔۔۔۔؟"

حاکان نے اُس کے کانوں سے باری باری وہ بھاری جھمکے اُتار دیئے تھے۔۔۔جن کے بوجھ سے ارحا کے کان بالکل لال ہو چکے تھے۔۔۔وہ ایسے ہی اُس کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کا خیال رکھتا تھا۔۔۔ارحا کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔"

ارحا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔حاکان کی قربت اور وارفتگی بھرے انداز پر اُس کے ہونٹوں پر بہت ہی خوبصورت شرمگیں سی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"مجھ پر اعتبار کرو گی۔۔۔؟"

حاکان نے اُس کی ٹھوڑی کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

"خود سے بھی زیادہ۔۔۔"

ارحا کی آنکھوں سے آنسو پھسلا تھا۔۔۔جس کے بے مول ہونے سے پہلے ہی حاکان اُسے اپنے ہونٹوں سے چنتا ارحا کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گیا تھا۔۔۔

"مجھ سے دور جانے کا خیال پھر کبھی اپنے دماغ میں لاؤ گی۔۔۔"

حاکان کی نگاہیں ارحا کے بنا دوپٹے کے نازک سراپے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔جو آہستہ آہستہ اُسے مدہوش کر رہی تھیں۔۔۔

"مرتے دم تک نہیں۔۔۔۔"

ارحا کا لہجہ اس بار کانپا تھا۔۔ کیونکہ حاکان شاہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پاتے اُس کی دودھیا چمکتی گردن پر سجے بھاری ہار کو اُتارتا اُس کے بوجھ سے لال ہوئی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

اُس کے اِس شدت بھرے لمس پر ارحا جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔

"میرے تین سالوں کے ایک ایک لمحے کی تڑپ کا حساب دینے کے لیے تیار ہو۔۔۔؟؟"

حاکان اُس کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کرواتا اُس کے بالوں میں چہرا چھپاتے مدہوشی سے بولا تھا۔۔۔۔

جبکہ ارحا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

ارحا نے اُس کی شدتیں سہتے لرزتی کانپتی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"ایسی کی تیسی تمہاری نہیں کی۔۔۔۔"

حاکان اُس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے مبہوت سا اُس کے قوس و قزا سے سجے چہرے کو تکے گیا تھا۔۔۔

ارحا کے لیے حیا کے بوجھ سے بھاری ہوتی پلکیں اُٹھانا مشکل ہوا تھا۔۔۔ حاکان یہ دل لوٹ لینے والے منظر پر دل و جان سے قربان ہوتا اُس کے چہرے پر جھکتا اپنی والہانہ چاہت سے اُس میں اپنی محبت کے رنگ بھرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"پچھلے تین سالوں میں راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے رب سے مانگا ہے تمہیں۔۔۔ اب کبھی اپنے حصار سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔ اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہاری پناہ گاہ یہیں ہونے والی ہے۔۔۔۔"

حاکان ارحا کو اپنے بانہوں میں اُٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اتنے خوبصورت اقرار اور اُس شدتوں بھری گستاخیوں سے گھبراتی ارحا اُسی کے سینے میں

منہ چھپاتی حاکان کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔اُس نے ارحا کو مضبوطی سے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

ارحا نے اپنی زندگی میں بہت تکلیفیں دیکھی تھیں۔۔۔جن کا ازالہ کرنے کے لیے اُس کے رب نے حاکان شاہ کو اُس کی زندگی میں شامل کر دیا تھا۔۔۔جس کے دل و دماغ کی اولین ترجیح ارحا نوریز تھی۔۔۔اُس نے ارحا سے کیا ہر وعدہ پورا کر دکھایا تھا۔۔۔اور ارحا کی زندگی کو غموں کے سائے تلے سے نکال کر اُس کو اپنی محبت اور چاہت کی بہاروں سے مہکا دیا تھا۔۔۔۔

ختم شد